عذب البیان

یعنی

جدید فارسی لغات کا گنجینہ، نئے محاورات و اصطلاحات کا خزینہ، ایرانی
روزمرہ کی کان، فارسی عبارت نویسی کی جان،

تمدّن کی رُوح

تہذیبِ اخلاق و تدبیرِ منزل و سیاست مدن کی

انسائیکلوپیڈیا

جس کو
علامۂ دوراں ادیبِ فارسی زبان عالی جناب مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ترک افشار تیرہ قرقلو
نے
سنہ ۱۲۸۹ ہجری میں تصنیف کیا
اور سنہ ۱۹۲۴ء میں
محققِ زماں عالی جناب مولوی سید محمد نقی صاحب آل شادماں سینیر پروفیسر
اورینٹل کالج رامپور سٹیٹ نے
درجہ کامل فارسی ممالک متحدہ کے نصاب میں داخل کرایا اور تصحیح کرکے شائع کیا
باہتمام خواجہ صدیق حسین مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں چھپا

هُوَالنّاطِقُ

تمہید

کہا جاتا ہے: کہ ہر زندہ زبان میں ایک صدی کے بعد تغیر ہوا کرتا ہے + لیکن یہ مقولہ اُس وقت کا ہے جس وقت تمدنی ترقی کی رفتار سُست اور صنعتی ایجادات کے دروازے بند اور علمی تحقیقات و انکشافات کی راہیں مسدود۔ یا اس قدر کشادہ نہ تھیں اب - اگر روزانہ نہیں۔ تو ہفتہ وار - اور اگر ہفتہ وار نہیں تو ماہانہ۔ نئے نئے الفاظ، نئے نئے محاورات، نئے نئے اصطلاحات ہر زبان میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں + اور پُرانے متروک +

تم اس کا اندازہ ایک روزانہ اخبار سے خوب کر سکتے ہو - اس امر کا خیال رکھتے ہوئے غور سے دیکھو تمہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا - کہ اس نے مہینہ بھر میں کس قدر نئے الفاظ کا ذخیرہ تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے - مجھے تجربہ ہے - تمہارا جی چاہے - تم بھی آزمائش کرو + کسی ایسے بڑے بوڑھے سے ملو - جس کی عمر سو یا اس سے کچھ کم ہو - اور اُس کی نظر سے آج کل کے رسائل، اخبار، اور کتابیں نہ گذری ہوں + اُس کے سامنے آج کل کے اخبار یا کسی کتاب کی چند سطریں پڑھو - دیکھو وہ کیا کہتا ہے + ہکا بکا ہو کر کہے گا - بیٹا - میں تو کچھ نہیں سمجھتا - اس میں تو عجیب و غریب لفظیں ہیں جن سے میرے کان آشنا نہیں + اسے تو کچھ وہی خوب سمجھیں گے جو چودھویں صدی کی پیدائش ہیں + بابا - ہمارے وقت میں نہ یہ زبان تھی، نہ یہ محاورات، نہ یہ چیزیں اور نہ اُن کے یہ نام +

اسی طرح فارسی زبان پر قیاس کرو - سو برس اُدھر کچھ اور تھی - اب کچھ اور ہے - اتنا تغیر ہوا - اتنی بدلی - کہ میں سچ کہتا ہوں اس وقت کا فارسی لٹریچر بڈھا ایرانی نہیں سمجھتا + دور کیوں جاؤ - میرا ہی واقعہ کیوں نہ لو - ہاتھ میں حبل المتین ہے یا ستارۂ ایران - ایرانیوں

کی صحبت میں جاتا ہوں - بفرمائید - بفرمائید کی صدا بلند ہوئی +
بیٹھ جاتا ہوں - ایرانی دریافت کرتا ہے +

ایرانی :- "کدام کتاب ست کہ در دست دارید"+

من :- "خیر آقا - کتاب نیست - روزنامہ ست"+

ایرانی :- "کدام روزنامہ"+

من :- "خریدۂ ستارۂ ایران است"+

ایرانی :- "مالِ طہران است"+

من :- "بلے"+

ایرانی :- "چہ خبر ست"+

کسی تار کی چند سطریں پڑھ کر سناتا ہوں - سُننے کے بعد ایک دوسرے سے یہ کہتا ہے+ "حالا آقا مے بینید ایں فرنگی ماہاں - ایں مدیراں چہ گوہ میخورند - راستی - اینہا استخوان شخص زبان شیریں ما را مے شکنند - ما ابداً نفہمیدیم چہ میسر آید"+

یہ الفاظ ایرانی کے مُنہ سے کیوں نکلے - اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیچارے کے کان میں بہت سی ایسی لفظیں پڑیں جن سے وہ ناآشنا تھا + آج کی فارسی کا سو برس اُدھر کی فارسی سے موازنہ کرو - صاف زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا - بھلا اُس وقت میں یہ الفاظ کہاں تھے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجودان -	میرتزک -	اجودان صدارت -	پرائیوٹ سکرٹری میرتزک وزارت
امیرال -	جنگی کشتیوں کا افسر -	استاتو -	اسٹیچو -
اسباب مکانیک -	پانی کھینچنے کا آلہ -	اطاق بزرگ -	خوابگاہ شاہی -
اتنوگرافی -	قدیمی چیزوں کے نمونے +	آب جوش -	سوڈا واٹر -
اطاق گار -	اسٹیشن کا کمرہ -	اطاق پذیرائی -	ملاقات کا کمرہ -

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعضائے مجلس -	پارلیمنٹ کے ممبر -	اطفال بحری -	دریائی لڑائی کے سیکھنے والے طالب علم
اجزائے سنا -	مجلس سنا کے ممبر -	آبلہ کوفتن -	چیچک کا ٹیکہ لگانا -
بالون -	غبارہ - ہوائی جہاز -	بالون جنگی -	جنگی ہوائی جہاز -
بالون خبر رساں -	خبر رسانی کے ہوائی جہاز +	بالون ہدایت پذیر -	ایسا ہوائی جہاز جسکا ہر طرف موڑنا اختیاری ہو
بالون ہوائے گرم -	وہ غبارہ جسکے اندر دھواں بھر کر اڑایا جاتا ہو +	بالون اختیاری -	جس کا موڑنا اختیار میں ہو
بالون امتحان -	اس میں میزان الحرارت ہوتا ہے اور حرارت اور ارتفاع کے دریافت کے لئے اڑایا جاتا ہے +	بالون ہیدرژنی -	ہیڈروجن کی طاقت سے جو ہوائی جہاز اڑایا جائے +
توپ بلون افگن -	ہوائی جہاز گرانیکی توپ	توپ سریع الاطلاق -	مشین گن -
تحت البحری -	آبدوز کشتی -	تمثیل بہجت -	کومیڈی -
تمثیل مصائب	ٹریجیڈی -	تمبر - تمر	ٹکٹ (ڈاکخانہ کے)
تلمبہ -	آگ بجھانے کا انجن -	تلمبجی -	فائر بریگیڈیر -

ترس خانہ - ایسے کارخانے کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے تمام پُرزے کسی دوسرے کارخانے کے ڈھلے ہوئے منگائے اور اپنے یہاں جوڑ کر وہ شے درست کرے +

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جعبہ شکل -	سیزہین -	راہ آہن اسپی	ٹرموے کی سڑک -
کالسکہ :	بگھی -	کالسکہ سرباز -	فٹن -
کالسکہ رو باز -	ایک ٹپ کی بگھی	کالسکہ بخار -	ریل گاڑی -
کالسکہ چی -	کوچ بان -	گنگرہ -	کانگریس -
کشتی زرہ پوش -	اس کے معنی واضح ہیں -	گار - استاسیون -	اسٹیشن -
دلوسپید -	سائیکل -	کبریت - کبریت فرنگی -	دیاسلائی -
کبریت رسمی -	ایرانی دیاسلائی -	سیم تلغراف -	تار -

یہ ہم نے کچھ لفظیں بطریق "مشتے نمونہ از خروارے" لکھدی ہیں۔ ایک صدی اُس طرف کا تو کیا ذکر۔ ان میں سے اکثر الفاظ مؤلف عذب البیان نے بھی نہ سُنے ہونگے۔ جن کو کتاب لکھے ہوئے ساٹھ برس سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ فارسی زبان کے تغیر کا تو یہ حال ہے۔ مگر ہمارے مکتبوں۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں۔ وہی مینا بازار، وہی پنج رقعہ۔ وہی رسائل طغرا۔ اور وہی درّ نادرہ ہے +

اس قسم کے پُرانے لٹریچر پڑھنے والے طالبعلم نہ کسی فارسی اخبار کی ایک سطر کا ترجمہ کر سکتے ہیں اور نہ کسی جدید فارسی کتاب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں +

اگر ان کے سامنے کسی ایرانی کا خط رکھا جاتا ہے تو وہ ہمارے سامنے اسکے سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پچیس سال کے اندر میں اپنے طالبعلموں میں فارسی جدید کا مذاق پیدا کراتا رہا ہوں اور اُنکو فارسی اخبار اور جدید کتابوں کا درس بھی دیتا رہا ہوں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر سب نہیں تو اکثر ایک حد تک جدید فارسی کا مذاق لئے ہوئے کالج سے نکلے ہیں۔ بعض نے چھوٹی چھوٹی ڈکشنریاں بھی تیار کی ہیں +

یہ ساری تمہید اس وجہ سے ہے کہ حُسن اتفاق سے مجھے الہ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ عالیجناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی ایم۔ اے کی کوٹھی میں حاضر ہوا +

جناب موصوف نے ایک قلمی کتاب مجھے اس لئے عنایت فرمائی کہ میں اُس میں سے بعض مقامات درجہ کامل کے لئے انتخاب کردوں + رامپور اگر میں اُسے تو دیکھتا رہا لیکن جناب ممدوح کے پاس ہی "عذب البیان" جو اب آپکے ہاتھوں میں ہے رجسٹری کراکے اس خیال پر روانہ کردی کہ اگر یہ داخل ہوگئی تو ملک میں جدید فارسی کا مذاق پھیل جائیگا اور طلباء کو اسکی طرف رغبت پیدا ہوگی جناب ممدوح نے اس کو ملاحظہ فرما کر نہایت ہی پسند کیا اور درجہ کامل کے نصاب میں داخل کر کے نہ صرف مجھپر بلکہ ملک و قوم اور رُوح مصنف پر احسان کیا ہے اگر فاضل مصنف زندہ ہوتے تو کسقدر خوش ہوتے،

---

۵ رجسٹرار امتحانات عربی و فارسی یونائیٹڈ پراونسیز و انسپکٹر مدارس عربی و فارسی ۱۲

اور اب اپنی محنت کی داد پاتے +

حق یہ ہے کہ "عذب البیان" اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے اور بلاخوف تردید کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں تو کیا ایران میں بھی اس قسم کی کتاب نہیں۔ یا کم از کم میری نظر سے نہیں گذری +

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ یہ کتاب اپنی تعریف خود کریگی اور زبان حال سے بتائیگی کہ میں کس پایہ کی ہوں + سچ یہ ہے کہ قابل مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اسقدر لغات و محاورات و اصطلاحات ہر صفحہ بلکہ ہر سطر میں لائے ہیں کہ ما فوق مقصود نہیں + ایرانی تمدن اور وہاں کے اخلاق' عادات' رسم و رواج۔ تہذیب و تمیز کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ ناظر کتاب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایران میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں + بہر حال میں کہاں تک اس کی تعریف کرونگا ملاحظہ کرنیوالوں کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ یہ بے مثل کتاب عرصہ ہوا ریاست رامپور میں چھپنا شروع ہوئی تھی جس کو ۴۰ سال سے بھی زائد ہوتے ہیں نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ ۲۲۰ صفحہ تک چھپ کر رہگئی اسیوجہ سے اس قدر داخل نصاب ہوئی۔ طبع ہونیکے بعد ملک میں اسکی کچھ شہرت نہ ہوئی اور کس میرسی کی حالت میں پڑی رہی قابل مؤلف کے ایک عزیز نے اس کو نہایت ہی کم قیمت پر فروخت کیا اور جب اس صورت سے نہ نکلی تو ردی میں بیچ ڈالی گئی + بہر حال میں اس کتاب و اس کے علامہ مؤلف کو زندہ کر رہا ہوں قوم سے امید ہے کہ عالیجناب جسٹر ار صاحبان اور علامہ موصوف و اس حقیر کے لئے دعائے خیر سے بخل نہ کریگی اور اس گوہر بیش بہا کو ہاتھوں ہاتھ لے لے گی + عذب البیان نہ صرف درجہ کامل کے طلاب کے لئے کار آمد ہے بلکہ ہر فارسی پڑھنے والے اور پروفیسر کے لئے بھی مفید ہے +

مجھے قوی امید ہے کہ پنجاب یونیورسٹی درجہ منشی فاضل کے لئے اور لکھنو یونیورسٹی درجہ دبیر کامل کے لئے بھی اسکو پسند کریگی اور دونوں درجوں کے نصاب میں اس کو شامل کریگی۔ اس کی شرح و فرہنگ تیار ہے عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی +

خاکسار
سید محمد نقی شادمان
سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور

عذب البیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عذب البیانِ محاوراتِ قُدس کہ ساکنانِ دیارِ قدس را حلاوتِ اُنس افزاید + مضمونِ پوزش و ثنائے خالقِ بے کام و زبان است کہ از حرفِ کُن عالم را موجود و در نوعِ انسان مظاہرِ قدرت انشا نمود. و روزنامچہ صدق نگارِ لیل و نہار کہ طالبانِ علمِ معرفت را مطالعہ سواد و بیاضش ابوابِ مہارت کشاید + مشحون حمد و سپاسِ خالقِ سُبحان است کہ دہانِ مردم بہیمہ را قوتِ ناطقہ افزود. و بلغاتِ مختلفہ آشنا فرمود + مُعلّمے کہ در مکتبِ ابداع اطفالِ غُنچہ و بناتِ نبات درس شکرانۂ امتنانش خوانند + و منعمے کہ در مدرسۂ عدم و امکان مادّہ و ہیولا بلفظ و معنی از تکرارِ فیضِ تربیتِ او رطب اللسان اند + بندہ نوازے کہ بعنایتِ قدیمانہ خلعتِ عہدۂ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً در برِ ابو البشر پوشانید + و بے نیازے کہ از لطائفِ کریمانہ سرورِ اصفیا را عطیۂ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا لذّتِ شیر و شکر چشانید + معبودے کہ نقشِ خداوندیش را ہر شجر بخامۂ شاخ تر در اصطلاحِ بندگی بر اوراقِ شگوفہ توبہ تو نگاشتہ و مشہودے کہ از پہلو بندیش حجرِ خشک دماغ بر اقرارِ یگانگی سطورِ لعل و یاقوت را سندِ گفتگو داشتہ + کردگارے کہ دوائر و مدّاتِ مناجاتِ او را بحرِ ذخّار بتقریرِ آبدار در سلسلۂ موج از بر و رواں دارد. و ایزدِ باری کہ فقراتِ بذل و نوالش را در براری و قفار ہر ذرّہ غبار تسبیحِ مقصود جاں شمارد + بلبلِ سدرہ بحدیقہ بقا صورتِ حالش از مطائیاتِ صانع پرستی شاہدے ست عادل + و گلِ رعنا در طبقۂ نشو و نما خط و خالش برنگ و بوئے ہستی مستفادیست کافل + داورے کہ دیلماجِ ابرِ آزار در لہجۂ برق شرار ترجمۂ نیائشِ او باصنافِ ازہار حالی سازد + و جہاں پرورے کہ اتالیقِ بادِ بہار از لطیفہ ہائے تازہ کار بتوجیہ ستائشِ او در امصارِ مرغزار غلغلہ فراغبالی اندازد شعر

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

تعالےٰ شانہٗ وعمّ جرائدُ احسانہٗ وتحیاتِ زاکیات کہ فوحاتِ مُشک وعنبر از وجنات عبارا تش بمشامِ صافیہ مشتاقاں رسد + وتسلیماتِ نامیات کہ فروغِ انجم واختر از پرتو بشارا تش بمرامِ وافیہ ایماں تدِ نور کشد + بر صفحاتِ اخلاص وعقیدت مسودہ نعت ادیب دینی ست کہ من باب ارشاد بکتاب ہدایت سبیلِ نجات آموختہ + ورموز ونکاتِ طومارِ سعادت برائے کسبِ بری از شرک وضلالت بطورِ کلیات اندوختہ + سخنورے کہ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ہے از فرقانِ جاہ وجلالِ او حرفے + وپیغمبرے کہ آیہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ از قرآن کمالش وصفے + محبوبے کہ محررِ عیارِ دانشِ آب وخاک وجامعِ فرہنگِ عقولِ عشرہ در حسنِ سیرتش فصلِ مُشعِی از قلمِ قدرت احصا نمودہ + ومسعودے کہ دفتر نویسِ محضرِ ادراک ومنشورِ کرامِ بَرَرَۃ فقراتِ صفائے طینتش را در عنوان رسالہ سلوک بہ طغرائے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ املا فرمودہ + مستوفی مصطفےٰ کہ در دیوانِ قدر وقضا بنامِ نامیش رقمِ خاتم المرسلین از مہرِ نبوت مسجّل شد + ومنشی مجتبےٰ کہ از تالیفِ ذاتِ گرامیش در نفاذِ امرِ حق آئینِ شریعت مکمّل + سیّدِ قرشی اُمّی کہ فضلائے شبستانِ ملکوت را بشاگردی وافاداتش قوانینِ شرف ومباہات حاصل + وسرورِ مدنی ابطحی کہ اجلائے ملازمانِ جبروت را بطرزِ عبادا تش ترقی درجاتِ واصل + دبیرے کہ حاملِ پیام واز خدامِ او جبرئیل بودہ + وبشیر ونذیرے کہ بالہامِ الٰہی مدام لبِ اعجاز تنزیل گشودہ + آں صدیقِ امین واسطۂ کلامِ پروردگار آں صدیقِ امین است + ورابطۂ برزخ در واجب وممکن ہمیں صدر نشیں +

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ اما بعد از تمہید تحمید
الٰہی و درود حضرتِ رسالت پناہی بر لوحِ ضمیر سخن سنجاں مشہود میدارد
کہ راقم آثم محمد حسین بن محمد علی مرحوم ترک افشار تیرۂ قرقلو در ایام صبا ۱۲۳۳ھ برفاقت
والد و عم بزرگوار قاصد سفرِ زیاراتِ عتباتِ عالیات گردیدہ ازراہ بریلی
و مراد آباد و دہلی، ولاہور، و پیشاور، و کابل، و قندہار، و ہرات مشہدِ
مقدس شرف جبہہ سائی اندوختہ بدار الخلافۃ طہران مدتے ماندہ پدرم
بدربار قدس استار سلطانی باریاب و از خلاع آفتاب شعاع و خطاب
خانی کامیاب گشتہ بآرزوئے دیدن اقربائے وطن وارد تبریز شدہ
فرمانِ واجب الاذعانِ شاہی کہ بنامِ نامی شاہزادۂ نائب السلطنۃ عباس
میرزا درباب سفارش قبلہ گاہی صدور یافتہ نقلش این ست۔
العزۃ للہ تعالےٰ۔ حکم ہمایوں شد۔ کہ مفتاح ابوابِ فتوح و مصباحِ
مشکوٰۃ روح فرزندِ ارجمندِ ارشدِ بیہمال نائب السلطنۃ بے زوال عباس
میرزا موفق و موید بودہ بداند کہ دریں وقت عالی جاہ رفیع جائگاہ
عزت و سعادت ہمراہ اخلاص و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ والاعیان
محمد علی خاں ہندی مدتے ست بدربار جہاں مدار پادشاہی آمد
یک چند متوقف الحال عازم نزد آں فرزند گردید ازیں کہ مشارٌالیہ
از جملہ نجبائے مملکتِ ہندوستان ست و مراسمِ اخلاصِ او بدیں
دولت خلائق مناص معروض رائے مہر ضیائے ہمایوں اُفتاد
بآں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌالیہ
بدار السلطنۃ تبریز در رعایت جانب اعزاز و احترام مشارٌالیہ
فروگذاشت نکنند۔ و بکارگذارانِ خود قدغن نمایند۔ التفاتے کہ

باید نسبت بمشارٌ الیہ بعمل آورند بنحوے کہ مقرر و معمول داشتہ تخلف نورزند در عہدہ شناسند تحریر فی التاریخ غرۂ شہر شعبان المعظم ۱۲۳۷ہجری برطبق آں شہزادہ بکمالِ اکرام و احترام لوازم مہمانداری مبذول گردانید و بارہا بحضور طلبیدہ دلجوئی و تفقد نمودہ خلعتِ ملبوسِ خاص از صندوق خانۂ کرامت عطا فرمود آقا یم ارادۂ جانبِ اُرومیہ مولدِ خود و مسکن قدیم کہ داشت مانع قوی پیش آمد رفتن میسر نگشت بصوب قزوین و ہمدان عطفِ عنان نمودہ در کرمان شاہ رسید۔ رقمِ دیگر کہ در مادہ التفات والدِ مرحوم اسمے محمد علی میرزا ناظمِ خوزستان بود۔ سوادش این ست۔

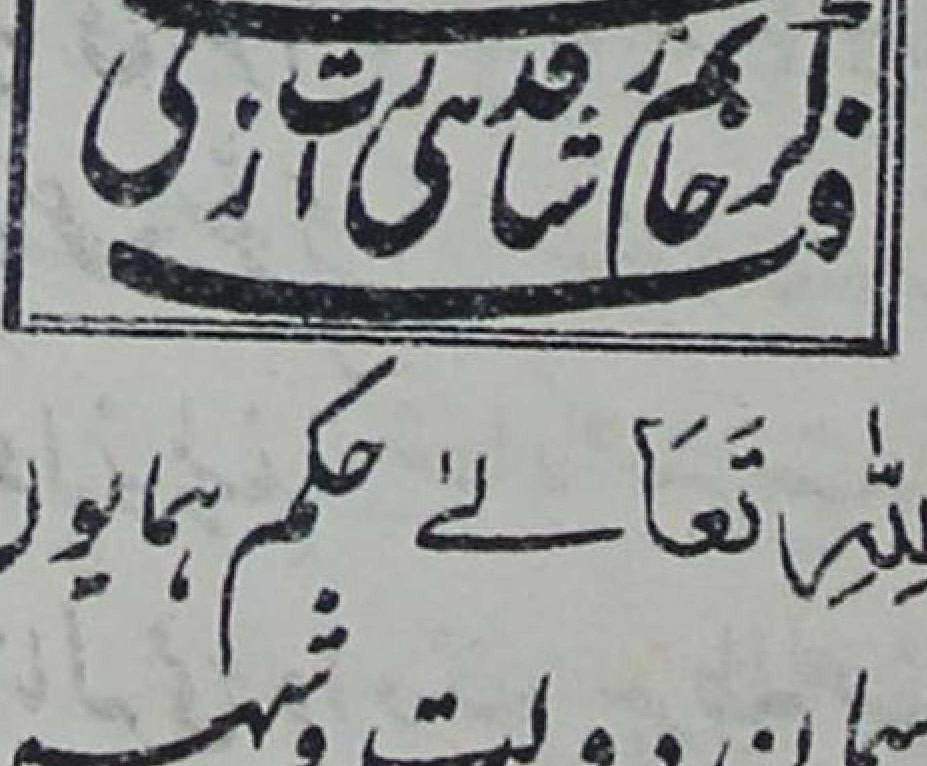
الْعِزَّةُ لِلّٰهِ تَعَالٰی

حکمِ ہمایوں شد کہ فروزاں کوکبِ آسمانِ خلافت و شہریاری و تاباں پرتوِ مہرِ سپہرِ سریرِ سلطنت و جہاں داری خجستہ فرزند مسعود نامدار محمد علی میرزا صاحب اختیار سرحداتِ عراقینِ عرب و عجم بعواطفِ مترادفِ خاطرِ خطیرِ پادشاہی مباہی بودہ بداند کہ دریں اوقات عالی جاہ رفیع جایگاہ عزت و سعادت ہمراہ صداقت و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خاں ہندی بدربار جہاں مدار پادشاہی آمد یک چند متوقف دریں ولا عازم عتباتِ عالیات روانہ گردید ازیں کہ مشارٌ الیہ از جملہ نجبا و اعزۂ مملکتِ ہندوستان ست و مراسم صداقت و رضاجوئی او معروض رائے مہر ضیائے پادشاہی افتاد۔ لہذا آں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌ الیہ بدار الدولہ کرمان شاہاں در اعزاز و احترام و رعایتِ او

فروگذاشت نکنند و بکارگذارانِ خود قدغن نمایند التفاتی که باید
نسبت بمشارٌالیه لعمل آورند بنحوی که مقرر و معمول داشته تخلف
نورزند و در عهده شناسند + تحریر فی التاریخ غره شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۳۷ھ
از شومیِ بخت و سوءِ اتفاق دهری داؤد پاشا حاکمِ عراقِ عرب بر جماعت
زوار تعدی و اسپ و یابوے آنها غصب نموده - این خبر بشاهزاده
رسید - بعزمِ تنبیه و گوشمالش لشکرِ جرار سوار و پیاده و توپ خانه
و زنبورک خانه ده دوازده هزار کس وابسته خود برداشته سر بغداد
یورش برد + از طرفِ دشمن هم کهیا وزیرش باسی هزار ینگچری و ارنئوت
و عثمانلو و عرب هائے بری و نظامِ وافر و آتش خانه بمقابله پیش آمده
شکست خورد + سه هزار سر بریده و هفت هزار اسیر شیوخ و افسرانِ
رُوم و کهیا و سامانِ نقد و جنس بدست سپاهِ ایران اُفتاد + شاه زاده
بعد از فتحِ نمایان و ارسالِ سر و زنده و غنایم ایشان بزیارت سامره
رفته + حینِ مراجعت ناگاه فوت شد + گویند بسازش میرزا احمد
لوسانی وزیرِ خودش چیز خور گردیده + روزیکه جنازه بشهر آوردند
زن و مرد اصنافِ بازار و ایلاتِ دور و نزدیک دسته دسته
پلاسِ سیاه و شالِ عزا بگردن انداخته شانه و سینه بگلِ آلوده از
ناخنِ اندوه رُخسار و پیشانی خراشیده سر و سینه و زانو را بدست ماتم میکوفتند
و جماعتِ عملهٔ موت مجمر و عودسوز و شمعدانِ روشن را بدست گرفته
بکلمهٔ طیبه ذکرکنان بآوازِ بلند اشعارِ حسرت توامان را خوانان در
جلو می رفتند - و صلحاء ناله می دادند + هر طائفه جُوق جُوق شده
عَلَمها برداشته نوحه سرایان واویلا گویان در پیشِ تابوت راه می پیمودند

باستماعِ این واقعہ کمر و حالِ شاہ خمیدہ و تباہ و جہانِ روشن در نظرِ
جہان دار تیرہ و سیاہ و مسندِ سر انداز و پشتے و متکائے روئے تخت
مشکی فام گردید۔ محمد حسین میرزا خلفِ اکبرش را بلقب و نامِ محمد علی
میرزا مخاطب بخطابِ اعتماد الدولہ و بحکومتِ آں ولایت والی سرحداتِ
موروثی مقرر فرمود۔ ازیں عزل و نصب کاروبار ما ہم درہم و برہم
ماندہ ازانجا قدم بشہرِ بغداد گذاشتہ سعادتِ آستان بوسی ائمہ
عراق دریافتہ باز بطہران مراجعت نمودہ ذخیرہ اندوزِ شرفِ
کورنش در صفِ سلامِ شاہی گشتہ ہنگامِ وفورِ شوقِ مولد و مسکن ہند
سندِ خاقانی برائے اصلاحِ امورِ متعلق ملک اودھ بنام حسین علی میرزا
فرمانروائے فارس اجرا یافت۔ کہ از حکمِ سلطانی بوکلائے کمپنی انگریز
بہادر بالیوز ابوشہر و گورنر ممبئی و گورنر جنرل کلکتہ بدرجات رقم و مکاتبہ
و نامہ بنویسند۔ چنانچہ عبارت مسطور این ست۔

بسم اللہ تعالے شانہ العزیز



اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ تعالے حکمِ ہمایوں شد

کہ فروزاں کوکبِ آسمانِ دولت و شہریاری و تاباں گوہرِ عمّانِ
سلطنت و تاجداری خجستہ فرزندِ نامدار حسین علی میرزا فرماں روائے

مملکتِ فارس بعواطفِ مترادفِ پادشاهی معزز و مباهی بوده بداند که
عالی جناب عزّت و سعادت نصاب صداقت و ارادت آداب
عمدة الاعزه و الاعیان محمّد علی خان هندی مدتیست بایران آمده
در دربارِ جهان مدار و سائر ولایات متوقف است درین وقت اراده
معاودت نموده ازاین که مشارٌ الیه از قرارے که معروض افتاد
از جملۂ اعزه و انجاب هندوستان و خود نیز آدم آگاه صاحب
سداد مے باشد بآن فرزند امر و مقرر مے شود که مشارٌ الیه که
بآنجا وارد مے شود رعایتِ جانبِ او را منظور و او را موردِ التفات
دارد و ببالیوز و کسانے که از دولت انگلشیه در انجاها هستند
اظهار نماید که بنوعے که خود دانند سفارشے از مشارٌ الیه بکارگزارانِ
هندوستان بنویسند که باعثِ انتظام امر مشارٌ الیه بوده باشد
و آن فرزند نامدار توجهات خاطرِ اقدس را در بارۂ خود بے نهایت
دانسته بانهایت استظهار و اهتمام مشغولِ مناظمِ ملک داری و مرزبانی
باشد و مستدعیاتِ خود را عرض نموده بعز انجاح مقرون داند.
و در عهده شناسد + تحریر فی التاریخ غرۂ شهر شوال المکرم ۱۲۳۹ هجری +
پس رخصتِ انصراف حاصل و از همه بزرگان خدا نگهدار گفته سیر قم
و کاشان و اصفهان و قمشه و شیراز بنظرِ اجمال کرده بواسطۂ
میرزا زین العابدین مستوفی که یک سفر هند آمده در لکهنؤ باوالد
آشنائی بسیار داشت. و بادرمیانے زکی خانِ نوری که وزیر بود بهره یاب
الوانِ جلوسِ فرمانِ فرما گردیدیم مشمول تفقد و الطاف نمود و بر وفق
اشارۂ خاقانے حکم نامه بنامِ بالیوز عزِ صدور یافت که در بندر ابوشهر

بمکتوب داد و نقلش گرفته نشد۔ شیخ عبدالرسول خاں حاکم و بالیوز
لوازم احترام بتقدیم رسانیدہ سوار جہاز فرگٹ کردند چوں بابعرضہ
لنگرگاہِ ممبئی نہادہ شد مکاتبۂ شہزادہ کہ ایں فقرات اوست

حسینعلی ۱۲ ۱۹
بلند اختر
برج شہی

عالی جاہ رفیع جایگاہ دولت و عزت و اقبال پناہ شہامت
و بسالت و جلالت انتباہ فخامت و مناعت و اُبہت اکتباہ مجدت و
نجدت و نبالت ہمراہ عمدۃ الامراء الانگلشیہ و زبدۃ العظماء المسیحیہ
گورنر بہادر حاکمِ بندر معمورۂ ممبئی زینت اندوز صندلِ عزت و جُرعہ نوشِ
صہبائے عشرت بودہ مرفوع مے دارد کہ چو خاطرِ التفات مظاہر
مقرون و ضمیرِ عطوفت مشحون متوجہ آں مے باشد کہ آں عالی جاہ دولت
و عزت و اقبال ہمراہ شیوۂ ستودۂ التفات معمول و در ملزومات
رویۂ عطوفت مساعی جمیلہ مبذول شود۔ لہذا آں عالی جاہ دولت و
عزت و اقبال ہمراہ را بوسیلۂ ارسال ایں نامہ عطوفت ختامہ
قرین انجاء استظہار و در ضمن نگاشتہ خامۂ اظہار مے گردد کہ عالی جناب
مقدس القاب عزّت و سعادت انتساب فخامت و مناعت مآب
صداقت و ارادت آداب عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خان ہندی
مدتے مستظلِ آفتابِ جہاں تابِ عنایاتِ بے غایاتِ اعلیٰ حضرت
قدرِ قدرتِ خورشید رایتِ عطارد فطنتِ بہرام سطوتِ رجل

رفعت بادشاہِ بے ہمال و باین وسیلہ کامیابِ حصولِ آمال بودہ
منشور باہر النور آفتاب ظہور و یرلیغِ بلیغ مرحمت دستورِ سلطانی
مشعر بر سفارشِ او پذیرائے صدور یافتہ کہ عنایاتِ کاملہ نسبت
بہ عالی جنابِ مشار الیہ بظہور رسانیدہ او را موردِ اعزاز و اکرام
و بہ منتسبانِ دولتِ انگلشیہ اظہار و اعلان شود کہ درحینِ ورودِ او باں
حدود و ثغور لازمۂ عزت و حرمت و محبت با و نمایند نظر باتحادِ بین الدولتین
علیتین قوی بنیاد بآں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نگاشتہ
کلکِ وداد مے گردد کہ بعد از حصولِ ملاقاتِ عالی جناب مشار الیہ
آں را بر جہازِ مضبوطے سوار و روانہ مملکتِ کلکتہ و ہر قسم خواہشے
کہ باعثِ انتظام و پذیرفتِ اموراتِ او بودہ باشد از اں عالی جاہ
دولت و عزت و اقبال ہمراہ نماید لوازمِ اہتمام و التفات را
معمول دارند کہ روانہ وطنِ مالوفِ خود گردیدہ کمال امتنان و رضامندی
بجہتِ او حاصل شود و ہر قسم مطالب و خواہش کہ داشتہ باشند
بمقامِ اظہار و اعلان در آورند کہ کارگذاراں در انجامِ آں مامور شوند
باقی ایامِ عزت و دولت و ابہت بکام باد + تحریر فی التاریخ بست و
سیوم ربیع الآخر سنہ ۱۲۴۲ ہجری + منشورِ مذکور حین ورود ابلاغ گردید میر منشی
سید محمد بغدادی باستقبال آمد و از مرکب در بگھی سوار کردہ
بشہر آوردہ در مکانِ سرکاری جا دادہ ظہورِ مراسمِ مہمانداری را
متکفل و بعد از توقفِ چند ماہ رو بمقصد نمودہ شد ۔ پونہ و اورنگ آباد
و حیدر آباد و مچھلی بندر کہ دخلے براہ نداشتہ از قوتِ جاذبۂ
آب و دانہ بگذرگاہ افتادہ بطریقِ خشکی از معبرِ سید کاکول و کنارہ

عمان و جگناتھ و کٹک و اکثر بلدۂ دیگر در کلکتہ آمن مراسلۂ شاہزادہ
پاۓ نام لارد گورنر جنرل اُمہرست بہادر واصل گردانید کہ عنوان
کتابت چناں بود "نامۂ محبت ترجمۂ حضرتِ فلک رُتبت شوکت
و جلالت و عظمت پناہ دولت و نبالت و جلادت دستگاہ
فروزاں گوہرِ دریاۓ اُبہت و کیاست درخشاں اخترِ آسمانِ
مَجدَت و فراست زینت اندوز صندلِ نَجدَت و پیرایہ بخش
تختِ شہامت و اقبال گورنر کلکتہ فرمان فرماۓ مملکت ہندوستان
دام شوکتہ و اجلالہ و عبارتِ کتابت این ست۔ چنداں کہ
شعشعۂ جمالِ عیسی مہرِ گردوں نشین از مملکت چہارمین روشنی افزاۓ
عرصۂ زمان و زمین و دمِ مسیحائی صبا در گلشنِ خضرا حیات بخشِ پژمردگانِ
لالہ و ریاحین است۔ چمنِ عزت و دولت و شوکت و فرماں روائے
از رشحاتِ سحابِ عنایاتِ بے نہایاتِ داورِ ازلی مخضّر و صفحۂ خاطرِ محبت
مظاہر از اضواءِ الطاف و اعطافِ قادرِ لم یزلی منور بودہ باد۔ بعد از
دعوات محبت آیات کہ پرتوِ اجابتش صوامعِ سرائرِ ملکوت را
مزیّن سازد و اتحافِ ہدیۂ تحیاتِ مودت بینات کہ اشعۂ آثارِ
استجابتش مجامع معتکفانِ حظائرِ جبروت روشن فرماید بر مرآتِ
ضمیرِ آفتاب تنویر منطبع میگرداند کہ چوں لوازمِ اتحاد بین الدولتین علیتین
ایں و رواسم وداد و قوانین فیما بین شوکتین قویتین چنین ست کہ
کہ میانِ دو شوکت عظمیٰ ہموارہ در ارسالِ رُسل و رسائل مفتّحِ
ابوابِ دوستی و محبت و در اظہارِ مہام و مرام مُشیّد بنیانِ مؤالفت
و مودت شوند بنا بریں بنگارش ایں مراسلۂ الاتحاد پرداختہ

بجهت استحضار مرقوم خامه اظهار مے گردد که عالی جناب معلّے القاب محامد و کمالات اکتساب عزت و سعادت نصاب صداقت و ارادت آداب عمدة الاعزه و الاعیان محمد علی خاں هندی حاملِ صحیفة المجسته یک چند در دار الخلافه طهران جبهه سائے آستان عدالت ارکان اعلےٰ حضرت قدر قدرت خورشید رایت عطارد فطنت بهرام سطوت زحل رفعت خدیو بهمال و بایں وسیله کامیاب حصولِ آمال بوده دریں وقت مرخصے حاصل و معاودت بوطنِ مالوفِ خود نموده یرلیغ بلیغ باهر النور و توقیع وقیع مرحمت دستورِ سلطانی مشعر بر سفارش او شرفِ صدور یافته که عنایاتِ کامله را نسبت بعالی جناب مشارٌ الیه بظهور رسانیده باں زیبندهٔ آرایکِ اجلالِ اظهار و اشعار شود ـ که در حینِ ورود عالی جناب بآں حدود و ثغور لازمهٔ عزت و حرمت و محبت باو نمایند و لوازم التفات را نسبت باو مبذول و بنواب مستطاب مبادی آدابِ لکهنوٗ اطلاع دهند که امورِ آں را قرینِ انتظام و انضباط و بایں وسیله خاطرِ آں را رهینِ بهجت و نشاط سازند و همواره مرغوباتِ ضمیر و الا را که مشعر بر استقرارِ امرِ جهاں بانی و فرماں فرمائے بوده باشند بمقام اظهار و اعلان در آورند که کارگذارانِ دولتِ ابد مقرون بانجامِ آں مامور شوند باقی همواره اساس محبت و وداد تا ابد الدهر پایدار و موادِ مودت و اتحاد فیما بینِ دولتینِ علیتینِ قوی بنیاد و شوکتین قویتین را سخ الاعتقاد محکم و استوار باد + محررهٔ تاریخ بست و سیوم

شهر ربیع الثانی ۱۲۴۰؁ھ ہجری + پس از دار الامارۃ کلکتہ برآمدہ
مرشدآباد و عظیم آباد و بنارس را پائمالِ مرکبِ عزم
گردانیدہ بمنزلِ مقصودِ لکھنؤ قرار گرفتہ ملازمِ درگاہ پادشاہی
بودہ تا آں کہ بہمین طلب و رہنمونیِ قدردانی و ذرہ پروری آفتابِ
فلکِ حکمرانی مرجعِ رؤسائے دوراں و ملجاءِ عظماءِ ہندوستان
بندگانِ ذی شوکت و شان جنت مکان نواب محمد سعید خاں بہادر
نور اللہ مرقدہٗ برامپور وارد و پابندِ سلسلۂ نوکری مجاورِ آستانِ
سپہر بنیان گشتہ پس از انتقال خداوندِ نعمت بجوارِ رحمتِ
حضرتِ عزّت جلّت عظمتہ و عمّت نعمتہ بحسبِ ولایتِ عہد مسندِ
ایالت و سروری بقدمِ خلفِ باعز و شرف محتشم الیہ رونق دوبالا
یافت رئیسے کہ در عقل و دانش فلاطون و ارسطو را معلم و امیرے کہ
در فضل و کمال روح القدس را ملازم است انتظامِ ملکداریش
ضرب المثلِ دانایانِ فرنگ + و عدل و داریش سندِ عقلائے
با فرہنگ + شحنۂ سیاستش نام شر و فتنہ از ورقِ ہستی سِتردہ +
و بعہدِ دولتش بساطِ امن و اماں برائے دوست و دشمن گستردہ +
از طنطنۂ شجاعت و دلیری او بہرام را لرزہ بر اندام + و
از شہرۂ صیتِ سخاوت و کرم گستریش بحر و کاں را شرمندگی تمام +
خورشید طالع لطیفہ تاریخِ ولادت ۱۲۳۰ باسعادتش + و اقبال
و دولت را مباہات با دراکِ ملازمتش + جوہرِ شمشیرش آب و
تابِ حدقۂ چشمِ فتح و ظفر + و عزم جہاں مسیرش یک دل و رائے
قضا و قدر + در راہِ فیل بادپایش او ہم فلک کمر شکستہ + و بقدم

توسنِ سپہر پیمائش سمندِ وہم خستہ + جنابِ معلی القاب قمر رکاب
شوکت و شہامت مآب خدا ئگاں نواب محمد یوسف علی خاں بہادر
والیِ ملک رامپور طاب اللہ ثراہٗ وجعل الجنۃ مثواہٗ +
چوں زیب دہِ وسادۂ ریاست شدند۔ ہمچناں سر رشتۂ موجبِ
سابقہ بر قرار داشتہ + وظیفۂ عزت و برتری را قائم و استوار
گذاشتہ + قامتے کہ بند بندش چوں نے بوریا از مغز قابلیت
خالی بود از برگ و نوائے تربیت شائستۂ سازِ مناصب گردانید +
وسرے کہ مانند کاسۂ طنبور تہی از مادۂ استعداد مے نمود باسبابِ
گردن فرازی ہمدوشِ زہرہ و مشتری ساختہ بمراتبِ علیا
رسانید + روزے درمجمع امثال و اقران ذکر گفتگوئے فارسی بمیان
آمد باشندہائے ہندوستان را تفاخر بر انست کہ قواعدِ فہم
اصطلاح و محاورہ ولغت و نکاتِ عجم چنانچہ ماخواندہ و ماہریم ایرانی ہا
چہ میدانند و انصاف ہمیں است کہ ناطق بدعوئے صادق اند لاکن
حرف زدن راہ نمے برند و در نوشتنِ کلامِ صاف از ہمہ رنگ
عاری مضطر اند۔ زیراکہ لسانِ تحریر مخالفِ زبانِ تقریر ست و اصطلاح
ہر فرقہ از اصناف با طبقۂ دیگر بسے محلِ تغیر و اختلاف۔ معرفتِ محاورات
تمامی گروہ و اقوام و قبائل و اہل و الوس وکسبہ بازار و سائر خلائق
ہر دیار موقوف بمعاشرت فصحائے اہلِ لسان یا اکتساب از بلغائے
زباں داں مے باشد۔ چہ ہر صنفے بمحاورۂ خویش و آشنا و برموز و کنایات
خود گویا اند مانند علما و حکما فضلا و طلبا، وزرا، و امرا عرفا و شعرا و ادبا
و اطبا کتاب و حجاب پیش خدمت و رعیت حلاج و نساج و سراج

ملّاح و فلّاح سلّاخ و طبّاخ زہّاد و عبّاد صیّاد و حدّاد جلّاد و فصّاد تجّار و سمسار عطّار و تمّار معمار و نجّار طرّار و خمّار بزّاز و خرّاز خبّاز و سرباز کنّاس و جلّاس جاسوس و سالوس نقّاش و قلّاش فرّاش و نبّاش رقّاص و غوّاص مرتاض و نبّاض واعظ و حافظ شمّاع و طمّاع صبّاغ و دبّاغ صحّاف و صرّاف علّاف و ندّاف دقّاق و حلّاق حکّاک و دلّاک جمّال و حمّال بقّال و دلّال رمّال و نقّال خیّام و حجّام باغبان و پاسبان دربان و سگبان فیلبان و شتربان خانشو و قصّہ گو سوئی و صوفی و ساقی کولی و لولی لوطی و بوقی و کسانے کہ از اصطلاحِ فضلا و جہلا بے خبر و از محاورۂ خواص و عوام بے اثر اند بدون تفریق و تفکّر امتیاز و تدبر چند کلمۂ غیر فصیح و متداولِ اجلاف و سوقی ہا را بدعوے دانش در کلام کہ مقامش نباشد آوردہ بنیانِ کاخ سخنوری از بیخ و ریشہ بر اندازند و شاہدِ عبارت از زیور بلاغت معرّا و در نظرِ اربابِ معرفت رسوا سازند بیچارہ قتیل کشتۂ دعوے فارسی دانی و سرگشتۂ معرفتِ لسانِ ایرانی بعضے کنایہ و اصطلاح و محاورۂ شنیدہ و پرسیدہ و در اشعار و فقراتِ منثورِ خراسانی و مازندرانی و گیلانی و آذربائجانی و خوزستانی و طبرستانی و یزدو کرمانی و شوشتری دیدہ و استعمالِ لازم و متعدی را بالقیاس و قواعدِ صرف فہمیدہ آنہا را در غیرِ ما وُضِعَ لہٗ آوردہ غریب خلط و خبط بضبط تحریر بکار بردہ خود را چناں قلم دادہ کہ بکلماتِ ایرانی و بلادِ عراق و فارس آگاہ بودہ و مشتر شدین بیچارہ را

بدیں دعوائے تباہ نمودہ بہ تیغ خامۂ اصلاح خونِ فارسی بے گناہ را مباح گردانید اہلِ ہند را ندانستن طریقِ گفتگوئے عجمی بعلّتِ عدمِ معاشرت اصلا نقص و مضرت و عیب و حقارت نیست زیرا کہ اہلِ کشورِ دیگر بقدرِ دفعِ ضرورت ہم در تکلم زبانِ بیگانہ عاجز و مضطر اند۔ لہذا غرض از تسوید ایں عباراتِ سادہ از تکلفِ رنگِ گل و نسریں و فقراتِ بری از استعارہ ماہ و پروین بیانِ محاوراتِ فارسی متداولِ مردمِ ایران و اعلانِ راہ و رسمِ نشست و برخاستِ ایشان است کہ بسببِ عدمِ آگاہی اہلِ ہند را در آں دستگاہے نیست۔ فقیر چونکہ ہفت سال بآں سرزمین نشو و نما کردہ اکثرِ اوقات در صحبتِ ہر صنف بسر بُردہ چنداں کہ بذہنِ ناقص خود وقوف بہم رسانید و بصندوقِ سینہ آمادہ داشت۔ بحسبِ فرمائشِ اخلائے رُوحانی بطورِ تحریرِ روزنامچہ قدرے ازاں برنگاشت تا از خواندن و شنیدنِ حرف و حکایاتِ مندرجہ قاری و سامع را بر کوائفِ سلوکِ آں ولایت آگاہی شود +

المؤلف قطعۂ مدحیہ ولی نعمت دام اقبالہ

خطاب کرد مبن دوستے کہ خاطر او / عزیز بود بر من چوں نشاط عہد شباب
رفیع قدر گرامی نسب ستودہ خصال / گل ریاض نبی برگزیدۂ احباب
سعید و سید و حیدر علی شریف حسب / ز جد و باب نژادش سلالۂ اطیاب
کہ ہرچہ دیدہ از راہ و رسم ملک عجم / شمار کن بزبان بیان و روئے متاب
قبول کردم و بستم کمر بفرمانش / اگرچہ نیست مرا دسترس بپائے کتاب
بیمن مرشد غیبی نوشتم از سر عجز / خدا کند کہ شود قابل پسند جناب
ولی نعمت و جوہر شناس فضل و ہنر / عیار دانش و فرہنگ عدل و فیض مآب
امیر ابن امیر و رئیس ابن رئیس / فقیر پرور و مسکین نواز از ہر باب
پناہ شرع متین و مربی ہر علم / گرہ کشائے دل مستمند اہل صواب
ز شرم ریزش آن بحر جود و کان سخا / فگندہ حاتم طائی برخ ز خاک نقاب
اگر کشند بمیزان عقل حلمش را / سبک نماید پیش الوند کوہ مثل حباب
بعہد نصفت و عدلش نمودہ بچۂ میش / فراز سینہ و دست پلنگ بالش خواب
شمیم گلشن خلقش کہ در تواضع خلق / ہزار مرتبہ خوشتر بود ز مشک و گلاب
بہ گاہ قہر و غضب گر نگاہ شرزہ کند / برائے ہستی اعدا شود زبون ز شہاب
سمند وہم فتد خستہ پائے در تک و دو / اگر ز توسن او یک قدم نہد بشتاب
تہمتنے کہ بہ بیم مصاف او دم رزم / عجب مداں کہ شود آب زہرہ سہراب
ہمیشہ پیش رو موکبش سپاہ جلال / مدام شاطر فتح و ظفر دواں برکاب
سپہر مرتبہ عالی گہر مدار کمال / عزیز مصر شہامت خدیو مہر قباب
بنام کلب علی خاں بہادر جم جاہ / کہ ہست پایۂ قدرش بلند تر ز سحاب
مرا بدامن الطاف آنچناں پرورد / کہ برتر است عبارات شکر او ز نصاب

شمولِ بندهٔ تنها نگشت لطف و کرم
بعهدِ عاطفتش خوش دل اند آسوده
فلک بذکر نکویش که در دعا شنود
بزرگوار خدایا اساسِ دولتِ او
کلامِ نادر و مرغوب واں ز کلکِ حسین
رجاکہ اہلِ معانی ز صورتِ الفاظ
تمام گشت بسالے کہ بود از ہجرت

نمود مزرعِ اُمیدیک جہان سیراب
قدیم زمرهٔ خرد و بزرگ نوکر باب
پئے نثار بر آرد ز جیب دُرِّ خوشاب
نگاهدار ز آسیب اندراس و خراب
بطرحِ تازه بر آمد چو غنچہ زپشتِ حجاب
مدام میل نمایند کیفِ شهد و شراب
ہزار و دو صد و ہشتاد و نُہ ز روئے حساب ۱۲۸۹

واین رسالہ عجالہ را بنامِ **عذب البیان** موسوم نمودم اُمید کہ بمفادِ الانسان مرکب من السهو والخطاء والنسیان ہر جا لفظے بے محل و نامربوط بنظرِ اربابِ تحقیق آید آں را بمدادِ اصلاح زینت دہند و یک قلم منتِ تحریرش را بر جانِ بندهٔ ہیچمداں نهند وَاللّٰهُ المُوَفِّقُ وَعَلَیْهِ التُّکْلَانُ **پوشیده** نماند کہ سرحدِ و ثغورِ ایران در عہد حکومت ہر طبقهٔ سلاطین مختلف بوده بیک قرار ہمیشہ نمانده عراقِ عجم وسطِ کشور ست و مُلکِ خُراسان و مازندران و خوزستان و گرمسیرات و فارس و بنادر و طبرستان و آذربائجان و گیلان ملحقاتِ چار دَور مے باشد و در ہر یک آبادی شهر بزرگ و کوچک و دہہ بسیار ست کہ بازار مُسقف و چار سوئے و کاروان سرا و رباط و حمام و مسجد و مدرسہ و تکیہ و آب انبار تعمیر نموده اند بالفعل طولِ آں بسر حدِ افغانستان از خاکِ کافر قلعہ مابین مشهد و ہرات ہر طرف ششش منزل و از مشهد تا طہران بست و ہفت منزل و از انجا تا کرمان شاہاں شانزده منزل از بلدهٔ مذکور تا خانقیہ عرب و عجم

و طول ذہاب بالائے رود خانہ کہ ناہش خاطرم نیست شش منزل وہمیں قدر از انجا تا بغداد ست و در عرض یک طرف گیلان بکنارۂ دریائے کاسپین و لنکران و سالیان و جانبے ارزن روم مے باشد و دہنۂ مملکتِ ایران ہفت منزلے تبریز ست و از انجا تا زنجان ہشت و قزوین دوازدہ و دار الخلافہ از تبریز شانزدہ منزل مے باشد و از طہران تا اصفہان دوازدہ و از انجا تا شیراز ہم دوازدہ و از شیراز بندرِ ابوشہر ہشت یا دہ منزل است باقی از اطرافِ چہار جانب آراضی و آبادی تحتِ سلاطینِ روم و اُروس و اولادِ احمد شاہ دُرّانی و انگریز و دیگران رفتہ سمتِ آذربائجان تا قلعہ شیشہ و تفلیس بست و دو منزل جملہ ملک شروان و داغستان و گرجستان در قبضۂ تصرفِ اولیائے دولت مفتوحۂ ایران بودہ بدستِ اُروس افتادہ و از جانبِ خوزستان حلہ و کرکوک و موصل و بغداد و بصرہ سیزدہ منزل بہ تصرف اولیائے روم ماندہ و طرفِ بنادر و جزائرِ دریائے عمان مثل خارک و بحرین و مسقط و راس الخیمہ و دریۃ خیلے ملک ماتحت و باج گذارِ تختِ عجم بودہ کہ سرِ خود و منسوب بانگریز و متعلق دیگراں شدہ و سوائے توران بلخ و خوارزم و سرخس و اُورگنج زیرِ نگینِ شاہِ ایران کہ بود بدر رفت و جانبِ خراسانِ ہرات و قندہار و نصف راہ کابل و سیستان بلکہ تا جلال آباد و ہم دریائے سندھ سرحدِ عجم شمار مے شد خارج گردید + و باید دانست کہ در ملکِ ایران چہار فصل ست از تحویلِ آفتاب در برجِ حمل تا آخر جوزا

سہ ماہ بہار باشد کہ موسمِ شگوفہ وگل وکاہو و رِیواس وخیار
وکنبزہ و الوچہ و توت و آلو بالو و گیلاس مے شود وازابتدائے
سرطان تا آخر سنبلہ تابستان وفور میوہ سیب و انگور وزردالو
وگرجہ وانجیر وخسلو وگرک وطالبی وہندوانہ وخربوزہ وغیرہ
وازمیزان تا انتہائے قوس پائیز فواکہ رسیدہ وپختہ
وبکمال شیرینی آمدہ خشکیدہ وچیدہ شدہ در ذخیرہ مے برند
وازجدی تا حوت دو چلۂ بزرگ وکوچک زمستان ایامِ بارش
برف وباران ویخ بستن حوض ودریا ووقتِ خزان وبے برگی
تمام اشجار ست سوائے حضرت سرو کہ بہمیں وجہ او را شعرا و
اہلِ سخن آزاد خوانند کہ مدام یکسان است ودر بلادِ معتدل
مثل فارس وسائر گرمسیراتِ کرمان ویزد بہاں روز وشب از
تقدیمِ خورشید در منزل نو تغیرِ ہوا معلوم توانند شد کہ فصل بدل
گردید وکثرتِ بارش برف در چلہ ہائے زمستاں وباران
با یامِ بہار وپانیاں مے شود در زمستاں باراں ودر ایامِ
بہار نیاں مے بارد زراعتِ گندم وجو ونخود زیرِ برف
روئیدہ سوزن بالا آمدہ ہر قدر برف آب مے شود بخاک
فرو میرود وزیادتے جاری شدہ برود خانہ مے پیوندد +
بدون سوختنِ ہیزم وآتش زغال در سردی ہوا زندگی مردم
میسر نیست - ودر گرما حاجتِ بادزن وچھتری میان ہیچ ملک
نہ مے باشد - سوائے کرمان ومازندران وازمیوہ خاص ہند
نیشکر در مازندران ہم مے رسد باقی انبہ وکٹھل وبڑہل

و شریفہ پیدا نشود و گُنار در ملکِ عرب و عجم بعضے جاہست
اگرچہ بخوبی کنارِ فرّخ آباد و لکھنؤ نباشد و جامن و کمرک و لوکاٹ
و لیچو و کھِرنی و اننّاس بہ کُلّی ہیچ جا نیست و فالسہ بدل ناقص آلوبالو
و گوندنی شبیہ ناقص گیلاس ست و خورش پائے گوشت کہ در ہند
آنرا ترکاری گویند مثل آلو۔ و اروی۔ و چچینڈہ۔ و بلول۔ و آریہ
و کندرو۔ و گوبھی، و ترئی، و کریلا، و کسیرو، و سنگھاڑہ، و شکرقند
و زمین قند، و کاندو در آں جا نباشد مگر حالا شنیدہ ام کہ
آلو، و ترئی، و فلفلِ سُرخ پیدا مے شود۔ الّا گزر کہ زردک گویند
برنگِ زرد و شلغم سفید و چقندر خیلے بزرگ بقدر ہندوانہ
و ترب مشابہ شلغم و بادنجان درشت و بامیاں و کدوئے دراز
و مدور و خیار چنبر و بالنگو و کلم بسیار بزرگ و پیاز سفید و موسیر
و سیر لذیذ تحفہ بہم رسد کہ در ہند یافتہ نشود۔ چنانچہ بعضے
را خام مثلِ زردک مے خورند و اہلِ ایران دو قسم اند۔ یکے شہری
سکنۂ بلدہ بزرگ و کوچک کہ اقسام آں مذکور خواہد شد۔ دویم
دہاقین و آنہم دو نوع ہستند۔ یکے دہ نشین اند کہ از چینہ گل و خشت
خام و آجرِ پختہ مکان ساختہ بلکہ دور آبادی خود دیوار بلند
کشیدہ چار طرف خندق کندہ و خاکریز نمودہ بر دروازۂ قلعہ
شیر حاجی بنا نہادہ تختہ پُل مقابلِ دروازہ نصب کردہ برج و بارہ را
تفنگچی محافظ و نگہبان مقرر دارند و در فصلِ خریف و ربیع از خر و گاو زمین را شخم و شیار
و خلیش نمودہ ہر سال مایہ وادہ قوت بیفزایند و تخم پاشیدہ گندم و جو و نخود
سفید و عدس درشت و لوبیا و برنج و مونگ کہ آن را ماش نامند

وباقلا که مثال سیم مے شود و ذرت و ارزن و کافشه و پنبه که تخم او را پنبه دانه نامند و کتان و خردل و سرشف و بید انجیر کاشته از قنات و کاریز و چشمها آب داده سر رسیدن حاصل از داس درو کرده بخرمن برده کوفته کاه و غله را جدا و صاف کرده چیزے بنا بر مصارف خود و دواب بخانه ها انبار نمایند و زیادتے را بار شتر و الاغ کرده در شهر برده نقد گردانند از جنس ماکول ارهر و کلتهی و ماش و باجره و کودون و مٹر وجود ندارد + دوم ایلات صحرا نشین زراعت ندارند خیمه سیاه پلاس را بدشت و صحرا زده از گله و رمه و ایلخی گوسفند و بز و گاؤ و اسپ و خر و قاطر و شتر وجه معاش بدست آرند اول بهار پشم آنها را قیچی کرده و از مقراض چیده قالمه و رسن تابند و جوال و گلیم و قالین و جوراب بافند و از بیخ موهائے بز کرک سوا نموده برائے مالیدن نمد و پاپنجی و کلاه و بافتن شالکی و شال فروشند و از شیر دوشیده یومیه پنیر و ماست و کشک و قره قروت بعمل آورده مے خورند و بیع مے نمایند و از بره و بزغاله هزاران را سر بریده پوست کنده بجهت کلاه و گلیجه و پوستین دهند و دباغی کرده انبان سازند و بدست سوداگرها بنقد و نسیه معامله کنند و گوشت را با دنبه در دیگها انداخته سرخ نموده در شکنبه که ماست و نعناع و نمک مالیده باشند پر کرده بمصرف خوراک و مایۂ قوت و معامله رسانند و گروه اسپ و خر و قاطر و یابو کشش دیگر پول گرفته سود انمایند

در موسمِ گرما بزمین سرد سیر پُر آب و علف و بوقت سردی
هوا میان گرمسیرات کوچ کنند و در قشلاق و یلاق بسر آرند
پسر و دختر خود ها را با هم پیوند دهند و با شهری نیامیزند زنان
ایشان از کسے رُو نگیرند مگر از آدم بیگانہ بلاد و سوادِ اعظم
پرده و حجاب لازم شمارند بے عصمتی درمیانِ آنها
نباشد اگر باغوائے نفسِ امّاره گاہے امرِ فاحش رو دہد
زن و مرد بدکار بکشتن سزا یابد از پادشاہانِ سلف عہد و پیمان
شده که از ہر ایل ترک رعیتِ ایران انچہ سابق کوچانیده
از توران بآں ملک آورده جا داده اند مثل تُرکمان و ہزاره
و قزّاق و تکہ و یموت و گوکلان و اُویماق و افشار و قجر و از
تاجیک زاد و ولدِ خودِ عجم قوم بختیاری و فیلی و زند و کُرد
و لرممسنی و شاہسون و کلہر و قرعی و جمشیدی و ایلخانی سر و عده
معین این قدر سوار و باین شمار پیاده برائے نوکری سپاه
پائے رکاب داده باشند کلانتران و ریش سفیدان ہر تیره
اسامی خانوار شان را نشان مے دہند در سپاہ مے آیند
باید خدمت قبول نمایند تخلف دران راه نمے یابد اگر ملازمت
نخواہد استعفا عرض دارد جوان بایراق را عوض بیارد و سبیلِ
نقیب و مستوفی را چرب کنند از بند چاکری خلاص و رہا
مے شود و علاوه آں بضرورت مہمِ جنگ با دشمنِ بیرونی
لشکرِ کمک ہم ازین جماعت محصّلِ شاہی گرفته مے آرد
ہرچند که بعضے شب و روز حین غفلت در میروند و باز گیر مے آیند

دبسیاست میرسند + قسمِ دیگر از دیہات و شہر مشترک اند
کہ زمین گوشہ وکنار و بیرون ہر بلد را دیوارِ حصار کشیدہ خواہ
بدون احاطہ باند اختنِ قاذورات وخشکبار قوت دادہ طرح
چمن وخیابان ریختہ اشجارِ الوانِ میوہ نشانیدہ از مہارتِ
باغبانی پیوندِ شاخ واصلاحِ تہ خاک بر ریختنِ پہین وخون
ومردہ جانور ہائے بجثہ سگ وموش وپیچیدنِ نمد در بیخ
درخت بزرگے وشادابی وشیرینی و رنگِ ثمر بروئے کار
در موسمِ بہار و پائیز تا دست رس خود از خام وپیش رس
وبخبتہ میوۂ تر و تازہ چیدہ آوردہ فروختہ وبعد فصل در
ذخیرہ داشتہ تا نو روز انگور وسیب وبہ وگلابی وخربزۂ وہندوآنہ
فروشند ومویز وکشمش وجوز قند وقلیسی وتوت وزردالو
وانجیر خشک راما یہ کنند واز انگور سرکہ سازند وشیرہ و
دوشاب نمودہ مایۂ قوت گردانند واز اہلِ شہر ہم اقسام
مردم اند یکے اربابِ حکم ومتصرفِ ملک ودولت ودران چند
گروہ اند + اوّل سر فرازانِ مراتبِ علیا از روئے وراثتِ
آبا واجداد یا بزور اقبالِ خدا داد خواہ دمِ تیغ برندہ فولاد
سر تاج ہمگی پادشاہ ووزیرِ اعظم دستور المعظم ومستوفی
وعملہ دیوان وفرمان فرما وحکام ولایات + دوم اہلِ سیف و
سنان دہ باشی ، وسلطان ، ویاور ، وسرہنگ ، وسالار
کہ منصب دارانند وسواران با شمشیر وتبر ونیزہ وتیر و
کمان وکیسہ کمر بستہ وتفنگ داغستانی ولاری وطپانچہ کمر

وقبوز قرپوش زین دارند وچکمه وزانوبند وزره وچار آئینه
وخفتان وساعدبند وکلاه خودپوش بوده باشند ومن تبعهٔ
انها نقب زن وسیبه وسنگر ساز وتفنگچی تفنگ فتیله دار وجزایرچی
ونظام سرباز فرنگی وتوپ خانه وزنبورک شتر وطرح انداز
وچرچی ونقیب تمامی نوکر بابِ ملازمِ پائے رکاب گفته شوند
سوم عملۀ درخانه ایشیک اقاسی وقاپچی ویساول وچارچی و
میرغضب وآشیر وناظر وداروغه شهر که مفصل ذکر خواهند شد
حاشیه دستگاهِ سلاطین وامرا وبزرگاں مے باشند ومثل
جانورهائے خوش آب وعلف هرچند روز بجائے دست اندرکار
مانده گذران زندگی را بسر مے برند از شاگردپیشه ولشکری مواجب
نقدی که مراد مبالغ سکه دار مشاهره باشد فراخور حال چه
سوار وپیاده سرِ هر شش ماه خواه سال مے یابند وجیره یعنی
خوراک یومیه که برائے جمله چاکرها معمولست بوزن مقرّره
مختلف الحال جنس ازنان وماست وپنیر وآرده کنجد وروغن
وگوشت وبرنج وهیزم وزغال وشیرۀ انگور حتّے میوه هم برات
آن راغرۀ هر ماه مے ستانند + چهارم اهلِ سُوق وحرفه در
ذیل تماشائے بازار دُکان هریک بنوعے که مروج ورسم
هر صنفِ کسبه بوده وجه مے ساختن معامله مے نموده وصف
کرده خواهد شد + پنجم متوکلین علے الله سلسلۀ جلیلۀ
مجتهدین که حافظِ حوزۀ شریعتِ غرّا وحارس ملتِ حنیفه بیضا
هادیانِ راهِ دین وحاکمانِ حدود وشرعِ متین اند + مجتهد کسے است

که قواعدِ اوامر و نواہی الٰہی و احکامِ شرائع حضرت رسالت پناہی از صوم و صلوٰۃِ واجبات و مندوبات و محلّلات و محرماتِ مباحات و مکروہات طہارات و نجاسات با دلۂ اربعہ کتاب و سُنّت و عقل و اجماع استنباط و تحقیق طریق تعدیل و توثیقِ رجالِ رواۃ کردہ در جمیعِ علوم صرف و نحو و منطق و معانی و بیان و لغت و اصول فقہ و فقہ از عبادات و معاملات تا قصاص و دیات و حدیث و تفسیر و حکمت و کلام استقراءِ وسیع و تدقیق و تصحیح منیع نمودہ ملکہ بہم رسانیدہ افادہ و افاضۂ درس و تعلیم فرماید و مجتہد جامع الشرائط اَعلم و اَفقہ و اَعدل و ازہد و اتقا و اَورع اہلِ زماں و اقران و مُسلّمِ فضلائے دوراں باشد حکم آں بر تمامِ مردمِ از شاہ تا گدا نافذ و جاری بودہ اورا مطاعِ لازم الاتباع دانند چنانکہ بعزلِ حاکمِ ظالمِ بلد امر نماید رعایا و لشکر فرمانش پذیرند و کسے که بمراتب مذکورہ نہ رسیدہ باشد از رجال و نسوان شریفاں و وضیعاں و لئیماں جمیع اصنافِ امم و طبقاتِ بنی آدم را مقلّد نامند چوں آسائشِ عباد و آرامشِ بلاد انتظامِ ہر گونہ اصلاح و فساد ضبطِ امورِ معاش و معاد بوجود حاکم شرع و ناظم عرف وابستہ ست بنا بر آں در کل بلداں و قصبات و دیہات و ایلات برائے اجرائے قواعد و قانونِ اسلام بسند و اجازہ مجتہدِ جامع الشرائط ہر کہ بدرجۂ علم و اوصاف مندرجہ لائق و در فنونِ نقلیہ و عقلیہ چنانچہ باید فائق باشد

برگزیده و مقرر گردد تا خلق در امورِ دینیه و اخذِ مسائلِ شرعیه
باو رجوع و تقلید نمایند جنابش تالیفِ رسایلِ عربی و فارسی
مُشعرِ احکام مرتب نموده بدست مردم دهد - و ادائے جمعه
و جماعت و ایصالِ وجوه خُمس و زکوٰة و تکمیل وصیات اموات و
تقسیم مواریث و صیانت اَرَامِل و قیمومیت ایتام و نکاح و طلاق
و سَفاح و افتراق و هنگامِ بسط ید اقامهٔ حدود و قصاص و دیات
و رفعِ منازعات و مطالبات و دیوناتِ اراضی و باغ و
و نظارت موقوفات باو رجوع دارد علما و مجتهدین و
فضلائے متورعین در عوض بجا آوردنِ امورِ واجبه امامتِ صلوٰة
و درس و ارشاد و تکفلِ مرافعات و نماز اموات اُجرت نگیرند
حرام دانند و مواجبِ سلطانی را نستانند مگر در امرِ وصیات
هرگاه کسے وکیل نماید پس از فراهمی متروکات و بیع مُخلّفات
حق المحنت بحسب قاعدهٔ شرعیه گرفته بمباشرِ این کار دهند
و هرگاه موصی ثلث قرار داده باشد قبض نموده بموجب
وصیت بعمل آرند و تتمّه را بر ورثه تقسیم نمایند یا در ایقاع
نکاح هرچه از جانبِ ناکح خواه منکوحه رسد قبول دارند و
جائز شمارند و هرقدر از وجوه خمس تجار وغیره بمعرضِ
وصول آید بر سادات تقسیم گردانند و آنچه از بابت زکوٰة
و ردِ مظالم و وجوهِ برّ اخذ کنند بر فقرا و مساکین و ابن السبیل
عوام بذل فرمایند و هر مجتهدِ جامع الشرائط بحسب تحقیق و تدقیق
و استنباطِ خود شرحی مستدل در علوم حکمیه و کلامیه و نقض بر بعضے

ابواب ضروریہ لازم العمل نویسد و در مساجدِ محلّات برائے
ادائے نماز ہائے واجبات و اعلان مسائلِ صوم وصلوٰۃ ہر یک
از علمائے راشدین و سادات ابرارین را پیش نماز قرار دہد
کہ او ہم محض از نیّت رضائے خدا کفالت امورِ حیّ و اموات می کند
سلطان را در تعین ایشان مداخلت نباشد و طلبۂ علم کہ از دیہات
و ایلات بعزمِ تحصیل آمدہ در حجراتِ مدرسہ اقامت نمایند
صورتِ معاش بایں گونہ رومے دہد کہ در بلادِ مشہور ہر کہ از بزرگان
والاہمت بنائے مدرسہ نہادہ موقوفات مزرعہ و باغ و آسیا
و حمام و دکان برائے صرف آں گذاردہ اند از مداخلش بدستِ متولی
وجہ معونتِ مدرس و سکنۂ طلاّب و خادمِ جاروب کش و فراش
تقسیم مے شود بعضے جا بہر حجرہ یکدست فرش و رختِ خواب و
دیگر مسی و ظروفِ مایحتاج موجود بلکہ کتبِ ضروری درس و الاتِ
دریافت ریاضی ہم در کتب خانہ آمادہ ہست و در یک طرف آں
مسجد برائے ادائے فرائض ساختہ و پیش نماز مقرر و حوض
آب و باغچہ و چاہ و بیت الخلا و انبار خانۂ جنس علاوہ مے باشد
و فرقہ دیگر سادات و نقبا و قضات و مُلّائے مکتب و
مدرس و مؤذن و مکبّر و واعظین و روضہ خواں و فقرائے
سائل بکف در بیوت خود و کرایہ و بقاعِ مساجد و امام زادہ و تکیہ
منزل و سکنے دارند و از خیرات و نذر و دولتمندان وظیفہ مستمرہ
یافتہ خواہ بگدائی اوقات مے گذارند + ششم طائفۂ شعرا
و درویشِ صاحبِ خانقاہ و قصہ خواں و سخنورانِ انشا پردانم

کہ ہر شب بمدح و ستائش اربابِ کرم و ہجو ہائے مالکانِ دراہم و دینار بتخیلِ طبعِ لیامت شعار دودِ چراغ خوردہ استخوان شکستہ راست و دروغ بہم بافتہ وسیلۂ روزی سازند واہلِ ساز و نغمۂ مطرب و مغنی و دمساز و رقاص و حقہ باز و مقلد و لوطی میمون باز و لوطی اجلاف و بازی گر و بند باز و عملۂ زور خانۂ کشتی و حمامی و بچہ بے ریش واہلِ قمار خانہ کہ ہر صنفے بشیوۂ نشاط افزا خاطرِ امرا و صاحبِ جود و سخا از ادا ہائے مضحکہ خود مسرور نمودہ چیزے یافتہ روزگا لبسر مے آرند ۔ ہفتم اربابِ تجارت کہ تنخواہِ ملک خود یا دیارِ دور دست رابیع و شرا نمودہ خواہ باجارۂ باغ و آسیا و حمام و کارواں سرا و دکان و بازارچہ و مزرعہ قوت حلال را وجہ معاش سازند و بانوکر باب و سپاہ پیشہ وصلت نکردہ گویند مالِ مغشوش و لقمہ مشتبہ خوردن جائز نیست و مکارے و حملہ دار قاتر و شتر و یابو و چاروائے پاکش و چاؤش و میر حاج و بدرقہ راہ و قاصد و عملۂ تابوت باجرت و جائزۂ مباح اوقات لبسر آرند ۔ دراں کشور کمتر کسے بے کار محض خواہد بود ۔ و صورتِ اخذ وجر حکام ولایت از مردم رعیت مختلف ست ۔ اول خراج زمین مزروع از کشتکاراں مے باشد کہ بہ پیمودن از جریب بنا نہادہ اند یا سرخروار غلہ قرار دادہ ہر سال باید کہ خدا از دیہات و قصبات و محلات شہر لبستانند و بحاکم وقت عائد

گرداند + دوم برگله و رمه و ایلخی بهائم از هر صد راس معین سمت بعد از
شمار اصل مواشی و تناسل بچه ها محصول بسرکار مے رسد + سوم هر که
باغ و فالیز و مزرعه سبزی خود شها دارد مطابق رسم قدیم وجهی
ادا مے کنند + چهارم باج خرید و فروش جمله اشیائے پوشیدنی
و خوردنی و مایۂ زندگانی هرچه باشد در گمرگ خانه دیده و شمرده و کشیده
حسب دستور جدید مے گیرند + پنجم بر اصناف کسبۂ اهل حرفه چه
دکان دار و چه کارکن خانه علاوه سر قفلی و کرایه معمول سابقه
معرفت کلانتر گرفته مے شود + ششم جزیه از جماعت یهود و نصرانی
و مجوس و هندو که بابت رعایت ذمه بخزانۂ سلطانی مے آید
و شرائط عهد امان از طرفین مرعی مے باشد - یهودی را که جهود
هم مے گویند مقرر هست که بشعار ملت نبوی در ظاهر مانده خانه را
پست بنا کنند و طبقه نسازند و بوقت باران میان هجوم مسلمانان
گذر ننماید از خرد و بزرگ در سلام بر مرد و زن اسلامیه سبقت
داشته باشند بکسے در مقدمه یا معاوضه دشنام نه دهند
بچوب و سنگ و اسلحه ضرب نه رسانند از کوچه و بازار شهر
بدون سفر همیشه پیاده روند در مرور بکدام آینده و رونده تنه
نزنند اگر معبر تنگ و کوچه باریک باشد خود را چپ و راست
بگردانند سوار اسپ زین نشوند بر پالان قاتر و یابو نشسته عزم سفر
کنند رسوم کفر و زندقه خود را هیچ قوم ظاهر نسازند اگر جامه نو بپوشند
وصله پارچه غیر پیش سینه بدوزند که معیوب شود هندو باید قشقه بگذارد
یهودی موئے سر تراشیده قدرے پیش گوش وارهند و نصرانی

ومجوس پشتِ سر زیرِ کلاه و عمامه نمایان و آشکار بدارد یخهٔ قبا
وپیراهن را وارونه برعکسِ مسلمین بگذارد کاکل قدرے موئے مفرقِ سر ست
چنانچه علامت هنود باشد در اهلِ اسلام هم متداول ست و زُلف
که بچه ها و خواتینِ سیاه مے گذارند موئے مقدم و پیشِ گوش و پُشت
آن را گویند کفار اگر ستم رسیده باشند سرِ خود مکافات را
مرتکب نه گردند والا بهلاکت گرفتار مے شوند بلکه بحاکم شرع خواه
عرف استغاثه عرض دارند آدم رفته مدعا علیه را حاضر مے آرد
بعد ثبوتِ جُرم سیاست ونسق بظالم عائد خواهد شد علاوه از خراج
وباج مذکور قسمے آنست که پول میوه خوری ومهمانی ومصارف عرس و
پیشکشِ غم وشادی حکام بگردنِ رعیّت مے اُفتد از جبر واکراه
مے دهند وهرگاه تهاون نمایند زیرِ چوبِ فلک اُفتاده وجه قلق
مزید مے شود مهماتِ دُیونِ مهر وقرضه دست گردان ومنازعاتِ
وراثت وعقد وطلاق وخُلع رجال ونسوان حسبِ شریعتِ غرّا
که مرسوم اعلیٰ وادنیٰ است ومخاصمهٔ سوداگران در خانهٔ مجتهد
دائر وفیصل مے شوند وکلائے دانشمند عدالة العالیه دیوانی معین
ومقرر هند در بلادِ ایران وجودِ پاک سرشت ندارند هرکس باعتقادِ خود
هرکه را معتمد مے داند بحضور صاحب مرافعه قائم مقام مے گرداند
هرگاه بین التجار نزاعے در صحت وسُقم معامله یا دعوے غبن در جنس
خواه بیع یا تعدی گمرکچی یا اختلاف حساب میان شرکائے مضاربة
یا وکالة واقع شود تصفیه آن از قرار قواعدِ مجریّه بملک التجّار وامین التجار
که از جانبِ سلطان معین ست تعلق دارد باجلاس وتصدیق

جمعے از اکابر از ہم مے گذرانند وانتظام بازار و محلات وکشادن دُکانِ جدید و اجازتِ کسبِ اہلِ حرفہ با کلانتر منوط است و مواخذۂ امرِ معروف و نہی منکر و امورِ خلاف شرع و حکم سلطان وہتک حرمتِ اسلام و علانیہ ظہور فسق حتےٰ ریش تراشیدن و حریر را پوشیدن محتسب مختار مے باشد و بازخواست کمی سنگ و وزنِ قیراط و نخود و مثقال زرِ فضہ و ذہب و دیدن و سنجیدن خالص و قلابی نقرہ و طلا و تقرر نرخ از معیار سیر و کار دار و پنجہ و چارک و من تبریز و شاہ و خروار کہ صد من تبریزیست بمہر او معتبر بودہ پاسنگ ترازوئے خورد و بزرگ و قپان را باخبر مے ماند و مقدمات زد و خورد بازار و خانہ و شرب و ساخت و کشیدِ خمر و قمار بازی و نقب زنی و دزدی و خون و کیسہ بری و آمد و رفت صیغہ و کولی و قرشمال و راہ زن و اباردی بردار بد و گرفتاری حارب و ضارب ہارب بندہ و آزاد و بانی ہر شر و فساد و استغاثۂ اُجرت حمال و فعلہ و بنا و تعدی بے جا تعلقِ داروغۂ شہر ست کہ سر چار سوئے ہر معمورہ نشیمن مے دارد شب گردش میکند ہر کہ بعد از سر طبل کہ بر پشتِ بام بازار در ساعت اول گذشتن شب و دوم و سوم گورگہ مے زنند و مے کوبند براہ و گذر بر آید و معروف نباشد گزمہ ہائے ملازم آں داروغہ کہ باطراف کوچہ و محلات در خبر است مے گردند اگر برخورند و شبہ برند او را گرفتہ مے آرند بپائے باز خواست مے کشد

جریمہ حاکم و مشت زرے بنام حبِ نبات برائے خود اخذ نمودہ
مے بخشد یا در محبس مے دارد و از جانب سلطان اختیار
کشیدن مجرم از خانہ و دکان و بچوبِ فلک آویختہ زدن
و گوش و بینی بریدن و چشم کندن و بر نجیر بستن و دستاق
کردن یافتہ بموقع وقت کار مے کند۔ ناظمِ ولایت کہ ہر جا
جدا مقرر مے باشد چنانچہ بدار الخلافہ شہر طہران پائے
تخت ایران با وجود بودنِ تاجدار بمقرِ سلطنت محمد علی خان
وزیر علی شاہ پسرِ خاقان مغفور مبرور حکومتِ شہر داشت
بعہدۂ او تمشیت ملک و اخذ مالیات دیوانی و امنیتِ راہ مسافر
جستجوئے قطاع الطریق بودہ بدست آوردہ سیاست ایشاں مکیند
داروغہ ہر روز بخدمتِ حاکمِ شہر مے رود و مے ایستد از واردات
روزانہ خبر مے دہد از ہر کس پول جریمہ گرفتہ در شمار
مے آرد انچہ نسبت گنہگار تدارک نمودہ ذکر مے کند ہنگام تعدّی
بے حساب و شکایاتِ رشوہ ستانی و دیگر امور نا ملایم طبع اربابِ
مذکور از منصبِ داروغگی عزل مے شود ہر چہ دارد برباد میرود
نگہبانی قلعہ و ارکِ پادشاہی کہ دراں مکانات خسروانی و
و خزائن و دفائنِ ملوک مے باشد خواہ بالفعل در انجا سکونتِ
شاہ ست یا بدل کردہ بدیگر محل و منزل رفتہ تعلق کوتوال
مے ماند و انتظامِ مداخل ہائے باج راہ و دروازۂ شہر از مال
تجار در اشیائے خرید و فروشِ ظروف و پوشیدنی و خوردنی
و اسپ و شتر و بز و گوسفند و کنیز و غلام از گمرکچی و اجارہ دار سرکار

وابستہ ست۔ گذرانِ اہلِ ایران نسبت بمردمِ ہندوستان
بنہایتِ رفاہ سہل وآسان مے شود زیراکہ در ہند امیر و فقیر
نانِ فطیر و غذائے پختہ خانۂ خود در اچاشت و شام مے خورند ہیچ
وقت از فکرش خالی نیستند بخصوص زنانِ غربا درین بلایا بیشتر
مبتلا اند سحرگاہ پائے دست آس نشستہ گندم بسانیدا ول روز
تانزدیکِ زوال ازپخت وپزِ خوراک نہار فرصت کردہ بتدارکِ
طبخ دیگر جہت شب بکار پردازند بنابرآں مہلتِ شغلِ کسبِ کمالِ مفید
دُنیاوآخرت نمے یابند برخلاف سکنۂ ولایت کہ وضیع
وشریف اقسامِ نانِ خمیر بازار وقاتُق دستیاب و دُکان بقال
وآتشپز و سبزی خوردنی از دست فروشہا کہ دو لنگۂ لوۂ ستبدرا
جانبین اُلاغ بار کردہ پاسنگ وترازو در کوچہ و بازارِ محلات
بگردشِ روزانہ فریاد مے زنند ہرچہ مے خواہند گرفتہ
طعامِ نہار مے خورند اصلا درخانہ نان نمے پزند الا سوداگران منتظم
واہلِ امساک کہ بہ فصل وہنگامِ درو حاصلات بوقت خرمنِ
گندم را قدرے ارزاں گرفتہ بخانہ بُردہ با نبار نہادہ مدام
بقدرِ ضرورت بہ آسیائے آبی فرستادہ آرد کردہ
آوردہ بی بی خواہ کنیز و غلامِ شاں ہفتہ یک دو مرتبہ خمیر
نمودہ در تنور خانۂ نان پختہ میانِ دیگچہ مس از ہوا محفوظ گذاشتہ
نہار وچاشت وشام درآوردہ صرف مے گردانند۔ سائرِ مردم
بوقتِ شب برنج را چلاؤ پختہ با خورشِ قیمہ وگوشت و سبزی و پلاؤ
معروف خود شاں تناول مے نمایند۔ و بعضے مالکِ مزرعہ گندم داشتہ

هر روز نان بارا حواله کرده برابرش نان پخته از وے ستانند دیگر
رسم ست که سه بخاری تنورِ دکانِ خبّاز سے اکثر نان پُز ها قدرے
گوشت و دُنبه و نمک و نخود با یکدو دانه پیاز همراه آب در دیزی گلی
انداخته بارے گذارند یخنی لذید و چرب پخته مے شود یکیے دو
پول مے فروشند برائے نان خورش دو سه آدم کفایت مے کند
هر که مے خواهد خریده مے آرد خالی کرده دیزی را مسترد مے کند
روز ها پختنی هیچ قسمِ برنج را عادت ندارند همه مردم نان مے خورند
و شب سوائے محتاجین جمله مخلوق بزرگان و اوساطِ ناس مطبوخات
مذکوره تناول مے نمایند اوقاتِ چیز خوردن بسبب خوبی آب و هوا
و مزید اشتها که آبش صاف و بردی سنگها غلطیده سبک و بُرنده
و هوا ایش نشاط انگیز و غذا هائے خوش مزه مولدِ اخلاطِ صالحه
و میوه هائے ارزان لطیف خون افزا هست در سائر ناس باین تفصیل
قرار شده بعد از فریضه صبح بنام نهار قلیان مستائے بعمل مے آید
بقدر چهارم خواه نصف یا زائد نان تافتان و خورشیدی همراه
پنیر و حلوا و مربّا خورده دهن شُسته دست بکار و کسبِ خود مے زنند
و قدم از خانه بروں مے نهند گویند ناشتا قلیان مکروه از منزل
حرکت نامطبوع و باعث ضعف قوّت باشد ساعتے از روز گذشته
به موسمِ سرما از نان گرما گرم و حلیم و روغن داغ و قند و شکر
و دارچینی خواه عدسی یا کله پاچه و شیر دانِ سیراب زده شکم از غذا
در آرند و سیر مے خورند در چاشت نزدیک زوال آفتاب نان و پنیر و کباب
و فسنجان و سائر خورش مثل اینها میل کرده میوه را هم که خربوزه و هندوانه

وانگور باشد بدرقہ دنبالہ کشِ طعام نمایند ہنگام عصر ہم اکثر خوش گذران ہائے صاحب چیز بخوردن شیرینی ومیوۂ تر وخشک بارفقا وعیال بلکہ ہمکار وہم خانہ وغلام بساطِ تنقل اندازند بعد از نماز مغرب وعشا کہ بیشتر در مساجد باجماعت خواندہ رُو بخانہ مے نہند رختِ بیرونی کیذہ عمامہ وجوراب راکنار گذاشتہ یکتاہی از خالق خواہ پیراہن ماندہ وغذائے شب راکہ مذکور شد بسر رغبت تناول فرمایند۔ بعضے اُمرا قریب ساعت دہ ونہ بطعامِ شام دست آلایند واول وبعدش بحرف زدن و صحبت داشتن باہم شب نشینی را رونق دہند پس برخاستہ بجائے خود روند وسر رختِ خواب درآیند ویخ را در زمستان وتابستان میانِ کاسۂ دوغ وافشرہ وآب خوردن اندازند کہ مورثِ ہضمِ طعام وغذائے چرب وزینتِ خوان وچاشنی گی مفرط شود چیز سادہ مستعمل ولایت را بہر ترکیب کہ از جوشانیدن وسرخ کردن بے ادویہ وماست طبخ کنند از خوبی روغن معطر وبرنج خوشبو ونمک براق گوشت چرب تر وبے زہم فربہ وگندم ونخودِ سفید درشت وعدس کلان قد دیدۂ کبوتر ماش وباقلائے بزرگ زود گداز خورش لذیذ بامزہ میسر گردد کہ طبع تندرست بدرجۂ اولےٰ بیمار ہم بخوبی قبول مے کنند تمامی جنس خوراک ادنےٰ واعلےٰ برابر ست سلیقۂ مہارتِ بخت عام وخاص جملہ مے باشد آب خوردن مردم از نہر جاری وکاریز وچشمہ ودریا ست کہ در خانہ ہائے ایشان خواہ محلہ علی الدوام یا بنوبتہ ہفتہ مے گذرد واز آن درآب انبار زیر نمودہ باشند زیراکہ آب چاہ را نہایت نامرغوب دارند میوۂ تر وتازہ از پیش رسِ بہار تا آخر پائیز از درخت چیدہ

وپس ازاں بذخیرہ داشتہ ہمچناں پر آب وتاب برآوردہ تامدت
نہ ماہ دہ ماہ از دہنہ جلال آباد کابل تا خانقین عرب وعجم ہمہ جائے
ایران نہایت تحفہ وارزاں وفراوان ہست مگر بعضے قسم ازاں
بمناسبت زمین وآب وہوا در بلدانِ مذکور خوب تر ولطیف ونازک
وشاداب مے شود مثل توت وگرجہ وبادام وزرد آلوئے کابل
وانجیر وانار مایہ خوش قندہار وانگور خلیلی وپستہ خنداں
وچقیندر ہرات وخربوزہ گرسنگی شہر بلخ وسیب وقیسی نوری
وآلو بخارائے مشہد وتوت بیدانہ شمرانِ طہران وکاہو ورواس
انجا وانگور عسکری وحلّو وگیلاس وآلو بالوئے تبریز وکشمش ہمدان
وگلابی وبہ وسیب مشکیزہ وخربوزہ گرمک شہری وطالبی وحسینی
وسردہ سوسکی وتوت اصفہان وانار سادہ کاشان وانار
اتابکی وآلو بخارا وصاحبی انگور شیراز ومرکبات ترشابہ کازرون
وخارک دالکی مافوق دیگر بلاد ست از باعث افراط پیدائش ہر قدر
در بازار بفروش مے رسد وصف کمی بہائے آں در بیان
نمے گنجد زیرا کہ نرخ اثمار میوہ بحساب روپیہ ہندسی وشش اثار
لکھنؤ بلکہ چیزے زائد خواہد بود قریب من پختہ مے رسد در
سنوات وفورش نوبت ارزانی باآں مرتبہ دیدم کہ رعایائے
صاحب باغ واجارہ دارِ میوہ فروش ہنگام شب انچہ باقی مے ماند
خیرات کردہ مفت لفقرا مے دہند ومے روند کہ روز دیگر شب
ماندہ بنظر مشتری قیمت ندارد بموسم گل وبہار کہ جوانان
وپیر خوش گذران با دستہ رفقا ویارانِ ہم پیالہ ونوالہ بمہمانی

دوره مے گردند بر در باغ حوالی شهر رفته از باغبان قرارے نمایند
شکم سیر میوه از دست خود چیده مے خوریم و چیزے همراه نمے بریم
بدادنِ پولِ قلیل که شاید برائے ده نفر چهار آنه این ملک باشد
قبول مے کنند و راضی مے شود بے مروت ها تا امکان دست برد میزنند
و هر چه مے خواهند چیده و انداخته و مے خورند و گاہے توشه
همراه برده شب هم درانجا بسر مے آرند جامه سر تا پائے زنان و عوراتِ
بلادِ ایران بالوان مختلفه رنگین و پوشاک مردان ایشان هم سوائے
پیراهن که در بر بعضے سفید و الا نیلگوں و آبی و سرمئی مے شود
عامهٔ خلائق کلاه پوست برهٔ سیاه مالِ خود آں ولایت یا بخارائی
بسر گذارند + و جماعت اخوند و ملّا ها و سوداگر مندیل و عمامه
بوضع هائے جدا گانه بسته باشند شال سبز سر و کمر خاص
برائے ساداتِ بنی فاطمه مقرر ست اگر عامی مرتکب پیچیدنِ
آں شود فوراً بضرب مشت و لگد از سرش بر مے دارند و ازیر
قدش مے کشایند لاکن هر کس را بمناسبت ذی و مرتبه
که دارد ارزش لباس شرط و لازم مے باشد هر گاه
جولاهه و کاسب کار و لوطی اجلاف از اتفاقِ روزگار و یاری
بخت دولت بسیار یافته یا در طریقِ اسراف و خود نمائی گذارد
و رختِ امرا باقسام پارچه قصب و الیجه و مخمل و حریر و شال
ترمه و جبه سمور و قاقم با آرائش بدن بپوشد در مواخذه مے افتد
و بجرمانه حاکم گرفتار مے آید + رسم سواری در شهر نهایت
کم ست کهار و ڈولی و میانه و فنس و پالکی معدوم اند بلکه زنان

چاخچو کہ موزۂ رنگین یا رچہ تا سر زانو مے باشد بپا کشیدہ
برقع یا چادر شب بسر افگندہ نقاب و رُوبند آویختہ
گوشہ ہا بدست گرفتہ بدن را پیچیدہ پیادہ راہ مے روند
در بازار خرید و فروش مے کنند سوائے شاہزادہ و زوجاتِ خاص
سلاطین و وزیرِ اعظم کہ در لباسِ مذکور بر پشت زینِ اسپ و
پالانِ یابو و قاتر سوار شدہ دستۂ خواجہ سرا و فراش جلو و رکاب
و عقبِ شاں گرفتہ مردم را با شوو پس رو گویاں مرور مے نمایند
و پادشاہ و خواقین زادہ ہا و امیرِ کبیر و سردار ہائے بزرگ در گردش
میان کوچہ و بازار و منزل خود تا درِ خانہ سلطانی یکہ بر اسپ
نشستہ جملہ نوکر ہا برابر و پیش و دُنبال پیادہ راہ مے پیمایند
ہنگامِ سفر در صورتِ وقوعِ بیماری و ضعفِ پیری میانِ تختِ رواں
کہ مشابہ چوپہلہ بودہ جانبین او دو چوبِ دراز مثال بالس نالکی بستہ
و بر پشتِ دو قاتر خواہ یابوئے یرغہ قوچاق نہادہ تنگ کشیدہ باشند
و جلو ہر دو بار کش را مہتر ہا بدست مے دارند زینہ نہادہ اندرون
روند چار زانو مے نشینند خواہ دراز مے کشند تمامی ملازمانِ ہمراہی
کسوتِ سفر پوشیدہ سوار مے شوند بغیر از چند شاطر کہ آں ہا
کلاہ بوقی کنگرہ دارِ ماہوت بسر جامہ ہائے کوتاہ دامن در بر
شلوار بروئے تنبان و ارخالق کشیدہ پاتا بہ پیچیدہ تختِ
جوراب پوشیدہ مدام پیادہ روہستند بارہا دیدہ شد کہ
خاقان بہشت مکان از اندرون برآمدہ بدیدن جناب میرزا بزرگ
مجتہد العصر اعلی اللہ مقامہ پیادہ سیر مے کردند و گاہے بر اسپ

از منزلِ خود تا بخانهٔ شان که مسافت داشت تشریف می بُردند
هنگامِ گذر از بازار فراشانِ شاهی در جلو رفته مردمِ راه را
دُور می کردند و هر که بر دُکانِ خودش بود او را پس می نمودند گذرگاه
را خلوت و صاف می داشتند خلائق هر جا که پناه می یافتند
صف کشیده بکورنش سر فرود می آوردند + طرحِ تعمیرِ مکاناتِ عجم
ماورائے ہند ہست۔ زیرا که عمارت در گشاده و ہوا دار بجهت
کثرتِ سردی و خنکی زمستان و گزند برف نمی سازند فی الجمله
بخانهٔ انگریزے مشابه می توان گفت ازیں وجه که بدون دروازه ها
و تجیر اُرسی شیشه و پنجرهٔ شبکه دار برائے بستن و حفاظت
از برد و ماندن روشنی تُوے نشیمن چاره نیست و آں ہم بوقت
شب و صبح در بخاری هر اوتاق هیزم بسوزانند و آتش زغال
روشن نمایند تا از حرارت و بخارات گرم شود موجبِ سکون
و قرارِ مردم گردد شبیه آں وضع در ہند نیست که بیان
توان نمود از نبودن درخت ساکهو و شیشم و هلدو و مثلش در
ایران که چوب آں ها در عماراتِ ہندوستان بصرف می
آید۔ سامان تیر و تخته و سه دره و سائر ضرورت مکان
خیلے کمتر بهم می رسد بنا بر آں چارچوبهٔ دروازه و لنگه هائے
در از چوب چنار و سفیدار می سازند گر آں تمام می شود لهذا
خانه هائے ایران از خشت خام و گِل و آجر پخته و آهک و گچ
می سازند۔ و آهک آنجا را همیں که در آب تر نموده آجر وصل
کنند هر دو سرش فوراً باهم استوار و محکم گردند چنانچه هرگاه

خواہند از ہم جُدا نمایند ہرگز ترک نخورد مگر این کہ از جائے
دیگر آجر بشکنند وطور بروں خشت و اُجر وغیرہ بالائے دیوار
و پشتِ بام مثالِ مالکِ ہند نیست بلکہ فعلہ و مزدور از پائیں
مے پرانند بنّا در مقابل دست دراز کردہ مے گیرد مگر باصطلاح
ہند مصالح یعنی خمیرِ ساروج و آہک و گچ را در تغار پُر کردہ بر چوب
بست بُردہ مے دہد۔ نوعے کہ معمار باشی طرح عمارت انداختہ
بنا مے سازد وجہ اُجرت آں ہا بسیار است از شش آنہ تا ہشت آنہ
یومیہ بنّا و نصفِ آں برائے فَعَلَہ و دو مقابل را خاک بردار مے
یابد و خوراک چاشت ہر یک جُدا است مگر برابر چہار آدم ہند بدون
تاکید سر براہِ کار مے نمایند بسبب اُفتادن برف و باراں در
موسمِ زمستاں و بارش نیساں بایامِ بہار حملہ بازار ہائے بلادِ عجم
طاق بستہ و گنبد زدہ خام و پختہ مسقف ساختہ اند کہ از بالا و
پہلو روشندان دارد و ازاں شعاع آفتاب مے تابد۔ مردم
در سرما از گزند برف محفوظ ماندہ عبور و خرید و فروخت و کسب
کار خود مے نمایند ہر صبح جاروب کردہ آب پاشی نمودہ صفا
مے دہند در ہر شہر چنیں بنا شدہ کہ ہر صنف کسبہ پہلوے
ہم دُکان کشایند تا بازار بزاز و علاقہ بند و رنگ ریز و قنادی
ہر یک جُدا باشد مخلوط یک دیگر ماندن را عیب شمارند الّا
در محلات برائے رفع ضرورت سکنۂ انجا نانبا و بقال و قصاب
و امثال آں دُکان مختلف داخل ہم دارند و اجناس خوردنی را
مے فروشند تعمیر اکثر مردم ولایت بیشتر یک طبقہ باشد

بر پشت بام کمتر عمارتے احداث نمایند مگر بخانۂ بزرگاں گوشوارہ بسازند و برآمدۂ سرِ راہ و کمرۂ رو بہ بازار بر پشت بام دُکان ہا ہرگز بنائے کنند در مکانات بزرگاں دستور ست کہ دریاچہ و باغچہ مشتمل بر اشجار سرو و چنار و گل ہائے خوش رنگ و سبزہ رونق افزائے صحن سازند و بخانۂ اوساطِ ناس ہم از حوض و اشجار خالی نباشد و در سرائے غربا اگر گنجائش نیابند درختِ انگور بگوشۂ بائے دیوار نشانده شاخہائے آنرا بر تاک نسبت بکشند تا ہم سایہ خوشنما و ثمر دہندہ باشد ہرگز ہیچ زمینِ وسط منزل را بدون گل و ریاحین و آب پسند ندارند چہ مکان زنانہ و دیوان خانہ و کاروان سرائے + و امام زادہ سوائے مساجد کہ ہمہ جا لائق شگفتِ خاطرِ ناظراں ست مگر نہالِ بزرگ مثل انبہ و جامن کہ نمائشِ دیوار و بام را بپوشاند رواج نیست ہر چند درخت توت دیگر دو قوے و شاخ و برگ پہنا دارمے دارند و سایۂ آں ہا بسیار ست کمتر تعرض سے نمایند جائے شاں باغ و در حیاطِ وسیع مے باشد + و شستن سر و بدن و غسل مردم در موسم گرما و سرما از باعث سردی ہوا در خانۂ غربا و امرا غیر ممکن است الا در حمام کہ معمولِ شاہ و گدا اگر دیدہ ہر کس برفع ضرورت خود انجا مے رود بقدرِ وسعت دسترس اجرت عملہ آں مے دہد بعض داخل شدن در جامہ خانہ رخت برش کندہ لخت مے شود یکے مے آید لُنگ خشک مے دہد بکمر بستہ در اندرون مے رود اگر قضائے حاجت دارد بگوشۂ بیت الخلا سر سبک مے کند ہر گاہ مے خواہد در نورہ خانہ رفتہ

نوره میکشد میانِ صف زیرِ طاق گنبد بروئے صفحه سنگ
می نشینند سقا دلو آبِ گرم آورده بسرش می پاشد دلاک
ستمال کرده سر کیسه می کند سر می تراشد رنگ و حنا اگر خواهد
می بندد بالائے فرش لنگ دراز میکشد سر و بدن شُسته
بگرمابه در خزانه آب که زینه ها دارد و نیت کرده برائے غسل
سر فرو می برد هنگام برآمدن لنگ بردار آمده لنگ و قدیفه
خُشک برائے کمر و سر میدهد خارج میشود در بیرون سقا دلو
آب از حوض جامه کن پُر کرده روے پایش می ریزد هرگاه اوضاعِ
خودش درست باشد خادم سوزنی را فرش می کند یکے آئینه
و شانه را می آرد بر ریش و سبل میکشد دیگرے گلاب پاش
گرفته بکف میدهد بر صورت میزند دُرود می خوانند هنگام فراغت
حق هر یک را بدست آنها می رساند و حمامی صندوقدار که خودش
اجاره کرده یا وکیل اوست معمول علاحده از همه می ستانند - در
بلادِ بزرگ حمامِ مردانه و زنانه جدا است و چنانچه عمله مردانه اند زن ها
نیز هستند که خدمت می نمایند و میانِ دهات و شهر کوچک هفته
یک روز و شب را زنانه می گردانند - در مردانِ ایران بعد حدِّ
بلوغ که ریش و بروت برآید تراشیدن و موچه بے زدن و تخفیفِ
محاسن عیب بزرگ باشد کسے را که حاکم خواهد ذلیل کند امر می نماید
ریشِ او تراشیده بر گاو سوار گردانند. الّا اهلِ توپ خانه و سپاهِ
شاهی و سرباز بعضے ریش نگذاشته سُبل هائے چخماقی را بلعابِ
اسفرزه و بهدانه تر کرده می تابند + رسم نوکری زنان مصاحب

و ندیم و مغلانی و پیش خدمت و محلدار و ماما و کهاری و اُنّا
در اندرون محلات بادشاهی و امرا و غربائے ولایت معمول نگشته
وجود ندارد بلکه دایه مرضعه هم چنداں مروج نیست ندرت دارد
مادرها خوشش گوارند که خود شیر بدهند از قابله چاره نیست کمتر
هستند خدمت خانه منحصر بذات بی بی و صبایا و کنیز و عبید است
اگر بمزید حشمتِ اربابِ دولت جاریه گُرجیه و حبشیه و هندیه داشته
باشند زحمت برچیدن رختِ خواب و آب و جاروب خانه
و پخت و پز طعام مے کشند و الا ایں کارها را زناں و اطفال خُرد
متکفل اند و زحمت خیاطت و دوختِ رختِ زنانه و شُستن جامه
و نهادن و برچیدن اسبابِ تعیش خانه بذمه عورات تعلق دارد
لباسِ مرداں را خیاطِ بازار مے دوزند و کلاه را دوخته
از کلاه دوز مے خرند بر گریبان و شانه و پشت جُبّه ماهوت
طرح گل و تُبه و بند روم و زنجیر راه لَندَره دوز مے سازد
هنر و پیشه گاذرے راکسیه ولایت کمتر مے نمایند و اگر هستند
خوب نمے شویند در ایران علف و گیاهے پیدا مے شود
اِسپرک و اُشنان چوں در آب مے جوشانند و جامه چرک رنگین
را دراں غوطه مے دهند چرب و کسافت بکلی زائل و روئے آب
آورده رنگ برقرار بلکه پُر آب و تاب بیشتر مے شود قدرے مالیده
در آبِ گرم شُسته آهار مے دهند مثل نو مے گردد از اسبابِ خانهٔ
زندگی پلنگ نوار و چارپایه بان و مسهری و تخت و کُرسی و موڑها
نیست ظروف پا ندان و خاصدان بسبب عدم وجود پان و متعلقه

از نبودنِ رسم مالیدنِ مسیّ و اوگالدان از جهت کراهتِ آخ و تُف نایاب مے باشد در موسمِ زمستان فرش خواب بروئے زمین اندازند و در گرما بالائے تخت که روئے حوض و صحن نصب کنند استراحت فرمایند و گبهه و مسند و تکیهٔ بزرگ که آں را پشتی و بالش نامند سوائے روئے تختِ خلافت در خانهٔ هیچ بزرگے ندیدم در نشیمن اندارد و بالایش جلوس کند مگر حالا مرسوم شده است گبهه که آں را بعربی مقعده گویند در منازل تجار و اهالی شهر در صدر و پهلوئے مجلس بایامِ سرما پهن مے نمایند و در گرما روئے نمد مسند و با وُو احرامے کتان مے گسترند الافرش سفید که چاندنی و سوزنی مثلِ هند باشد مفقود است و جنبانیدن چَوَرِ دُمِ گاؤ و مروحه طاؤسی با دستهٔ نقره و طلا و نصبِ چتر و نواختنِ نقاره بدم دروازه هاهمیشه اوقاتِ صبح و شام خواه هنگامِ شادی رواج ندارد الا نقاره خانهٔ شاهی که از تزک خاص است حینِ طلوع و غروبِ آفتاب شور و غوغائے آں برپا مے شود چتر در پشتِ تخت پیوسته هرگاه شاه برفرازش برمے آید پشت بالش مے نهد بسرش سایه مے کند + در خلقِ عام و خاص ایران تعلیم مسائلِ واجبات و مستحباتِ دین و تمیزِ حلال و حرام و آداب نشست و برخاست و خورد و پوشش و بزرگ داشت پدر و مادر و عمو و عمه و خالو و خاله و برادر و سائرِ اقربا و آشنائے بزرگاں خیلے لازم و متداول است زنانِ معلمه در تربیت نبات و درس صرف و نحو و اصول فقه و حدیث و تفسیر مصروف مانده در علوم منقول دستگاه دارند و مهارتِ تلامذه را بکمال مے رسانند و ملائے اخوندها در مکتبِ محلات اساس بزرگی

بلکہ شاہی چیدہ متوجہ تعلیم ہستند درمیان اطفال و کودکاں چہار خلیفہ
از شرفا و سیدزادہ و زیرک بمنزلہ وزرائے اربعہ نشانیدہ
آنہارا خود مے آموزند و باقی درجہ بدرجہ را خلفا و نواب آں ہا
دیگراں را درس مے دہند کہ نوبت بحروف ابجد مے رسد از آں
مجمع عملۂ سیاست و انتظام را نامزد مے کند مثل داروغہ و محتسب
و صندقدار و ناظر و فراشس و میر غضب و پیش خدمت و سقّا
و پیش نماز و مؤذن و مکبر معین مے گرداند کہ ہم درس بخوانند و ہم کارہائے
مفوضہ انجام دہند گاہ گاہے امتحان زیردستاں مے گیرد
ہرگاہ غلط بخواند درپئے تحقیق مے رود خطائے معلم و متعلم ہرکدام
برآید باو سزائے سنگین مے دہد ہر روز پند و نسبت ادب قاعدۂ
شرافت یاد گرفتن بچہ ہا و تدارک بازی گوشی و ہرزگی آنہا را
کہ مرتکب شیطنت نشوند و با پدر و مادر نیاویزند خوب مے نماید جاسوس
مکتب اگر خبر دہد کہ فلاں بچہ جرم کردہ و از بیان گواہ ثبوت یابد طفل بیچارہ
را بحکم اخوند فراشاں بچالاکے دست ہائے او را بفلک کشیدہ ہر قدر
چوب مقررشدہ بکف پا مے زنند و زنانے بر سیلے و مشت و لتوی
سرے مکافات مے کند بایں نحو با مور معاش و معاد ہم از خردی
عادی مے نمایند تا در بزرگے بکار شاں مے آید بعضے بد اصل را
ہیچ مفید نمے شود ہمچناں در صفات رزیلۂ زدو خورد رد و بدل
دشنام پختہ کار شدہ از ملّا و مکتب در مے روند و بے سواد میمانند
در آموختن پیشہ و ہنرہائے دیگر بچہ ہائے کاسب کار بدکاں پیش
استاد نشستہ اصول و قواعد حرفت مختلفہ فراگرفتہ مطابق محنت ہر روزہ خود

اُجرت و مزدوری مے ستانند و از مشتری جنس چیزے بابت
شاگردانہ مے یابند مگر در معاملات قلیل و کثیر آنجا چنانچہ رسم داد و ستد
دستورے ہندست رواج ندارد کودکانِ شرفا و اصناف کسبیہ
برائے اخذِ خطِ نسق و شکستہ و نستعلیق از خوشنویس ہا سرِ مشق
گرفتہ در تحریرِ سیاق و انشا پیشِ میرزایانِ دفتر کار مے کنند
شاگردناں بارہا دیدم در اصفہان کہ خطِ نسق را خیلے پاکیزہ مے نوشتت
و در سیاق ہم خوب مہارت داشت زن و مرد بطرفِ تحصیلِ کسب و
کمال راغب اند در شعر و بدیہہ اوقات صرف مے گرداہند + نقودِ سیم و زر
دراں کشور بیشتر چنیں رواج داشت کہ اشرفی و تُومانِ عراقی ہشت
ریال دہ ہزار دینار و تومانِ خُراسانی ہم دہ ہزار لاکن در آں ملک
حسابش از بست ریال مے شد بجا علی کہ آنرا بتکی و دُوبتی گویند شش ریال و ہر یک ریال
کہ در ہند نامش روپیہ ست در عراق یکہزار و دو صد و پنجاہ دینار و بخراسان پانصد دینار بمعاملہ داد و ستد
در حساب مے آمد در آخرِ زمانِ فردوس مکان فتح علی شاہ اسکنہ اللہ
فی دار النعیم سکّہ جدید معروف قرانے چیزے کمتر از سابق بدار الضرب
زدند اشرفی و تومانِ نو کہ عبارت از دہ قرانے و دہ ہزار دینار باشد
ہجدہ نخود طلائے خالص و قران بوزن بست و شش نخود نقرہ فقات یاست
کہ ہر یک را ہزار دینار مے شمارند پنج دینار یک غاز و چہار غاز یک
بیستی و پنجاہ بیستی بحسب شاہی در بلادِ عجم زیاد و کم مختلف مے باشد
در شیراز و اصفہان و طہران بست و سہ شاہی و در شوشتر بست
و در یزد ۲۵ و در کاشان ۲۶ یک قران ست و در بندرِ ممبئی
عوض روپیہ چہرہ دار ہر قران ہشت آنہ و ہفت و نیم آنہ داد و ستد

مے نمایند و دو شاہی یک محمدی و چہار شاہی یک عباسی و دہ شاہی
یک پہنابا و حباب مے آید و دینار و منقور و بیستی و غازو جوش نسبت
نام آنہا حالا بر السنہ رعایا جاری ماندہ است + اہل ایران دعوت
و مہمانی را بکثرت دوست مے دارند چوں آشنا و بیگانہ وارد خانہ شود
ہرگاہ وقت ما حضر باشد طعام را پیش رو گذارند والا بدون تکلف
از میوہ و شیرینی و اقسام فواکہ کاہو و سرکہ شیرہ سکنجبین و ریواس
و خیار و نمک مضائقہ ندارند گویند اگر چنیں نشود بملاقات مردہ آمدو رفت
سر قبرستان مے ماند وضیع و شریف زن و مرد غریب نواز مہمان
دوست بار آمدہ اند بعضے عادت کردہ اند تنہا چیزے نمیخورند در پے
بدست آوردن مہمان بکار رواں سر او تکیہ ہا گشتہ بزور و زاری در ضیافت
مے آرند در مجمع ایشاں اگر کسے آب مے خورد حاضران نوبہ بنوبہ خطاب
مے نمایند عافیت باشد شارب الماء جواب مے دہد عافاکم اللہ
و اگر گویند ہنیئاً مے فرماید ہنّاکم اللہ و ہرگاہ احدی عطسہ کند
بشارت دہند خیر باشد او در مقابل تلافی نماید عاقبت شما بخیر
اکثر حضار یکے بعد دیگرے ایں فقرہ را مُو تولے مے گردانند در برابرش
باید ہمہ را جیب شود ازیں قبیل بسیار قواعد و الفاظ متعلق تعارفِ صحبت
میانِ رجال و نسائے شرفا و ارذال در ہر حال و حینِ ملاقات و اجلاسِ
دید و باز دید مقرر و متداول اند کہ وقوف و عمل بر آں در موقع و محل
واجب و لازم مردم انجاست اگر ندانند خواہ ترک کنند او را بے ادب
و دیوانہ و سر خود بالا آمدہ و صحرائی و شتر بے مہار و کوہی و عرب و
ہندی اسناد کردہ باشند در مجالسِ ایشاں ہرگاہ خوشنویس قطعہ

خط یا نقاش صفحهٔ تصویر خواه گل و بتّه بحضرات نشان مے دہند ناظر مے گوید
بہہ بہہ ماشاءالله دستِ شما مریزاد انشاءالله دستِ شما درد نکند
و اگر قصیده و غزل طبعزادِ خود یا چکیدهٔ طبع موزوں مے خوانند همگی
سر سکوت مستمع مانده در میان هیچ نمے گویند در آخر و ختمِ کلام
با وصله مے دہند و بمقامِ تحسین و آفرین خطاب مے فرمایند نطقِ شما
گویا فکرِ شما رسا طبع شما غرا باشد و چوں بیکدیگر قلیان یا فنجان
قهوه و چاء بدهند گویند خدا حافظ شما و همینکه بعد از ملاقات و
و اجلاسِ بیش هم اراده بازگشت نمایند از صاحبِ خانه و بزرگ جمعیت
اجازت خواهند رفع زحمت یا تخفیف تصدیع میکنم یا مرخص مے شوم
و هنگامے که برخاسته عزم رو براه دارند گویند سایهٔ عالی زیاد
یا سایهٔ شما کم نشود خدا حافظِ شما باشد یا لطفِ عالی زیاد یا لطفِ
شما کم نشود۔ و اگر از کسے راضی و خوشنود شوند و نفعے یابند
شکر کنند عاقبت شما بخیر خدا پدرت را بیامرزد الٰهی حاجتِ دُنیا
و آخرتِ شما بر آورده شود سرفراز باشید۔ و هرگاه بسر غضب
و غیظ آمده قهر نمایند نفرین گویند خیر نه بیند، گور بگور بیفتد، با یزید
محشور شود، گردنش بشکند، علیِ مرتضیٰ بکمرش بزند، خانه اشش خراب
گردد، این فقرات کثرهٔ گفتن شرفاست و اجلاف در وقتِ ستیزه
و دعوا بکدیگر دشنام و فحشِ زن و دُختر و مادر و خواهر گفته پدر سوخته
و حرامزاده و لوطی و ازیں قبیل بزبان آرند بر همدیگر به پرند و پر دیاجه
گرفته بمشت و لگد پُشت و پهلو خرد و خمیر گردانند + در ایران برائے
آمد و رفت مسافراں سه ماه زمستان از کثرتِ برد و انبارِ گل و شُل

بسبب آنکہ درّہ وکوہ وجادۂ صحرا را برف گرفتہ مانع قوی وسدِ تردد است کہ علف در چراگاہ بہم نمے رسد راہ بند شدہ کسے نمے رود مگر بضرورتِ شدید تلِ برف را پامال کردہ قدم میزنند ہمہ جا دو منزل ہم تنہا قطع مسافت بے خطرات وآفت میسر نمے باشد وسفر ایشاں دو طرح رواج دارد یکے برائے کسبِ روزی وآں ہم دو صورت رومے دہد یکے باُمیدِ خدا شہر بشہر گشتن متوکلین علی اللہ کہ از اربابِ دولت وہمت چیزے عائدِ شاں گردد آں را مایۂ گذران ورفع حاجت لابُدی ونفقۂ عیال نمایند چنیں کس ہنگامِ عزم جزم در کارواں سراہا رفتہ خبر قافلہ از دلالان دارمے پرسد چوں تحقیق کرد کہ فلاں روز باربستہ راہے خواہند شد نزد حملہ دارمے رود اگر فقیر ست وخانہ کوچ ہمراہ دارد بطورِ سر نشین دو قاتر بکرایہ معمول طے نمودہ چیزے نقد دادہ باقی را بوعدہ منزلِ مقصود مے گذارد ہنگام تعین روانگی ریزو باش خود را بکارواں سرامے برد خواہ قاتر چی مال پُربار بدرِ خانہ اش مے آرد زن چادر وچاخچو پوشیدہ نقاب بروافگندہ ومرد باساز سفر برآمدہ چار قلاب زدہ روے بار سوداگری سرنشین سوار شدہ افسار پا کش مذکور بگردنش پیچیدہ برابرو دنبال یابوئے پیش آہنگ وبستہ چاروادارش ہمراہ قافلہ قدم مے پیماید بے چارہ اختیار توقف ومکس راہ وپس وپیش اُفتادن ندارد کہ جلو کشیدہ بایستد یا ہر جا خواہد برود قاتر از جرگہ خود جُدا نمے شود اگر بزور واداراند سراسیمہ شدہ دویدہ باآنہا میرسد دہر گاہ شخص قدرے بضاعت داشتہ باشد برائے زن وبچہ

قاتر کرایه می کنند و بران کجاوه می بندد پرده می اندازد
زرِ کرایه باختلافِ اوقات کم و زیاد می شود در زمان رفتن از ابوشهر
و کرمان شاه و تبریز و گیلان و کرمان بسمتِ طهران که مالِ تجاراتِ هند
و فرنگ و عرب و روم و روس و ابریشم و رنگ و حنا از پیِ هم
می برند گران می افتد و برعکس در آمدن این طرف ها سواری ارزان
بدست می آید چراکه بیشتر بار سوداگر بمنزل رسانده بزودی معاودت
می کنند هرگاه کرایه شد نفع دو سر والا خالی می کردند
و عیال دار قدرے سامان بار و بنه باخود برداشته در کجاوه جا گرفته
بآرام می روند بشرط آنکه در راه سر از زیر و سر بالا نباشد و
قاتر هم شوخی و چموشی و جست و خیز نکنند والا سیخ شده ناقلا زمین
می زند + دوم سفر بردن و آوردن تنخواه باب هر بلد برائے
فروش از شهر دیگر بحال ترقی و تنزل و رونق و کسادِ بازار که از روئے
اخبار تجار معلوم می شود اگر خود مالک با جنس همراه بودن مناسب
می داند می رود والا حمله دارهائے معتبر که هرجا معروف و مشهور اند
و پشت در پشت همیں کار و پیشه انهاست و از نسبت تا دو صد قاتر
و یابو و الاغ سر کنند و یتیمان و غلامان و چاکرهائے ملازم دارند
و برسم و قاعدهٔ آبائی از شیراز باصفهان و ازانجا باز بدار العلم
مرور و عبور آمد و رفت میان این دو شهر کرده اند هرگز سفرِ ابوشهر
و طهران نخواهند کرد چراکه چاروائے آنها براه و گذر این دو بلد نیکو
بلدیت بهم رسانیده اند حتّٰے که هرگاه برف در نشیب و فراز
برابر افتاده صحرا سفید شده باشد و سیاهی جاده ننماید۔

یا بوئے بیش آہنگ از قوتِ شامّہ و ادراکِ وجدانی براہِ راست
پے بردہ قدم مے پیماید و بار بمنزل مے رساند کاروان سالار
کہ بیشتر حاجی و کربلائی و مشہدی باشد یا سوداگر نرخ کرایہ بوزن بار
منقّح کردہ مال بدخل و قبض گرفتہ از کاروان سراہا بر پشتِ رہوار
بستہ شب قطع مسافت مے کند و صبح بمقام فرودگاہ مے رسد ہر گاہ
آبادی و بہہ و سیاہ چادر و کاروان سرائے خالی اُفتادہ بنائے
سلاطین و امرائے اہلِ خیر باشد یا میدان و دشت و دامن کوہ
نزدیک آب چشمہ و نہر و رودخانہ ہر جا کہ منزل از سابق مقرر شدہ است
بار مے اندازند بالائے ہم چیدہ حصار مے سازد پالان چاروا ہا
برداشتہ رہا مے کنند بیشتر نجاک غلط مے خورند پس یتیمان و غلام نوبہ ہر کہ
باشد ہی کردہ بچراگاہ بردہ سر مے دہند تا عصر علفِ سبز شکم سیر
خوردہ باز مے آیند اقسار ہمہ را بر سنِ کمند مے بندند در توبرہ
پُر از کاہ بخاطر ہر یک راس من تبریزی جَو پاک کردہ انداختہ بسر شان
مے زنند و بچہ ہا لگن اشکنہ قروت و نان و چُنگال پیش کشیدہ
دَورِ در ہم نشستہ لقمہ ہائے مردانہ زور آزما مے زنند و خیکِ
آب را خالی مے کنند و دست شُستہ و ناشُستہ بر ریش کشیدہ
سِبلہا را چرب کردہ با وجودِ زحمتِ پیادہ روی دہ فرسخ روئے
سنگہا بنہایت تندی کہ مردمِ ہند بگردِ شان نمے رسند و تعبِ
بار کردن و پائین آوردن لنگہ ہائے سنگین مال از پشتِ چہل پنجاہ
قاتر و راہ رو یعنی ہر چاروا کہ بارِ خود را کج کند یا بگرداند یا زمین بزند
دویدہ آں را راست نمودن و برداشتہ بر سرِ پالان نہادن خستہ

وکوفته نشده بے درد ہا لگن ومجمعہ ہا را گرفتہ بجائے تبنگ
ودائرہ مے زنند و بصدائے اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ تصنیف
مے خوانند تا که آقائے شان پلاو خوردہ ساعتے دراز کشیدہ
برخیزد وامر نماید بارکنید وجماعت سرنشین ہم از تخت ویز وخور ونوش
دست کشیدہ خورد و ریز را در خورجین وجوال در آوردہ تہیۂ روانگی
درست گردانند برخاستہ در تاریکی شب یا روشنی ماہ بار کردہ
بقدر شش ہفت فرسنگ کم وبیش طے مسافت بران سنگلاخ
مے نمایند + دوّم سفر زیارت عتباتِ عالیات کہ مراد از کاظمین
علیہما السّلام وکربلائے معلّٰی ونجفِ اشرف وسُرّ مَن رَای
باشد وحج بیت اللہ ومدینۂ طیّبہ کہ ہنگامِ موسمِ بہار ہرگاہ
برف آب وشدّت بَرد کم شود سر محلہ بزرگ وشارع عام وگذرگاہ
خلائق چاؤش ایستادہ ذکر مناجات وفضائلِ زیارات وحکمِ وجوب
طوافِ خانۂ خدا بذمۂ مستطیع باواز بلند ولحنِ خوش مے خواند مردم را
رغبتِ قصدِ سفر وتدارکِ زاد وراحلہ مے افزاید تاریخ وروز عزمِ
کوچ کردن دستۂ زوّار ومقام پیش خیمہ زدن وجمع شدن نشان
مے دہد ہر کس را توفیق رفیق اسبابِ موجود مانع برطرف خرجی وپایش
آمادہ مے شود گریبانش را شوق مے کشد از تجارت ودُکّان ونوکری
وکسب دست بر مے دارد وبقصدِ سفر سامانِ ضرورت وچاروائی
سواری مے خرد یا کرایہ مے کند از یگانہ وبیگانہ حلالیت مے طلبد
بلباسِ سفر بیروں مے رود وتوشہ راہ برائیش مے آرند بعضے محال
از ان در مے برند ونامش را دزدی مے گذارند گروہے از وابستگانِ

یک دو منزل مشایعت کرده مراجعت مے فرمایند قافله زوّار
حاج فراخور مقدور تدارک دیده اوضاع آرام بر داشته رو براه
مے نهند چاؤش در اول و آخرِ هر منزل ذکر کنان پیش مے رود و هر چند
قدم بآواز بلند صلوٰة مے خواند همگی با ندائے او هم صدا میشوند
چاؤش در مقدمه و قلب و ساقه انبوه پیاده و سوار هر جانب را
محافظت مے کنند تا خسته حالے اگر عقب مانده باشد او را
بر سواری بنشانند و هرگاه زمین خورده باشد او را تیمار داری کنند
و دزد و راه زنے در شب تار نتواند دست برد زند یا تنها دیده لخت
نماید در اول وقت فجر برائے نماز جلو گرفته همه را وا مے دارد
تا سر آب رفته و زهراب ریخته طهارت کرده دست نماز
گرفته فریضه صبح را بجماعت اگر امام یابند ادا گردانند
مردم برهنمونی او بجائے نیکو و آب و آبادی منزل کنند خیمه افرازند
چیز بپزند و با رفقا و همکاسه بخورند و هر که اذوقه ندارد و از سدِ رمق
او را محروم نگذارند و دست و پا جمع کرده سر بار و بنه آمن بخوابند
و شب یک بگشند در ظهر و عصر و مغرب و عشا عقب کدام سیّد و ملّا
متورّع میان خود ها اقتدا نمایند و دو ساعتِ شب گذشته بار
بندند و راه روند چون نزدیک روضهٔ مقدسه برتبهٔ سلام
رسند چاؤش احرامی خود را بزمین فرش کند زیارت و سلام
را که دران مقام باید بجا آرند تعلیم دهد فضائلِ اجرِ شان تلقین فرماید
هر کس بقدرِ استطاعت زرِ نقد و زیور و لباس بطریق جایزه و هدیه
با عذر خواهی بسیار پیش کشد زن و مرد از حق المحنت و زحمت راه

روانگردانند هر گاہ بشہر در آیند حمام روند و جامہاے پاکیزہ پوشند
ومعطر شوند و ہر دستہ با اہلِ بلد و محلۂ خود دست جمع بر رواق مطہر رو نہند
در کفش کن رسند آں مقامے ست کہ ہر کس پاپوش خود را بر جائے گذارد
محافظے سر زینہ نشستہ از چوبے کہ دو شاخۂ آہن بسرش استوار ست
جفت ہر واحد را بر مے دارد برابرش قطار مے چیند وقت باز گشت از ہماں
چوب بر داشتہ پیش پایش مے انداز د ہرگز کفش یکے را با دیگرے
تابناو الیش نمے کند روزِ آخر از حضرات چیزے یافتہ اوقات بسر
مے برو مقابل دستہ زوار یکے از خدمۂ روضہ مقدس سر پیش مے آید
بلکہ بعضے از خارجِ آبادی استقبال کردہ ہمراہ مے شود بمکان سکونت
و فراہمی اسباب با رفعِ ضرورت لحمک و دلالت مے نماید آدابِ
داخلی تلقین و عبارت زیارت را بصدائے بلند قرأت مے کند
دیگراں در تبعیتِ او مے خوانند در مسجدِ پشت سرِ تربت بعد تقبیل
ومس ضریح رفتہ نماز ادا کردہ سرِ ماوا و مقام باز گشتہ قیام و
آرام مے فرمایند چوں از زیارتِ دوزدہ ائمہ عراق فائز شدہ
و حجاج از طوافِ کعبہ و شرفاندوزی مدینۂ طیبہ فراغت یافتہ
رو بوطن آرند روزِ آخر صلہ چاؤش و میر حاج فراخورِ وسعِ طاقت دو بارہ
دادہ باشند + از عہدِ سلاطینِ صفویہ در ایران رواجِ تحصیل علم
صرف و نحو و اصولِ فقہ و فقہ و کلام و حدیث و تفسیر بیشتر و تذکرہ
مبحثِ طب و دیگر فنونِ غریبۂ حکمت و فلسفہ و ریاضی و ہیئت کمتر ست
و ثانی بجہتِ کثرتِ سرما و قلتِ رطوبت در ہوا و برندگی آب و روانیِ
کوہساری و وفورِ غذائے مرغوب طبائع و تولیدِ اخلاطِ صالحہ

که امراضِ بلغم وسودا ابندرت حادث شوند و قوّتِ هاضمہ موادِ فاسده را ہم فنا مے کنند معالج و ستعلج نہایت قلیل شده اند بہر حال چوں طبیبِ حاذق نشو و نما کرده در بلده شہرۂ دستِ شفا و تشخیصِ ناخوشی ہائے فسادِ غلبۂ خون وصفرا یافت قدر و منزلتِ او زیاد مداخلش از ہمہ بیش رجوعِ خرد و بزرگ بسیار دماغش بہوا مے باشد ہر کس آں را بوساطت یگانہ و بیگانہ خود وعرضِ حال طلب دارد بہزار خوشامد و تملق و چاپلوسی بر سواری قاتر و یابو و چاروائے رہوارِ خودش نشستہ غلام و یتیم و نوکر که دارد ہمراه گرفتہ ببالینِ مریض مے رود نبض را دیده زبان را مشاہده نموده نسخہ نوشتہ داده مداوائے دیگر حالے پرستاران مے کند ایشاں را باید دوا ہا و عرق و یک شربتِ خاص ترکیب دادۂ آں طبیب را از دکان عطارے بگیرند که دست نشانده اوست و از قیمتِ ادویہ سہم غالب مے دہد و از بابت حق القدم بقدرِ وُسعت نام و رسم اشرفی و ریال و کلہ قند و نُقل و شیرینی و کوزۂ نبات و جوراب و دستمال و قماشش ہر چہ میسر تواند شد در مجمعہ نہاده پیشکشش گردانند و برائے یتیم و خادم و ہمسائے آں حکیم چیزے جدا بشمارند تا که خوشنود برگردد اطبائے معروف باوقات صبح در گوشۂ تالار و اُرسیِ مکانِ خود اجلاس مے نمایند مرضائے زن و مرد آمده زیرِ ایوانش ایستاده بنوبت پیش مے آیند نبض و زبان نشان مے دہند و حال گذشتہ و سبب مرض بیان مے کنند شنیده بدردش وارسیده اجزائے دوا

دوزن شربت از کابتِ نسخہ نویس گفتہ بعد تحریرش بدستِ
بیمار مے سپارد واگر بعضے معزز وممتاز واز معارفِ بزرگاں باشند
بالا رفتہ در نشیمن او برابر پہلو ومقابل وزیر دست جلوس مے
فرمایند کارسازی نمودہ خدا حافظ گفتہ مے روند نوع دیگر
دیدم یکے خود را بلباس طبیب پیراستہ در کُنج دُکانِ عطار
قیام داشتہ سرپرستی بیماراں وتلکہ وجہ گذران مے کرد رسمِ
مشاہدۂ بولِ مریض در شیشہ کہ قارورہ نامند ودیدن قاذوراتِ
ونجاست وغائط در طشت کہ آں را پاخانہ گویند میانِ اطبائے
ایران متداول نیست باستماعِ قاعدۂ دیگر بلدان ہمچو فراوان
مے کنند وعمل طائر وحقنہ ومسہل غیر مشروب عیب نباشد
در غذائے پرہیز چلا وکم روغنِ نرم بخورشِ بیماراں تجویز فرمایند
وبالائے جلاب آبِ ہند وانہ وخیار وہند ونفع بخشند اگر از حکمائے
ایں مملکت کسے در ولایت رفت خیلے عزت وشہرت یافتہ
مرجع سلطان وحاکم ورعیت ایران شد زیرا کہ العلم علمان
علم الابدان وعلم الادیان بعد از مرتبہ رفیعہ مجتہد العصر وامام جمعہ
درجہ طبیب در خلقِ ہر کشور بلند تر است ہر چند وصفِ آب وہوائے
انجا ہویدا ومیوہ مثلِ جانِ آدم وافریدا وخوراکِ انسان وحیوان
روح افزا است بموسمِ طاعون کہ دُنبل کوچک بطورِ بثور در جاہائے
مختلف بدن برآمدہ سرش سیاہ وکبود ودُورش قرمز ومیانش
التہاب وسوزش مے باشد وایامِ شیوُع وبا کہ از طرفے داخل
وسمت دیگر خارج مے گردد ہر دم را در مُردن مہلت وصیت کردن

باقرار و جمع نمودن دست و پا بلکہ نفس کشیدن زیر و بالا در حالِ قے و شروع اسہال و ابتلا بیشتر میسر نمے شود چنانچہ در ۱۸۶۴ء عیسوی مطابق ۱۲۸۱ھ ہجری از روئے اخبار معلوم شد کہ در مکہ معظمہ بزمانِ حج و اشتغالِ مناسکِ طواف بعرصۂ چہار یوم و لیالے نود ہزار مرد و زن از امیر و فقیر دعوتِ حق را لبیک گفتند و در ۱۲۷۱ھ ہجری در شیراز از بست و پنج ہزار آدم بذریعۂ وبا و زلزلہ برحمتِ خدا واصل گشتند+ حالاتِ وفات و تشییع جنازۂ امواتِ مردم ولایت چنین است کہ اکثر شاں وصیت نامۂ خود را بر بازو بستہ یا پرِ کلاہ و عمامہ گذاشتہ یا در پیش وکیل کارخانۂ تجارت داشتہ حینِ حیات ہر سال آں را بدل نمایند و ہرچہ باید و شاید در بابِ تقسیم متروکہ و مخلفات بنام ورثہ مسجل سازند و رعایت ذمتِ حق خدا و خلق را در براءتِ از بازخواست قیامت و روزِ حسابِ آخرت ملحوظ دارند تا بطمع نفسانی و اغوائے شیطانی و موشگافِ دوانی زمرۂ حسد پیشہ و راہ زنان باطل اندیشہ نوبتِ جدل و مرافعہ اخلاف بدر خانۂ حاکم شرع و عرف باختلاف و نزاعِ یکدیگر نہ رسد چوں از مداوائے طبیب و صدقہ و دعائے ماثور بیماری مریض برطرف نشود و بصحت نیارد و علامتِ ردیۂ غورِ عینین و بردِ اطراف و سقوطِ نبض از نظمِ طبیعی و غلبۂ بیہوشی و اختلالِ حواسِ خمسہ و سلبِ حرکاتِ نشست و برخاست و شمارۂ نفس و تنگیِ سینہ و صدورِ کلماتِ ہذیان و برجستن از بیخودی بر یکے از مرد و زن طاری و عیاں گردد پرستاراں بربالینِ رنجور آمدہ سورۂ یٰسین و دیگر آیات و سورۂ مبارکہ قرآن تلاوت نمایند

و دعائے توبہ و دعائے عدیلہ و دعائے کمیل و جوشنین را بلند و شمردہ
بخوانند تا علیل ہمپائے ایشاں بزبانِ خود ادا گرداند و در آخرِ وقت
بزمین ہموار بر پشت بخوابانند و پائے او را بسمتِ قبلہ دراز کنند
کہ از روئے ایمان و تصدیقِ شرائع اسلام متوجہ کعبہ بودہ جاں بدہد
حینِ مفارقتِ روح از بدن پارچہ در از ہر دو چشمہا بندند کہ از دنیا و مافیہا
دیدہ بپوشد بنظرِ رغبت در امورِ آخرت بیند و پارچۂ دیگر از زیر چونہ اش
بالائے سر بردہ گرہ زنند کہ تحت الحنک شود و دستہا را برابر پہلو
بگذارند و شصت پاہا را با کہنہ پارہ بہ بندند و بیشتر کلمۂ طیبہ را محاذی
گوشِ او بسمعِ مشرفِ موت رسانند ہر گاہ از جان کندن خلاص
شود و روح از قالب پر پرواز کشاید زنانِ حاضر الوقت ہجوم آوردہ
شیون و فغاں نمایند و بمزیدِ جہالت بہ سر و صورت و سینہ
و زانو دستِ ماتم زنند و رخسارہ و جبینِ خود خراشند و مو پریشاں
سازند بلکہ بعضے در سوگواری و بے قراری گیسو بریدہ خاک بر سر پاشند
و مرداں ہم بگریہ اشکباری و ہائے ہو و دریغ ندا رند زنانِ ناحیہ
در اشعار نوحہ و ندبہ حسب و نسب و صفاتِ حسنہ میت را سرمایہ
رقت گردانند در غم پدر ریختۂ پیراہن و پیشِ سینہ قبا را بسیر چاک
کنند و بشگافند و شالِ عزا برنگِ مشکی و سیاہ در گردن اندازند
و گوشہائے آنرا در چپ و راست بکمر زنند سابق ہمہ تن سیاہ پوش
مے شدند حالا خیر پس عملۂ موت را خبر شود و چند کس بر پشتِ بام بلند
خانہ یا سرائے حوالی ماتم کدہ یا گلدستۂ مسجد محلہ بر آیند و برائے
آگاہی و اطلاعِ مردم دور و نزدیک مناجات و خبر وفاتِ میت

بنام و لقب ذکر نمایند تا ہر کہ بشنود فوراً در منزل موتیٰ برسد
مُرده شو ہا کوزه و کاسه و آب برگ سدر و کافور و قراح برگرفته
پیش رفته جثہ را بر تختہ گذاشتہ سہ غسل دہند و نیت ہر یک جدا
سازند و کفن بپوشانند و حنوط پاشند و جریدتین بگذارند و تابوت
بجا آرند و آں را در نعش در آرند خویش و بیگانہ استرجاع نموده
شہادتین گفتہ چار گوشہ بر دوش بگذارند برائے نمازِ میت در مسجد
و درِ خانۂ امامِ جمعہ برند اہل راه و گذر و بازار ہم بنا بر کسبِ ثواب
در مشایعت و صلوٰة شریک شوند رو بقبرستانِ مومناں کہ بیرونِ
دروازۂ شہر قدرے از آبادی دُور مقرر ست مے برند بگور در آورده
تلقین خوانده بخاک سپرده سر قبر پوشیده خواه پہلو بستہ خاک ریختہ
لحد ساختہ آب پاشیده فاتحہ خوانده دستۂ ریحاں نہاده
مراجعت نمایند و اقربائے نزدیک و آشنائے یکجہت ہمراه وارثِ
میت باز آمده مجلسِ ختم ترتیب دہند سوزنے در وسطِ مکان اندازند
و در چہار کنج آں گلاب پاش ہائے بلور و بارفتن و شیشہ ہائے
گلاب و مجمرِ عود سوز و صندوق جزو ہائے قرآن و رحل و مصحف گذارند
ہر ساعت انبوه تازه بیایند و فاتحہ خوانده قدرے مکث کرده بروند
زمرۂ قراء جمع شوند و آیاتِ قرآن را بلند بخوانند و از ہر گوشہ و کنار
دیگراں ہم کہ دستگاہے در علمِ تجوید داشتہ باشند از دہنِ شاں فرا
گیرند و آخرِ صحبت ثوابِ ختم را بروحِ میت تازه از دُنیا گذشتہ و
رُو بآخرت رفتہ ہدیہ نمایند تا سہ روز از صبح تا قریبِ ظہر و از عصر
تا مغرب و از شام تا ثلثِ شب جلسہ ہائے سہ گانہ مردانہ و زنانہ

بر پا ماندہ با آمد و رفت بزرگ و کوچک ہم پیشہ و ہم کار و ہم محلہ و ہمسایہ
بسر گردد حاضران خاص و عام را چاشت و شام طعام دہند و قصداً
ہر چیز را بد مزہ و از نمک شور و آبکی و بماچہ کاہ دود دید بو سازند تا مردم گویند
خدا نصیب نکند کہ دیگر چنین غذا در خانہ شما پختہ شود و لقمہ اش
بکام و دہان ما برسد و برخے صاحب مکنت و شائق جوار مشاہد مقدسہ
وصیت نمایند کہ جنازۂ مرا بہ نجف یا کربلا نقل و تحویل کنید ورثہ و اولاد
نیک رو بگفتۂ پدر و جد و با خرچ جد را در تابوت چوبی نہادہ تختہ را
میخ کوفتہ امانت بخاک قبر سپردہ ہنگام روانگی زوار با چاوش چک و چونہ
زدہ از بابت کرایہ و باوج راہ پل قزل رباط و خانقیہ عرب و عجم
و یعقوبیہ و وجوہ زمین سرداب و اجرت حمال و گورکن و سائر مصارف
دیگر و ہر گاہ میت آدم کم سرمایہ و نادار باشد حق آراضی خیمہ گاہ
و وادی السلام کہ قبور مومنین در انجا مے شود برضائے طرفین قرار داد
کردہ صیغہ خواندہ تابوت و زر معینہ حوالہ گردانند بر شتر و قاتر بار نمودہ
عقب قافلہ مے برد و ہر منزل در گوشہ و کنار پائیں مے آرد و بخاک دفن
مے کنند + بیان رسم طعام ولیمہ و شیلان باقسام ست یکے در
تعمیر سرا و خانۂ نو، دوم تزویج کہ در عروسی ابکار باشد یا مناکحت
باثیبہ سوم تولد فرزند چہارم عقیقہ اطفال، پنجم ختان پسر چنانچہ یک روز
ظہر یتیم آقا بزرگ کلانتر پیام آورد کہ شام از راہ محبت قدیم قدم رنجہ
بفرمائید تا امشب در خدمت شما باشیم پرسیدم خیرست گفت
شما را خیر باشد آقایم برائے ولیمہ ختنہ پسرش شیلان کشیدہ خیلے
تدارک مہمانی دیدہ ہمہ اصناف بازار و کدخدایان محلات و بلوکات

و خوانین درِ خانه را وعده گرفته گفتم بدیده منت دارم عصر تنگ یکدست لباسِ پلاؤ خوری برکرده بعد از نمازِ مغرب و عشا سهراب حبشی شش قبرقرا همراه گرفته سرِ وعده قدم پیموده از محله سنگسلج رد شده بخانهٔ میزبان که رسیدم در صحن و حیاط از دو طرفِ راه رو چراغان بود لاکن شورِ محشر دیدم که کسے بر کسے نیست آدم بر روئے هم ریخته شلوغ بنظرم آمد خواستم برگردم صفر بیگ دوچار شده نگذاشت گفت سرِ وا زدن از بنائے شادی میرزا قباحت دارد و بدش مے آید لابد دندان بر جگر فشرده و دل راه میرفتم مشهدی رمضان برخورد کارد برقد زده چماق چوبِ ارجن دست گرفته جست و خیز مے زد پرسیدم شما را کدام خصوصیت تازه با صاحب خانه بهم رسیده گفت هر جا آشِ ست بنده انجا فراش مے باشد زیر لب پوست خنده زده قدرے فراز رفتم غلام بچه خانهٔ شاگرد هائے قشنگ نو عمرِ مقبول برابر بهم مشاهده کردید خوش شکل زیبا صورت رعنا طلعت که رخساره و بناگوش هائے ساده را گلاب زده زلفِ مشکی را تاب داده سرمهٔ دنباله دار بچشم کشیده از وسمه کنج لبِ نازک خال تعبیه کرده باگردن هائے بلند و چهره گلگوں و قامتِ رسا و اندامِ نازک گوشه کلاه بخارائی شکسته بر سر گذاشته قبائے باریک اُتوئے سنجاف سرخود نیم رنگِ نقره آبی و سبز پسته و سبز کاهی و بنفش بادنجانی دارائی ببرابره هائے شال ترمه بوته دار و جهرمات بکمر زیر جامه قصب گلناری بپا کفش هائے گرجی کلابتون پولک دوز مخمل کاشانی پوشیده اُو میک هائے لنگه و ماهوت آشرمه طلائی دوخته در بر کرده لنگ هائے چار حاشیه بندری سرِ دامن آویخته در شربت خانه و اشپزخانه تردد مے نمودند

وگاہے غنچہ شدہ برائے حسن فروشی ایستادہ راہِ زہد وتقوائے مے زدند
زمانے ناظرِ پیر مرد اریش خندے نمودند جماعتِ اہلِ خبرہ بنظر خریداری
نگران بودہ مُشت بہ پشت مشتری وار اثر دہام داشتند بعضے کوتاہ قدہا
درحالِ بے قراری بشانہ وکتفِ مردم دست گذاشتہ بلند شدہ
بتماشائے جمال مے اُفتادند کربلائی رحمان بدقوارۂ سیاہ فام
آبلہ روی ترکہ دراز قامت سرکردۂ لوطی اجلاف ہازنگابِ رو باختہ
آبِ حسرت بدہن آوردہ بابخت زبون گلہ ودعوائے سخت داشت وللم
بحالش سوخت سلام کردہ نہیب زدم کہ اُوی دردمند بجال پاکیزۂ
اربابِ نعمت نگاہِ خیانت مکن ہرچند سردیزی واز باشد حیائے گربہ
کو اگر دست از پا خطا کنی رسوا مے شوی بشوخی قدرے سر بسرش گذاشتم
دیگر از جا نجنبید کہ صرفہ نداشت والا مثل ہوشش در تلہ گیر مے اُفتاد
جرِ آمن گفت ارزانی شما باشد خیر شاں ہہ ببینی گفتم بگو چشم بد دور رفیق
بسر عزیزت جدی مے گویم بے ہمہ چیز مے گویم منہم والہ وحیران ماندہ دست
وپایم سُست گردید وسوسہ شیطانی بخاطرم پریشانی راہ انداخت
لاحول خواندہ بکنارے رفتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ورد زبان نمودم
دریں بین مرزا دست پاچہ گشتہ ندانست چہ کند لاعلاج شد فراشان
گفت تا ہجومِ گرسنہ گدا ہا را بالضربِ دگنگ بیروں کردند وجلو ادباشِ
بے عار نگہداشتند وقتیکہ مردم از ہم پاشیدند قدرے خلوت شد اعزہ
طلبیدہ باطفیلی وقفیلی جابجا آرام گرفتند راسی لہ عملہ کلانتر خوش سلیقہ
بکار بردہ از کمال صفا وخوبی زمین را جاروب کشیدہ وآب پاشیدہ
باغچہ را سیراب کردہ درچند منزل تا لار واُرسی گوشوارۂ لنتر وچہل

چراغ ہائے بلورین آویختہ شمع ہائے کافوری روشن نمودہ ہر جا یکدست
فرش ملوکانہ از قالی ہائے بیرجندی و نمد مسند و بادو ہی تُفت انداختہ
پردہ ہائے نقاشی و طاقچہ پوشش ہائے زری آویزاں کردہ دستہ ہائے
گل الوان در گلدان ہا بالائے رف چیدہ لالہ و فانوس شیشہ دُرنما
دار قطار گذاشتہ ہر صنفے را مناسبِ حالش در مکانے نشانیدند
ساعتِ دیگر فَنَر فانوس ہائے بسیار بجلو کشیدہ بادستہ خدم وحشم
پُر زرق و برق بیگلیر بگی و خوانین داخل شدند خلائق پیش پائے آں ہا
بتعظیم برخاستند صاحبِ خانہ بتملق و چاپلوسی دویدہ گفت خیر مقدم
خوش آمدید صفا آوردید مشرف فرمودید قدم بسر و چشم بسم اللہ بفرمائید
و بالا بفرمایئد و خدمت بفرمائید دستِ آں ہا را گرفتہ صدر مجلس
نشانید بعد از تعارفات چاق و سلامتی پیش خدمت ہا قلیان ہائے
دستی بلوری و چرمی و نارجیل با سر وتہ نقرہ میناکار و سادہ و نے پیچ
کرمانی آوردہ دادند ہر یک دو سہ قلاج زدہ دست بدست راہ بے را
دیگرے کردہ پس داد باقتضائے آدابِ اہل ایران کہ قاعدہ شب نشینی
ایشان است ہر کس باہم پہلوئے خود اختلاط دل بخواہ مے کنند
حکایات دیدہ و شنیدہ بایکدیگر مے گوید از چشم و ابرو باشاراتِ احوال
پرسی آشنایانِ صفِ مقابل و چپ و راست بعمل مے آرو برابرم پیرِ
ملا باشی تشریف ارزانی داشت ماشاء اللہ متکلم وحدہ خوش لہجہ
شیرین گفتار بود عرض کردم مے خواہم محاوراتِ عجم افادہ بفرمائید
تا ہر چہ بر اناشئے باشم یاد بگیرم۔ جواب داد زبانِ فارسی ایں زمان مرکب ست
از لغاتِ عربی و ترکی و دری تاجیک ایلات بختیاری و ژند و فیلی

وشاہی سوندوکالحرومسینی ولرستانی ومازندرانی وشوستری وگیلانی
وبلادِسوادِاعظم واصنافِ کاسب کارمردم بازار لہذا تفریق ہمہ آنہا
دشوار مے نماید گوینده را باید از الفاظِ مذکور بکلی باہر بوده با مخاطب خود
آنچه مناسب داند القاب نماید مثلِ آدمِ دولتمند که بجا غلی وتنگی واشرفی
رومی وعراقی ورائجِ صاحبِ قرانی وریال فرنگسا دایرانی وپناه باد
وشاہی وپول سیاه درکیسه دارد تا صد دینار وسه شاہی ویک عباسی
ودومحمدی وپنج غاز وقتِ ضرورت بہر کس قدر حاجت روائی
مے دہد ہمچنیں از سخن گو در حرف زدن مناسبِ حالِ سامع باید تقریر
اداشود گفتم منکه اجنبی ہستم شما تعلیم کنید۔ فرمود احاطهٔ حصر جمله آنہا
دشوار ست الا مے دانم دو سه قسم خواهد بود استعاره وکنایه ومحاوره
واصطلاح ولغت یکے وابسته اعضائے انسان است۔ مثلاً سر رفت
کله زد، فرق اقبال شد، مغز ندارد، پیشانی پرچیں دیدم، جبهه عجز
ونیاز سود، جبینِ مسکنت بخاک نهاد، ابرو ہلالی دیدم، تیرِ مژه کارکرد
چشم پوشید، دیده شد، نظرِ پاک دارد، نورِ چشم، نگاهِ خوش انداخت
بینی بخاک مالید، پرده بینی برید، دماغ سوخته ست، لب شکر ست
دہن دریده ست، دنداں بجگر فشرد، زبان زد مردم ست، کام رواگشت
چونه زدم، ذقن ذنخ شکست، سبل چقماقی دارد، ریش دراز ست
رخسارش پژمرده ست، روئے شما سفید، صورت گرفت، بناگوش
ساده ست، قفایش افتاد، گردن گیرش شد، گلو ندارد، حنجر ندارد
نحر درید، گریبان گرفت، دوشش گرفت، شانه خالی کرد، بازو
شکست، آرنج زو مچ من خلاص شد، قبضه کرد۔ دست پاچه شد

کف برآورد، مشت او وا شد، انگشت بچشم نهاد، بند انگشت جدا گردید ناخن بجگر ے زند، سینہ مالید، پہلو تہی کرد، دندان شکست، تنہ زد، جثہ ندارد، شکم دارد، دل دادہ ست، جگر سوخت، گردہ کیست کہ برابر شود، ششش باد کرد، زہرہ ندارد، شکنبہ او بزرگ ست، رودہ اش دراز ست، سپر زورم کردہ ست، ناف برید، پشت ست کمر ندارد، کفل مے زد، سرین او چاق ہست، زانو تہ مے کند، ساق نورانی قوزق پا ورم کرد، پشت پا زد، پا ندارد، پاشنہ مے سود، قدم ندارد پوست مال گردید، استخوان آب شد اگر خواب آورا از دم، خون مردم این زمان سفید شد، روح روان، ہوا دار، خواب رفت، بیدار شد، قد علم نمود، قامت زیباست، بالائے خوش بود، اندام نازک دارد، قالب مے کند، سایۂ مہر و محبت افگند، نفس میزد جان ندارد، دم نقد مے دہم، خاطر خواہ شد، حواس باخت ہوشش کرد، قوائے ضعیف شد، آواز کرد، صدا گرفتہ ہست رفتار شرفا راہ نمے برد، گفتار نیکو مے نماید، ذہن ندارد، فکرش رسا ست، آغوشش گرفت، کنار کرد، بغل برآورد، زنگ باخت نقش زد، چوں دوسہ قلیان میل فرمودند صدائے تق تق ظروف و بوئے طعام علیہم السلام حواس ملا را بردہ از حدیث گذشتہ بروایت چسپیدہ فرمودند رفیق اول طعام بعدہ کلام بگذار تا شام بخوریم آنگاہ گوئیم و شنویم، پس آفتابہ لگن ہا پیش نہادہ ہمگی دست شستہ سفرہ را خدام بجا بکی پہن نمودہ مقابل ہرکس گردۂ نان خورشیدی زمین گذاشتہ مجمعہ ہائے الوان بختنی خوش مزہ چرب از قاب پلاؤ مرغ و برۂ املح

شیر مست و دوری قیمه چلاؤ و کوکو و مزعفر و پیاله آتش برگ و رشته
و کشک و بورانی بادنجان و بشقاب کباب و تغلبکی نمک سوده و
فنجان ترشی موسیر و قاشقهای خربزه گرسنگی و سینی گرگاب و کاسهٔ آب
قند و دوغ با قاشقهای چوبی نازک صابونانی روبروی هر مهمان و ردیفا و
چیدند خان سالار بسم الله گفته اجازت داد ساعتی بخوردن و دست بازی
بسر رفته آبخوردن در کاسه های چینی پر کرده با وجود موسم زمستان
تکه های یخ بلوری انداخته می آوردند هر کس میخواست می دادند
هرگاه از صدر تا نعال همگی دست کشیده راست شدند فاتحه خوانده تکه
پاره و مجمعه ها برچیده ریزهٔ نان با سفره پیچیده برده با آب گرم و صابون
دست و دهن شسته بدستمال پاک کرده مجربهائی هزار پیشه اسباب
چاءخوری که در آن پیاله کوچک و نعلبکی و قاشق خرد ملمع کار و قندشکن
و قاشق سیم باف مشبک و قوری چاء ختائی و سماور هشتر خانی پر آب و آتش
بمیان آمد کله قند ارسی شکسته نبات چو چو هر واحد باب طبع خود ریخته
گرما گرم تجرع نموده ملا علی اکبر نقیب فضولی راه انداخته قهوه جوش طلبیده
دو سه فنجان خیلی داغ بیکیک قرت سر کشیده میدانم زبان و کامش
پینه شتر بود که آبله نیفتاد یا منقار سمندر که نسوخت بارے اهل مجلس کیسه
تنباکو از جیب و بغل بر آورده تتن را بسر شطب عربی و چپق رومی پر کرده
دود بسقف رسانیدند بعضی دو سه نفس را در قلیان زده رد نمودند
مرا هم هوس چپق بطبع افتاد از دست آقا مهر علی قپیده نفی را البته آشنا
کردم تندی و تلخی او گیج نموده پس دادم آقا پرسید چرا سیر نکشیدی
گفتم سرم چرخ در آمد نزدیک شد بغلطانم تا دیر باندازِ صحبت

واختلاط فیما بین حضار گرم مانده لسپر ملا باشی سرِ سخن اول رفته گفت
اما اصطلاح مردمان بهر چند وقت اختراع و متروک مے شود پاره این قسم ست
حرف الالف ادبار کلافه مے کند حرف الباء عربی باردی میکند
حرف الباء فارسی پوک برآمد حرف التاء تنبل ست حرف الجیم عربی
جانماز آب مے کشد حرف الجیم فارسی چپاؤ کرد حرف الحا حطی حلاجی
کردم حرف الخا خسته شد حرف الدال دُولابی شد حرف الرا راه
بی راه کرد حرف الزا زیرِ آتش کشیدند حرف الزاء فارسی ژولیده
حال ست حرف السین سقر ملا نصرالدین ست حرف الشین شُلغُم را انداخت
حرف الصاد صاف و صادق است حرف الضاد ضرب زدن پُشت سر
خوب نیست حرف الطا طناب انداخت حرف الظاء ظرف ندارد حرف العین
عزیز قوم لوط است حرف الغین غرامت داد حرف الفا فقیر شد حرف القاف
قیر گرفت حرف الکاف عربی کلک برآورد حرف الکاف فارسی گول
داد حرف اللام لج مے ورزد حرف المیم مُشتلق داد حرف النون ناهموار
شد حرف الواو وارفت حرف الها هوز هاج واج شد حرف الیا
یواش آمد و بچه هائے آدم و جانور ها را بلقب جداگانه اشعار نمایند
طفل آدم را مردم ایلات ترک اُشاغه و عجم بچه دُوله و گوسفند
و بز و آهو را بره بُزغاله والیح و اسپ و قاطر و خر را کره و مرغ را جوجه
و نر را خروس و ماده را ماکیان و سگ را توله گویند + ناگاه
اخوند ملا ابوالحسن درمیانه همه مردم سبقت نموده گفت رفع زحمت
باید کرد و تخفیف تصدیع باید کرد و گفت سُبحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ
عَمَّا یَصِفُونَ همینکه خوانین برخاستند سایر من تبعه هم پا شدند

خدا حافظ کرده بمنازلِ خود ها رفتند منهم از مجلس میرزا واپس آمدن
بکلبۂ خود رسیده بچه ها را صدا زدم ابراهیم گفت که آقا دادا شش
و باجی وننه بخانۂ آقا داعی رفته اند طفلک گیج خواب برخاسته
باز چشم بهم گذاشت سنن لنگه در پیش کرده پائے چراغ کتاب مے دیدم
که حاجی بدیع تریاکی چند تا رفقائے متعفن لوچ کچل و چلاغ و شل و لیچر نان
و حلوا خورِ سرِ قبرستان برداشته با ریش و فرشِ ژولیده چونه کج و چشمهائے
پر چرک و عنق منکسرہ جل و پوست خودش برداشته مثل اجلِ معلق رسیده
همین نشست یارانِ دیگر بیرون ماندند در کیفِ تریاک و کوکنار هر قدر حرفِ
مفت زد همه اش جفنگ که هیچ سروته نداشت و مطلب از آن دستگیر نمے شد
حوصله ام تنگی نموده از بے اعتنائی و کم محلی و ترش روئی پیش آمدم خسته
شده بنا کرد جرت زدن همینکه از سر طبل قدرے گذشت آواز دادم
برخیز برو دردِ سر کم کن مبادا در راه ترا گزمه بگیرند و دستاق نمایند
از مجلس و باز خواست داروغه خلاصی نخواهی یافت فقیرے مے خواست
بند شود اخذ و جری نماید شروع باظهارِ بے نوائی کرده مثلِ روده شیطان
سلسله یاوه گوئی را طول داد من پولِ حرام کجا داشتم که بدهم صاف و پاک
آب سرد روئے دستش ریختم پوست کنده گفتم ببخشید این وقت خجالت
مے کشم کاسبے ها ضعیف ست تا آب باریک قناعت دارم سوائے مداخل
سدِ رمق جائے دست برد نمے زنم که تلکه نموده بمردم تنبل بیکاره داده باشم
بهزار چرب زبانی شر او را کوتاه کردم بے چاره ومق شده پے کار
خود رفت در او طاق را جفت نمودم لاکن از شدت سرما الستوی
منزل ما بخیال گردیده لشته همیه پوشان را در بخاری طپانده خاک انداز

انبر بر داشته از او چاق و دو سر گل آتش آورده روئے تبہ ہا ریختہ فوت کردم دود تلخ بدماغ پیچیده خفہ نمود کج خلق شده دامن زدم ہمینکہ در گرفت دست و پائے جا ئیده مثل چوب خشک را بگرمی راست کرده غلام خود را برداشته بر پلہ کاں بالا رفته از بارو بر فہائے پشت بام را پائیں انداختہ با بر نردبان گذاشته دست بلند کرده در ہائے پنجره در وزن باد گیر از لتہ کہنہ محکم گرفتہ آمدم دیدم بخاری سرد گشته سنگ و چقماق زدم گل فتیلہ فندک از ہم پاشید تکہ قور انجستہ آتش بر آورده پیہ سوز قبل چراغ روشن نمودم بچہ ہائے ہمشاگرد ابراہیم ریز و پاش او ضاع زندگی مرا از ریز و رو انداختہ بر ہم ریختہ بودند ہزار تک و دو تقلا زده دیگر قابلامہ مسی را در نطع کشیده پوستین و کلیچہ قجانی بالائے بند الیچہ آویختہ مندیل ابرہ خلیل خانی و شال ترمہ کمر و تیر بند ابریشمی و قبائے بغلی سایہ کوہی و قدک شاہزده و الخالق چیت گلی و قلمکار صدرس و طیاری و ناصر خانی و اُو یک و جُبّہ وچوخہ اذربکی و بارانی ماہوت و بگرس و یا پوچی کرمانی و عبائے لحسانی تہ کرده در سارق پیچیده دستمال گلی و پیراہن کتاں و اقابانو و پیراہن شاہی و زیر جامہ قصب وجلواری چرک را برداشته چند جفت گیوه کاشانی و دو بندی و تخت جوراب و کفش ساغری وجستہ و سرپائی و لب چین و حکیہ کہ بودند بگوشہ نہاده در سرداب رفتہ کرسی و منقل پر آتش زغال گذاشتہ لحاف رویش انداختہ بکتائے پیراہن با عرق چیں و شب کلاه زیرش دراز کشیده از گرمی عرق کرده لذت بردم نفیر خواب را بلند نموده بے خبر خوابیده شیطانے شده بر جستم معترض حال غلام نگشته خود لنگ و قدیفہ در بغل زده رو بحمام دویده دق الباب کردم از اتفاقات

نه حمامی بود و نه لنگ بردار نه دلو پاشویه کش نه دلاک و نه بی ریشهائے آنها
بهمه جهت خلوت یک مرد که لرزبان نافهم چارشانه مثل خرس خُوانُد ساری
بر جا بوده دروازه گشاده داخل رفتم چراغ کُور کُور بگوشه می سوخت
در تاریکی سایه رواق سر پله کفش کَن زمین خوردم گوشت استخوان زانویم له
شد قدم شمرده برداشته در جامه خانه رختها کنده بی او بی ست لنگ بسته
در مبرز ازالهٔ نجاست کرده زهراب ریخته سر خزانه رفته دیدم آب جائیده
بود معلوم شد تون تاب را خواب ربوده آتش گلخن روشن نشده بیئین
نپاشیده او قاتم تلخ شد مثل شرب الیهود سر آب فرو برده بخت بیرون
آمده لباس دیگر الش کرده مهلت سر کیسه و مشتمال و نوره بستن و رنگ
نیافته شالکی دور خود پیچیده برگشته بیالش پر قو سر گذاشته بر توشک
نرم و گرم پهلوئے کرسی غلطیدم هنوز کمر راست نشده بود که صدا ائے
خوشخوان گلدسته شنیدم ذکر مناجات شروع نمود زنگ از دل می
زدود عطسه زده برخواسته با قره آفتابه آب گرم سر آب رفته
سر سبک کرده طهارت نموده آمدم دست نماز گرفته رخت پوشیده
کمر بسته تکمه سر دست انداخته جوراب شیر و شکر دیدم خنک بود
بر آورده از کرک پا نموده لباده سمور دوش گرفته بمسجد رفته در شبستان
پشت سرِ جناب آخوند ملا محسن یزدی بجماعت ایستاده بحضور قلب
دو رکعت صبح خوانده بعد از تعقیبات بمنزل آمدم نمے دانم چه شد
که آروغ بسیار مے زدم ترسیدم سینه پهلو شوم خود را محافظت نمودم
لعنت بکار شیطان زیر بغل را پائیدم مهر تبتی و مهر نماز از جیب افتاده بود
بحیرت ساعتے وا رفتم بر قوت حافظهٔ خود نفرین کرده همه جا جستم

بیدار شد ریحانه گرچه صبح زود مثل سوقلی هائے شاهی بچابکی جسته رخت
خواب برگرفته در چادرِ شب پیچیده خانه را بیرون و اندرون آب و
جاروب زده خوانچه چیز شب مانده برائے نهار قلیان آورده زانو ته
کرده زمین گذاشت پارهٔ نان تافتان با پنیرِ جنگلی و حلوائے ارداب خورده
از غصّهٔ فراموشی مهر بالقمه بگلو گیر نموده فرو نمے رفت جاریه لوند دو دین
دوستکامی گلی آب خوردن آورد قدرے سر کشیده بکمالِ بے زغلیتی
چند نفس بقلیان زده چاقچو پا نموده شال و کلاه بسر گذاشته بالاپوش دوش
گرفته دستها از آستین در آورده شیر قلاب بندِ شمشیر را بکمر زده ساغری
کشمیری در پا تفنگ لاری قنداق شمشاد دست گرفته بیرون شد الله
وِردی بیگ مهتر عوض اسپِ سواری قاتر پالان مخمل آورد پرسیدم
رهوار را اوّلی چه شد گفت زین و تنکلتو اصلاح طلب بود میرآخور حکم داد
کُرّه قاتر سمند را ببر گفتم در کمند اسپ هائے سلطانی قحطے بود که این تخم
چاروا پیش کشیدی مهتر قلچاق زیر لب لُند لُند کرده اخم و ترش نموده خیره
خیره نگاه مے کرد همینکه پا برکاب آورده راست شدم قاتر بدرگِ جموش
گمگیری و سرکشی آغاز نهاد قمچی زدم لگد پرانید سیخ شد نزدیک بود
بنت العیب زمین بزند بهزار خودداری و ان یکاد خوانده تا اندرون ارگ
رفته بدرِ خانه رسیده فرود آمدم در کریاس دیدم همه خوانین و
سرداران سبیل بسبیل بافته چشم براه اذنِ بارگاه پهلوی ایشیک
آقاسی نشسته اند ساعتے درمیانِ آنها قرار گرفتم صدائے کجین آقا
قنبر خواجه سرا بلند شده جارچی ها آواز دادند پیری ها پیری پادشاه از
اندرون حرم برآمد بدربار عام در ایوان تالار بر تخت قرار گرفت همه دیوانخانه

آب و جاروب زده با صفا و رونق گردیده میلِ شتر گلوئے خزانہ کشیده فواره ها را سر داده حوض مقابل کرسی ایوان پر شده آب از پاشویه بر سنگ غلطک از آبشار سرا زیر گشته بدریاچه مے ریخت۔ جرگه غلامان یراق بسته بسمت راست و چپ پائے دیوار ایستاده حضرات قاپچی و قاپچی باشی دہن دروازه گرفته بودند قورچی باشی و شاطر باشی و فراش باشی و جارچی باشی و نسقچی باشی و یساول باشی عمله دربان و حاجب را از دم راه پس و پیش کرده هر دسته بزرگان را بمقام کورنش بُردند نظام سرباز ساز فرنگی نواختند۔ در نقارخانه قرنا کشیدند منهم تو رفته سر فرود آورده برابر محجره باغچه سرا در صفِ سلام قرار گرفتم محمد علی خان زنگنه پهلویم ایستاده بود خیلی پواشش و ترسان بیخ گوشم گفت امروز چشم و ابروئے شاه را پُر غضب و خشم آلود مے بینم خدا خیر کند باید دید آتش قهر بخرمن جان و خانمانِ کدام ستاره سوخته بخت برگشته خواهد اُفتاد هنوز این حرف تمام نشده بود که سرکرده تفنگچی هائے مازندرانی تعظیم نموده گفت قربانت شوم عرضے دارم فرمود بگو سرکرده یراق کیسه کمر و تفنگ و شمشیر بر آورده زمین گذاشت کفشها کنده پیش رفته بخاک اُفتاده راست شده بهزار خوف و رجا گفت یک سال ست براتِ جیره و مواجب معلّق مانده تصدقِ سر بندگانِ اقدس نه رسیده در تمامی قشون فلاکت بمن زور آورده ارباب دفتر وجه مقرر بتعویق انداخته اند حکم شد مرزا خانلر مستوفی الممالک را بیارید نسقچی باشی گریبانش گرفته مقابل آورد۔ شاه باز خواست فرمود میرزا دم بخود کشیده خشک شد شاه را غیظ از جا بُرد و بگوشه چشم

عتاب میر غضب را اشاره کرد پانصد چوب بزنید عملهٔ خدا ناترس
چسپیده شال و کلاه و جبه و کمربند و چاقچو قاپیده پاهای نازک را
بچوب فلک بالا کشیده از ترکهٔ انار و بید و سفیدار ناخن بر آوردند
نزدیک بود که از زیر چوب اگر خلاص شود بکشنده و زنجیر و قرابقر گرفتار
افتد امین الدوله زمین ادب بوسیده شفاعت نمود قبول گشته
هزار تومان شلتاق و ایصال حق مدعی قرار یافت پول را میان
ارباب قلم توجیه کرده همانجا محصل ترش روی گر از دندان پیش
آمن باده تومان قلق گرفته مستوفی را علاوه مشتمال سرکیسه درست
نمود غرامت نقد و جنس دادنی افتاد ایلچی و ڈاکتر فرنگی که مقابل
شاه میانه لب نهر و حجره باغچه متصل مرزا ابوالحسن خان استاده بودند
بنظاره چوبکاری سیاست شهریاری بر خود لرزیده زیر جامه ملوث
کردند میرزا احمد و میرزا قوام و محمد فاضل خان ندیم سر کتاب
ثنا و ستایش گشوده کلافه خوش آمد باز نموده بافسون و فسانه شاه
را بحال آوردند که پاشده از طرف شاه نشین بخلوت رفت وقتی
که از قهر و لطف سلطانی رها گردیدم آقا محمد صادق صندوقدار یادش
بخیر و مم راه مرا گرفته مثل کنهٔ شتر چسپید بیا منزل ما وقت چاشت
رسیده باهم نان و نمک بخوریم گفتم سرم فارغ نیست خیلی شغل دارم
بگذار پی کار خود بروم قسم داد ریش مرا توی خون به بینی دست رد
بسینه ام نگذار من ترا دوست میدارم میخواهم ساعتی پیش
یکدیگر بوده باشیم پر پاپی شد یخه مرا گرفته ول نکرده برد اندرون
صندوق خانه که رفتیم پرسید بچه ها چاشت آمده است گفتند خیر

غلام را فرمود پاشنه کوب بدو برو و چیز را زود بیار حلبستی سیاه سوخته زرنگ سر قدم ساخته چار بغل تاخت میرزا پرسید ضراب خانه و زرگر خانه و جبا خانه تماشا کرده گفتم اگر راه مے بردم کجاست مے رفتم دست مرا گرفته آنسو برد عجب دستگاہے دیدم معیار باشی کارفرا نشسته زرگران نقرهٔ معشوش را در بوته آهک استخوان سوخته با سرب و تنکار گداخته قال گذاشته شمسه ریخته بسر تیک و سندان نهاده از گاز انبر گرفته چکش زده نقش ضرب بالا مے آوردند و یکطرف صفحه طلا را با نمک و خاکه اجر خلاص مے نمودند صرافان زر مسکوک را در ترازو مثقال از قیراط و نخود همو زن اشرفی و ریال سنجیده شمرده صره مے بستند و در شش مهر مے زدند و استادان زیور و یراق ساخته مے دادند شاگردان جلا پر داز مے نمودند دم و کوره مینا سازان گرم بود تیته و گلچه و دست بند و بازوبند طوق و یاره و کمر بند و انگشتر و حلقه جواهر ترصیع مے شد جواهریان مرواريد غلطان گسیخته بسلک برائے رشته کردن مے کشیدند و ناسفته را با مته سوراخ نموده در حقه مے گذاشتند درج نگین زبرجد و زمرد باز بود از مشاهدهٔ لمعان و درخشانی آنها چشم ناظرین خیره مے شد در جبا خانه شاهی لوله تفنگها و طپانچه سوهان شده را ماشه و دیدبان نصب مے نمودند و پره هائے چقماق باهم وصل کرده مے چیدند هر قسم گله و ساچمه میر بخلند شمشیر و کارد و قداره و کمر خنجر و قمه فولادی از صیقل بر آورده زاج سرخ مے زدند جوهر و لعاب بالا مے آمد از چوب شمشاد و چنار و عناب قنداق تفنگ درست مے شد کمانهائے چاچی بازه ابریشم درودہ

صدها چیده تیر و خدنگ پیکان دار میان جعبه و صدق پر بود نی نیزه
و سنان و بنان فولادی بی شمار گذاشته حلقه های کمند را چین چین
آویخته بتر زین و گرز و تبر و شمشیر جوهر دار حساب نداشت خشت پران
و زوبین آهنی یک طرف قطار بود حوصله ام سر رفت دلخور شدم
میرزا گفت رفیق تا بیکاریم بیا سیر بکنیم گفتم چه عیب دارد افسارم بدست
شماست هر جا می خواهی بکش خرامان رفته داخل کلاه فرنگی شدیم
انجا تصویر تمام قد بندگان اقدس و شبیه نپلیان بونی نارتی پادشاه
فرنگیس ساخته آقا بابای مرحوم و آقا عبدالله نقاش باشی و دیگر
صورت های خرد و بزرگ که برآئینه و پرده کشیده در قاب طلائی
نصب بودند همه را دیدم چگویم که در سایه و روشنی رنگ سیر و
نیم سیر و استخوان بندی اعضا و چروک لباس و اصول سمائی
ابر و هوا چه طور دست مانی و بهزاد را به پشت بسته حرکات آدم زنده
مجسم بنظر می آمد که می خواست حرف بزند در تعریف صفای قلم مو
و پرداز کارابی و محو قلم روغنی و همواری الوان بدن و دور و نزدیک
مکان و لمعان جواهر و یراق زبان وصف قاصر است از انجا بسوی عمارت
چشمه بلور و سردستان رو کردیم باغبان های یزدی بیل دست گرفته
خرند با غنچه درست می کردند تاک انگور بدار بست قلم می نمودند بعضی شغل
آبیاری چمن داشتند شاخ و برگ هر درخت میوه و بته گل را چنان
بریده موزون ساخته بودند که زیادتی و کمی برابر شده پنداشتی
اشجار موهوم اند اوستاد کمال باغبان باشی پیچ پیچ و لنگ بسته
پیش آمده برای خود نمائی سبد پر از چند دانه میوه تازه تعارف نموده گفت

از برکتِ قدمِ شما دریں گُل زمین نهالِ ملک هائے سرد سیر و گرمسیر
بار مے آید اقسامِ سیب مشکیزه و انار مایه خوش و گلابی و قلبیی و انگورِ عسکری
و امرود و گرجه و گیلاس و حلو و شفتالو و توت و آلو بخارا و بادام و پسته
خنداں و فندق و سنجد و عناب و انجوجک و انجیر و ازگیل و گردو با
هر گونه گلِ سوسن و زنبق و نسترن و مخمل و گلاب و نسرین و گلِ زرد و رعنا
زیبا و لاله و ریاحین و همیشه بهار و شقایق و نرگسِ بهاره و شهلا و یاسمین
عمل آورده ام و خیابان خیار و سرو و شمشاد و صنوبر و سفیدار و عرعر
و کاج و بید ساده و بیدِ مجنوں نشانیده ام ـ گفتم دستِ شما مریزاد صنعتِ
مرزبانِ نااهلِ چیں و شعبده حقه بازِ ماه و پروین بایں بازوے سحر
آفریں و عجوبه کاری حکمت جادو آئیں شما اے والله مے گوید مبلغ ده پنا
باد و سه ریال از جیب کشیده گفتم پولِ تنباکوے قابلِ شما نیست بصد
انکار و ترا زو زمین زدن گرفت نزدیک زوال برگشتیم گرسنگی زور آورده
بے حال کرده بود همانندم خوانچه هائے پُر از همه اُجیل آورده چیدند
جائے دوستاں خالی نان هائے سنگک برشته و پنجه کشِ قرمز
چهار تخم پاشیده و پیاله ماست چرب و کره و عسل و دوشاب و دوری
پنیر لاری و کاسه هائے کوفته معلے و مرغ مسمن و فسنجان و قورمه و یخنی
و بز باش و آبگوشت لپه نخود ریخته و لنگری بریانی و اُشتقاب کبابِ نرگس
و لوله و ماهی و ختائی و قاتق دُولمه کلم و نانخورش نیمرو و اشکنه تخم مرغ و مربائے
بالنگو و ترنج و زرشک بیدانه و آلو و سکنجبین سرکه و لیمو و حلوائے تر و مسقطی
واردابه و فنجان ترشی خیار و پیاز و سبزی گندنا و تره تیزک و نعنا و ترچه
و قاشهائے لبلبو در ظروفِ چینی و کاشی آب و تاب در میان گذاشتند

دست بشکم زدم اے کاش کہ اشتہائے فیل منگلوسی قرض المفسدہ بگیرم مے آمد
کہ از ہیچکدام نمے گذشتم دریں حال آقا حسین باشماچی آقا اسمٰعیل پیش خدمت
باشی و آقا عبدالکریم پیرش و آقا شریف پہلوان و خسرو خاں گرجی و آقا
ابراہیم بیگ قہوہ چی و آقا عبدالصمد جارچی باشی شاہ را بدرِ حرم رسانیدہ برگشتہ
کفِ دست بوکشیدہ دست جمع آمن صدا زدند میرزا تنہا خوری مزہ ندارد
مہمان مے خواہی بظرافت گفت آرے چاشت خورید از میراث خوار است
ہمہ تاں بفرمائید بشرطیکہ باردی وشوخی را بکنار بگذارید اکا برا عاظم مذکور
دست بجمع توی آمن دورہم نشستند پس خشکہ بندہا آستین بالا زدہ بطورِ مالِ
مُفت دلِ بے رحم برغبت تمام میل فرمودند و آب یخ سرکشیدند ظاہرا
ناشتا از خانہ بیروں اُفتادہ نہار نخوردہ بودند گفتم زود باشید
خوشہ ہائے انگور و میوہ سبد را آب بکشید بیارید ہرگاہ پیش نہادند
آں را ہم حضرات تنقل کردند و دست شستہ بریش وسُبیل مالیدند آقا اسمٰعیل
کہ در لطیفہ و بدیہہ گوئی از شاہ مضائقہ نداشت و در ہزل سعدی شیرازی را
شاگرد و خوجہ چین خود مے پنداشت برائے ادائے مزدِ دست نعمت
و ہضم طعام کہ اگر ساعتے بے مطایبہ مے نشست شکمِ او بادمے کرد گفت
اے کہنہ رند بچہ باز خراباتی من ترا بواجبی مے شناسم ہرگاہ آقا حسین جان
خوش جمال و کمال ہمسایۂ مانبود ہرگز خوش باش نمے زدی خدا داند بکدام
حیلہ و بہانہ از سرو امے کردی امروز صدقہ سرِ ایں زُلف و بناگوش
و رخسارِ گل فروشش لقمۂ چرب و نرم نصیب شد میرزا برآشفت کہ
شمارا بارِ اول دمِ جلو گرفتم لودگی مکن خوشم نمے آید درست بنشیں
حرمتِ ترا نگاہ مے دارم و الا مے گفتم اے لحاف کش میانجی قرمساق

کار ہمہ کس نیست وقتیکہ بے عار شدی ہر جا بروی ہمیں آش و کاسہ ست
خدا کجکول گدائی شمار اسلامت دارد حمام بے عرق نخواہد بود آقا اسمٰعیل گفت
مرگ ما حالا از خرِ شیطان پائیں بیا یک مسئلہ مختلف فیہ مے پرسم در تقلید حاجی
عرب مقلدِ لوطیِ جامع الشرائط ہر چہ معمول بہ بودہ باشد افادہ بفرمائید شمع
ریز اقوی ست یا دوغی احوط مردم از معاملہ رد و قدح ہر دو پیر مرد یکے زاہدِ خشک
و دیگرے ہرزہ چونہ باچہ در حال قہقاہ خندیدند ازاں میاں خسرو خاں زمزمہ
نمود کہ عجب حسنِ اتفاق مے شد ہر گاہ دریں ساعت جعفر خانِ مین باشی افسرِ
نظام سرِ بازیچہ محمد باقر خانِ قلعہ بیگی بنظر مے آمد کہ چشمہا از پرتوِ آفتابِ رویش
نور افشاں و غنچہ دلہا بگفتگویش شگفتہ و خنداں مے گشت ناگاہ شیطان
در قفایش زدہ بمفاد کور شود دکان دارے کہ مشتری خود را نشناسد
پسرہ را بآں راہ آورد کہ مثلِ کوئی ہائے بازی گر سجافِ دامن کشاں بہزار
ناز و ادا سر زدہ رسید بغمزہ گفت باشاہزادہ چیز خوردہ حالا مرخص شدہ
مے روم شنیدم ایں جا رفقا فراہم اند خواستم دیدنی کردہ باشم ایں را بگو
کہ جعفر خاں سرش از مدتے بیش حسین گیر بود بنا بخاطرش آمد آقا اسمٰعیل کہنہ
گرگ باراں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ با ہزار قلابی پائے
خم و قمار خانہ بسر بردہ گفت خان چہ عجب چہ عجب کہ یادِ مشتاقاں
فرمودی با میرزا سخت آمیزش و جوشش بودہ ست **شعر**

با ہر کہ غیر ماست چو شیر و شکر خوشی
با ما چہ حالت ست کہ چوں آب و آتشی

گاہے بکلبۂ احزاں بصد طلب و آرزو قدم نگذاشتی قہر و ناسازگاری ابواب جمع
مخلصاں دہشتی آخر ما را ہم ازیں نمد کلاہے و جانب میرزا کنایہ تشنیع زدہ گفت مقدومِ مکرم

مجنب که گنجے بلے پشتِ پرده شکار مے افگنی نے دانی که شعر

خورده بینا نند در عالم بسے
واقف اند از کار و بارِ هر کسے

میرزا بر خود پیچیده از جا در رفت گفت اشنا و خود بدیگرے مده مصرع این را بکسے گو که ترا نشناسد من صاحب را خوب بجامے آرم و سحر خیزی با واجبی خبر دارم بارے این قدر شور مزه ندارد بر گذشته ها صلوات و آئنده را مدارات مناسب حالات زیاده روئے نیست موئے ریش سفید کردی دست ازین اطوار بردار بقول آنکه شعر

چوں پیر شدی حافظ از میکده بیروں شو
رندی و خراباتی در عهدِ شباب اولی

ما و تو لائق چنین صحبت ها نمانده ایم آقا محمد اسمٰعیل گفت غلط فهمیدی مصرع پیرے که دم ز عشق زند بس غنیمت ست + در مذاکرهٔ این دو بزرگوار از خنده روده بر شدند میرزا احمد نقاش برادرِ آقا عبد الله که طبعِ چائیده خنکِ شیر خشتی داشت و برائے حسن پرستی لوحِ محبت را در بغل مے گذاشت دایم بر ورق خیال نقش عاشقی مے کشید و مسودهٔ صورتِ خوب را بر صفحهٔ زندگانی مایهٔ ناموری مے دید حوالهٔ چهرهٔ زیبا بر پردهٔ آرزو طرح مے کرد و در چشم و ابرو و رخسار و زلفِ محبوباں رنگ آشنائی مے زد خبر آقا حسین و جعفر خاں یافته رد انها برداشته در پئے مدعا بر آمد همینکه داخل شد آقا ابراهیم گفت بنازم بقدرت کارساز که آب آمد و تیمم برخاست هر که در طلب باشد بسم الله پیش بفرماید این گوئے و میدان چوگان بازی منکه حسبند میرزا هستم ماشاء الله همه را بشاگردی قبول ندارد چشم و گوش و زبان او را ببائید به بنید چه طور حرف کار کارخانه مے زند آقا اسمٰعیل پیشدستی کرده گفت خان حالا که قدم بچشم ما نهادی بیا معامله کنیم تا دستِ خالی بر نگشته باشی

گفت تجارت سرم نمیشود انانکه خرند میفروشند گفت نشان می دهم یک تاج و نه دشنام
بده و مرا بخبر تا شب و روز پشت سرت مانده خدمت کرده باشم اگر پشیمان شوی بوسه بما
پس بده گفت رفع رجوع خانه کوچ شما از مردم بیگانه و اهل محله بمشکل سرانجام
خواهد شد گفت او را نجاک سپرده فارغ گردیدم خان گفت اقا جواب ترکی
ترکی بشرطیکه دلخور نشوی اعلام میکنم بدت نیاید اول خویش بعدهٔ درویش
چراغی که درخانه رواست به مسجد حرام ست چرا معامله راس المال نقد
باخلف رشید خود نمی کنی اگر مغبون هم بشوی نفع بخودت برگردد گفت او مثل
شما در داد و ستد خوش بده کجاست خسرو خان صدا زد کوتاه کن برخیز بردیم جواب
داد غصه مخور از پیش کوتاه بوده ست والا بشما هم می رسید من دق کرده برخاسته
راه دفتر پیش گرفتم رفیقی داشتم روز دیگر که این حکایت را نذکور نمودم پشت
دست گزید کاش منهم خبری میشدم دمی خوش می گذرانیدم حالا که وقت گذشت
محل تلافی نماند باری بدم دروازه که رسیدم دو فراش شاهی سونند ایستاده
هر بیگانه را مانع بودند چونکه سابقهٔ آشنائی داشتم مزاحم نشدند الا بایک ما زندرانی
بحث و جدل شان درمیان بود نمی گذاشتند اندرون برود که امین الدوله
نشسته امووات سلطنت تمشیت نمی دهد برای بیباقی سال تمام محصل تعین
می کند مازندرانی که تخم مرغ نیمرو با کته چلاو خورده گوشت را نا پخته بجای تاس
کباب هضم کرده بجوش و خروش برآمده گفت جبهٔ انها ی که اذن میدهی میروند
از جبه من بلند تر است دربان که صفت درندگی و برسگ هزارهٔ داد یماق غالب
بوده دست بسینه اش زده پس کرد من از هیبت فراش دهن دریده باریک
شده گشاده قدم برداشته تو رفتم اساس ماخذائی دیدم که صدها محرر دست به کار
زده سرگرم مهمات و خدمات مفوضه خود بودند میرزا اقوام الدین شاهرودی

دفترکشا را صدا زد که قدرِ کاغذ قستاقی و دو دسته رومی و سه طبق کشمیری بده ضرورست و دوات قلمدان خشک و ابکی شده مرکب از شیشه بزیر لیقه را برهم بزن میرزا بدیع سیاق دان اطلاق نویس دست گاه خود چیده مردم دورش گرفته بودند رفع رجوع وکلای حکام و عمالِ ولایات با وتعلق داشت سید ابوالقاسم رشتی طبلق واصلباتی راکه دو طرف سر رته آن تخته گرفته کشاده فردهای حسابِ مداخل را زیر ورو می کرد محمد هاشم بهبهانی عرض ارسال مالیاتِ دیوانی راسیاهه می نمود میرزا محمد نایینی میرمنشی که خدا بسلامتش دارد و لوله کاغذ بمهر زده فرمان ورقم شاهی را بزیر دست خود می داد تا سوادش بردارد وکربلای احمد رضای رشتی براتِ قیمتِ اجناسِ مصارف دواب و کارخانهٔ ابراهیم خان ناظر از شربتخانه و اشپزخانه می نوشت مستوفیها رقوماتِ گرفت وگیرِ ممالکِ محروسه جمع وتفریق می کردند آقا مشتاق احمد کرمانی ورق طلای خالص در بشقاب سفال حل نموده برعنوان فرامین طغرا التعلیقه می فرمود اربابِ حوایج بمطالبه حوالاتِ تُلُق وسرو سات دست بسینه می کشند لاکن بخوف ضرب وشتمِ امین نفس یکی بالا نمی آمد هرکه قبض الوصول صند وقدار با بواب جمع میرسانید از شلاق وشلتاق دیوانی خلاص می شد بنده با دب پیش رفته امین الدوله ومعتمد را که باهم بودند سلام کردم کشاده پیشانی خنده رو بجواب پرداخته جانشان دادند احوال پرسی نموده تفقد بزرگانه ببنده دل داشت پرسید ضرورست آمدن اینجا برای چه مطلب می باشد عرض کردم خدا شما را سلامت وکامگار بدارد که همیشه دردمرا می کشید و بداد استغاثه دلم می رسید دوای اصلاح حالم می دهید غربا پروری و بنده نوازی میکند مدتیست در باب چند دانگ زمین مزرعه فتح آباد عرضداشت کردم به خصوص واگذاشت آن حکم شد که یرلیغ بلیغ صادر گردد هنوز توقیع رقیعِ

سلطانی صاف هم نشد تا به ثبت مهر و نشان طغرا و نقل روزنامچه سررشته چه رسد

گفت عزیز من مصرع

گر گدا کاهل بود تقصیر صاحبخانه چیست

شما خود چرا درین مدتِ دراز یاد آوری نکردید که جماعت مردم سهل انگار سست

را شوک میزدم از قضا و قدر فلک دون پرور آقا غلام حسین طهرانی که بر پشت بامِ

حمام هیس پا میزد مدام او بار کلافه می کرد رخت برگردان کجا پول سرکیسه نداشت پیوسته

چوب خط او زیر دوکانِ بقال افتاده جُحت ده ریال او را هیچ صراف بد وغاز و

یک بیستی نمی گرفت همه کاره و معتمد نظام الدوله شده اکنون بمشار الیه وزیر و بافقیر

خیلی رفیق جان جانی بوده خان او را صدا ازو پیش بیا لبیک گفته برابر آمد

فرموده در عهدهٔ خود بشناس که فردا بجمیع وجوه رقمِ فلانی مستجل شود و الاجبه نمیه مُسنگین

بگردنت می افتد دعا و ثنا بجا آورده مرخص گشتم عین نصف النهار بلکه زوال

شده بود به مسجد رفته طهارت نموده دست نماز گرفته پشت سر حاجی

میرزا حمزهٔ کرمان شاهی ظهر و عصر خوانده بیرون آمده وقتیکه از تخته پل

دَر ارگ گذشتم به معرکه آقا قنبر حبشی قصه خوان جمعیت فراوان دیدم خواستم

معلوم شود چه واقعست برابر شدم درویش حسینِ اصفهانی تعلیمی دست

گرفته روی صندلی نشسته با شاگرد خود حرف مفت میزد که مردم به خنده

و بازی گوشی او فراهم آمده هنگامه را گرم نمایند اوستا مراد قهوه فروش

تنباکوی دو برگه شیرازی آب کشیده بسر قلیان پر کرده چار و ور میرسانید

درویش همین که مشتریها را دلپشته جمع دید خواست در وغنهای که بهم یافته

بود شروع کند ناگاه الاغ کدام رعیت بار پشت و پالان زمین زده شیشکی

انداخته نعره زنان رو بمعرکه آمده گوش را قلم و دم را علم صف را شکافته

درمیان دو وید مردم تبت و پیت شدند چند تنبل بنگی و چرسی شل بت با سنگ
چاه زبل که بر جا مانده شور نخورده بودند بروی هم افتاده ند چارواداران افسار
آورده بسرش زده گرفته برده بگوشه بسته جوال کاه را پیشش نهاده از
قاتمه می دوخت مردم باز جمع گشتند داستان حسین کرد آغاز کرد بجان شما
گناه بی لذت بود که چنگ بدل نمیزد برگشته از پای قاپق گذشته سرهای
ترکمان و قزاق راه زن که پوست گنده کاه پر نموده میان توبره کرده
آورده اند اخته درمیان سبزی کله منار ساخته بودند چونکه سرراه بودم
بنظم سرسری دیده درکنار معرکه دم دروازهٔ بازار آدم سرهم بندی افسانه
گوی انجاهم خوشم نیامد داخل بازار شدم اول وشت دوکان لبنیات فروش
بود که در موسم بهار دوغ و کره و دلمه پنیر و قیماق یعنی سرشیر و شیر فالوده
برف و شیره انگور و شکر آمیخته و انجیر و آلو بخارا و قیسی در آب خیسیده
و زمستان کفی و ماست و پنیر خیکی و کشک و تره قروت و ماقوتی و فرنی می فروشد
از ان رد شده بر دوکان نخود بریز رسیدم که مغز بادام و پسته و انجوجک
و فندق و چار مغز بو داده آب نمک زده و نخود برشته نمکین و ساده
در طبق های چوبی داشت بالا رفته دوکان بقال دیدم که پشت تخته ایستاده
بند ترازو آویخته و سنگ من تبریزی و چارک و پنجه با دستمال برابر
گذاشته هرگاه چیزی کشیده دست مشتری می داد تخته و کفه ترازو
پاک می کرد خیک غسل و روغن زرد و پنیر و شکمبه قورمه گوشت سرخ کرده
آورده ایلیات پاره نموده تغار ماست تازهٔ چرب نهاده سبدهای پر از
میوهٔ خشک بار کشمش و مویز و انجیر و قیسی و آلو بخارا و جوز قند و زرشک و عناب
و سنجد و آلو بالو و انار دانه و الوچه و خرمای خارک و سماق و بادام و پسته

و فندق و گردو و هندوانه و خربوزه و سیب و انار و انگور و گلابی و به ذخیره
زمستانی و ماش و لوبیا و باقلا و برنج مراغه و عنبربو و سوجبلاغ داشت و پهلویش
دوکان علاف بود که غله نخود و گندم و جو و ارزن و کاه و هیزم و زغال و جاروب و
و دسته بیل و کوزه و سبوچه و تنگ و دوستکامی و لولئین و صراحی گلی رامی فروشند
ازان بالاتر دوکان قصاب بنظر آمده که فیج پیچ بسته لنگ بکمر زده هفت
هشت گوسفند و بره های دنبه دار و بز را اسلخ کرده مسلم بر تناره زده
پوست و گوشت چرب روی دنده را چین چین ورق کرده ته بته برگردانیده
کنده چوب و ساتور و بغده بر تخته چیده کارد بدست گرفته فسان
آهن آویخته صندلی برابر نهاده گاهی ایستاده تکیه زده زمانی بر آن نشسته
ترازو و آویزال داشت قدری پیشتر بدوکان سبزی فروش پا گذاشتم
بسته های سبزی پای گوشت اسفناخ و شمبلیله و شویت و خرفه و کلم و شلغم
و چغندر و بادنجان و بامیان و زردک و کدو و پیاز و سیر و گندنا و تره تیزک
و نعنا و دسته ریحان و گشنیز سبز می فروخت ازان فراتر شدم دوکان کبابی
بنظر آمد که قیمه گوشت و دنبه گوسفند و پیاز باریک کوفته
بسیخ زده سرخ کرده لای نان سنتریها کشیده گرده سماق تشکی و لیموی
عمانی پاشیده می داد بالاترش دوکان آشپز دیدم که سامان ظروف چینی و
کاشی و مسی بسیار چیده بریانی گوسفند مسلم بمجمعه بر آورده چلاو کباب و قورمه
پلاو و خورشهای رنگین داشته نشیمن علاحده برای مهمانان فرش کرده آفتابه
لگن بدست شاگردان داده هرکس وارد می شود دستشل خانه اجرا کنتنی و
افشره و ترشی خورده آدمی سه عباسی و هزار دینار تا دو شاهی قیمت نان و
قاتق شمرده می رود عقب آن دوکان نان بابوده و طرف جنوب و شرق

مکان اندر دنی شکوتی ساخته تغار بزرگ و کوچک در گل گرفته میانش آرد
خمیر کرده بهمان بلندی یک جانب تنور بزرگ فرو برده سه چهار نفر
ایستاده چونه خمیر آورده ابر آورده در تراز و کشیده حواله دیگری و آن
یکی بدست پهن نموده پیش او ستاد می انداخت تا بر سنگ زده آب
کشک مالیده و چارتخم پاشیده سرپا خم شده در تنور می زد که بقامت
بچه ده ساله نان پنجه گش پخته قرمز بر آورده به دوکاندار می داد او بروی
منبر پله بر پله می گذاشت چون از هم روشدم بازار قنادی دم راه افتاد
گونی شکر بنگاله در پاتیل و آب ریخته بقوام آورده کوزهٔ نبات و کله قند
می ریختند و میان سینی های مسی سفید کرده حلوای باقلاده و حلوای پشمک
دار دابه و نقل آب نبات و بادام و پسته و خشخاش و نخودچی در وح
افزا و لوز بادام و قرص فوفل و لوز گزبگبین و پسته و مغزیات و قرص آب لیمو
و شکر پنیر بید مشک زده بآب و تاب نهاده و خریداران هرچه می
خواستند وزن کرده در جعبه پر نموده می دادند پهلوی آن بازار عطارها
بود که ادویه مشک و زعفران معالجه بیماری و شیشه پر از شربت استعمال
طبابت و زلوی در آب انداخته و شمع موم سفید و زنگ و حنای
جنیت سائیده و چوب بقم و صدها گیاه و گل و عصاره اجزای روئیدنی
می فروختند هم در آن میان دو سه دکان عصار که روغن بید انجیر
و سرشف و زیتون و شماع که شمع سفید و شمع پیچ موم زرد و خراطی که میانه قلیان
هائے چوب گلابی و سرد به روغن تراشیده می فروخت و دکان تمباکو فروش
که کیسه هائے دو برگه شیرازی و تتن اصفهانی و سرچپق در آن انبار داشته
به نظر ره گذر دیده رفتم تا میان بازار متاع ملابس و اقمشهٔ قیمتی رسیدم

به دوکان بزاز توپ قدک هائے رنگین صفاهانی از ده تا هیجده وقصب والیجه
وسایه کوهی وقنویز رشت وتبریز ودستمال مشکی زنانه وچادرشب یزدی
وچلواری ودوازده واری وپیراهن شاهی ونینوی انگریزی ودگله
قلمکار آبرچه وبند رومی وافشان وزمردی وقرمز وبازهری وبنفش
وزرد وپیرهنی سفید بوته قرمز وبوته بادامی وخیری وبنفش وزمردی و
شلواری همه طرح محرمات وبوته وچارقد وابره لحاف وپرده گلوبند
وطاقچه پوش وسارق چیت ولنگ وقدیفه مردانه وزنانه وسرخشک کن
ومچهلی بندری وسائر پارچه نازک هند تا کرباس گنده خود آنولایت
روی هم ریخته بودند ودوکان سمسار که رسیده دیدم شمشیر وکارد وقمه و
کمرخنجر وتفنگ ویراق اسپ وکمان وتیر وقبا وارخالق وپیراهن وزیر
جامه دوخته هر قسم وپوستین وکلیجه وکردی ولباده سموره وخز وقاقم وسنجاب
وجبه اوزبکی وبارانی وطاقه برک وماهوت وبگرس ومخمل واطلس و
مخمل زری وزربفت ونمد مسند وبادوی تفت وکرمان وقالین بیرجندی
وکرمان شاهی وقاش خورجین والمنجوق چین جوراب زنانه ومردانه ساق کوتاه
وبلند نخ وکرگ وشیر وشکر وشال ترمه کشمیری وکرمانی وابره ورضائی
وغلیل خانی ودرسلسله وحاشیه وکوشه سنگین ووسط وسبک باب امیر
وفقیر موجود بود وبرابرش بازار خورده فروشان که قاشق وزنجیر وزنگ
وچقماق وقفل وچاقو وقلمدان وسوزن وانگشتانه وسرمه دان
وجوال دوز وقاتمه می فروختند وبازار دقاق ورنگرز پهلوی هم اتفاق
افتاده از ان گذشته دوکان سراج بود که زین ویراق اسپ و
حکمه ولکب جین ومطهره وخنبای قلیان ونمدان مفرش ونطع قابلامه

می سازند برابرش کفش دوز که ساغری وجسته وسرپائی وگرجی می فروخت
زیر بازوی دوکانش پینه دوز هم کار می کرد کفشهای کهنه را وصله
زده و پینه می دوخت ازان گذشته بازار کلاه دوزها و پوستین دوز
ولنده ره دوز و خیاط و علاقه بند و اتوکش بود که هر یکی انواع اجناس
خوب و بد چیده و دست بکار زده شاگردان خود را می آموختند
بالاتر ازان آهنگر و مسگر و شمشیرگر و زرگر و میناساز و خاتم بند ها دکان
داشتند و بازار جوهریان که مروارید و مرجان و الماس و زمرد و زبرجد
ساده و زیور ساخته خرید و فروخت می کردند ورمقابل آن ها دوکان
صرافان که اشرفی و بجاغلی و ریال و پول سیاه داد و ستد می نمودند برابرش
در دوکان ها رفوگر و شال باف و چند صحاف می نشستند آخر همه بکنج بازار
دوکان جراحی بود یک اوستاد و دو سه شاگرد هم سر مردم می تراشیدند
و هم حجامت می کردند و هم کار شکسته بند را می بردند و هم بگوشه زمین گود
کنده هرکس می خواست خون بگیرد او را بکنارش نشانیده و تسمه
بسته رگ میزدند و ازهمه اهل حرفه بیشتر مداخل داشتند بگردش بیهوده
سیر جماعت پیشه وران بعمل آمده زبانی معتمدی دریافت شد که باقی اصناف
ذیل در خانه و مکانات صنایع خود دست اندر کار میباشند مثل کسبه سقا
و ملاح و صیاد و رمال و دلال و چیت ساز و محصره کش و دباغ و اوباش
و سنگ تراش و شالی کوب و آسیابان و حمامی و خوانچه فروش ها که نان
کماچ و انجیر و فیستی و آلو بخارا غیسا ینده سر دست می گردانند و گازر و
کناس و باغبان و حمال و فعله و مزدور و بنا و معمار و نجار و شانه ساز
و خشت مال و کوزه پز و توُن تاب و جولاه و مشکی باف و نمد مال و نداف و

نداف و بوریاباف و قالی باف و حلاج و حکاک و دلاک و کوزه گر و پالان دوز
و نعلبند و مذهب و نقاش و مصور و کاتب و خوش نویس و طبیب و کحال
و شانه بین که به تحصیل اجرت اوقات می گذرانند این قدر دیده و شناخته
رسیدم به کاروان سرای گلشن عجب جای باصفائی بود که رو کار عمارت
راهمه آجر کاشی زده حجره های نشیمن سوداگران نهایت آراسته بیان هر
مکان و پستو پرده آویخته در پشت آن از نخواه اقالیم دور و نزدیک
بالای هم ریخته جماعت دلال مثل موش چار دور بگردش و دالان دار
بکمال تشخص سر دروازه مشغول محافظت مال و چاروای وارد سرا و طویله بود
ترازوی قپان در مقابل آویزان کرده لنگه بار ابریشم و نیل و شکر کشیده
معامله می نمودند ساعتی پیش حاجی رجب علی بوشهری مکث کردم همان دم
قافله یزد رسید یابوی پیش آهنگ را زنگهای کلان و زنگوله بگردن و
پهلو آویخته و دو تا چوب بسر یک دیگر بالای بارش خمیده بسته قاطرهای
بلند بالای قچاق تنومند در یمین و یسارش نفس زنان وارد شدند
بیشتر هر دم سر نشین پیله ور چار قلاب مطهره آب و پخته قلیان و دبه روغن
و آفتابه مسی زده از اسباب خرازی بنابر فروش بار داشته فرود آمدند
حاجی بتواضع بسیار قدم پیش نهاده بذهن خود مظنه برد که منهم از مال
مذکور چیزی نسیه می خواهم بگیرم بی تمهید مقدمه گفت تجار نوشته اند باید
نقد فروخت خواه با جنس مرغوب معاوضه کرده باشم عرض کردم خدا
حافظ شما باشد به بخشید بنده محض برای سیر در اینجا پا نهاده ام تشویش
نه کنید خاطر جمع باشید خرید و فروش در کار نیست نزدیک
عصر بود مرا شوق کشید بخانه میرزا مهدی ملک الکتاب رفتم تنها بود

سلام کردم جواب داده گفت چه عجب گفتم عجبی نیست گفت خوش آمدید
گفتم خوش باشید گفت بسیار مشرف فرمودید گفتم مشرف شدم گفت قدم
بسر و چشم گفتم چشم شما روشن گفت دماغ شما چاق ست گفتم شکر خدا گفت
احوال شما خوب ست گفتم الحمدلله گفت کیف شما کوک است گفتم بعنایت
لطف شما گفت انشاء الله هیچ ناخوشی نباشد گفتم از برکات دعای شما صحت
دارم گفت چند وقت ست شما را ندیدم به کدام شغل آلودگی داشتید گفتم
سوای کاهلی و بیکاری هیچ نبود گفت آئنده اظهار این قدر غیبت مناسب نمی نماید
از شما بعید می باشد یا در خانه باشید تا کسی بیاید یک سر قلیان تنباکو از کیسات
بر آید یا خود قدم رنجه بفرمائید تا زیارت بکنیم گفتم شنیده ام امروز مخدوم
زاده بخیر و سلامت از سفر خیریت اثر معاودت نموده گفت بلی گفتم چشم شما
روشن مبارک باشد گفت چشم شما هم روشن خدا حافظ شما باشد پرسیدم
کجا و چه کار تشریف برده بود جواب داد خویشان مادری او در معصومه قم اند
متصل بآرزوی دیدارش کتابت می فرستادند که چشم مادر در انتظار نور دیده
سفید شد ناچار فرستادم یک سال پیش حضرات ماند منهم فکر نمودم مصرع

"چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار"

دختر خاله اش صبیه حاجی محمد جعفر را خواستگاری کردم نامزد شده ست
می خواستند همانجا خطبه بخوانند بی صدا و ندا عروسی بشود چند کاغذ نوشتند
سمج شدند رضا ندادم که دشمن و دوست پشت سر و پیش رو چه خواهند
گفت نسبت بخل و امساک میدهند که فلانی چار دینار خرج نه کرد یک دو
نفر را دعوت نگرفت گفتم بسر علی این اساس هر جا بر پا شود مراحضر در احضار
به فرمائید و هر خدمت که لائق دانید متکفل گردانید گفت مخدوم را

خدمت یعنی چه البته بی شما صفائی ندارد لاکن بنده نواز عجب حال مردم
روزگار ست هر کس بزور بازو لقمهٔ نان پیدا کرده می خورد یا می بخشد بپاداش
بدهانش میرسد ارباب حسد و تنگ چشم خدا ناترس پی اخلال کار او دست
و پا می زنند هم ریش باید رخانه صدر اعظم پای رفت و آمد وا کرده مرجع
کار تجارت خان بود هم پیشه هائے نادرست او موشک دوانی نموده اسناد
خیانت دادند امرا و سلاطین را که می دانید بحرف اهل مکر و فریب خوب گوش
می دهند و تحقیقات را در بارگاه سطوت ایشان راه نیست صدر اعظم
بد ظنه شده عزل نموده از نظر انداخت حریفان بار یافته زیر آبش کشیدند
هر چه داشت گرفتند بکلی نادار کردند حجت و برات هزارها تومان را حاشا زدند
اوضاع کار و بارش برهم خورد بیچاره از اول بدتر شد اعتبار داد و ستد
سوداگری نمانده حالا آه در بساط ندارد سرمایه اندوختهٔ سابق هم برباد
رفت مدتی است نشسته بگوشه عزلت و توکل افتاده رو بکسی نشان نمیداد
چند بار بحضور امین الدوله خواهش نمودم که دستش بدم گاوی بند گرداند
اقرار داشت فرموده است کدام منصب شاهی فراخور حالش تعین خواهم کرد
لاکن هنوز از قوه بفعل نیامده گفتم یک عزیمت مجرب پیش من است هر گه
چهل روز به صدق دل و نیت خالص و اعتقاد کامل بران مواظبت کنند
حاجت صعب و دشوار بر آورده میشود گفت البته مرحمت بفرمائید گفتم
انشاء الله فردا ارسال خدمت می نمایم گفت درین روزها شوق رمل پیدا
کرده ام امروز تخته پیش رویم گذاشته قرعه انداختم زایچه کشیدم
فال نیک بر آمد که عزیزی مهمان خواهد شد آن شکل بظهور آمد گفتم مهربانی شما
زیاد دست معاف بدارید حالا نمی توانم از خانه بیرون بیایم چرا که سه روز گذشته

زحمت خوردن چیز دعوت می کشم گفت امشب هم بالایشش چه می شود یک شب دیگر بد بگزرانید گفتم بدولت شما هر روز خوش می گذرد و به راحت بسر می رود فاما مرو زبی ادبی را به بخشید گفت هرگاه خاطر مرا زمین می زنی پیش آقا سید گله خواهم شمرد گفتم بمرک خودم عذرهای قوی دارم لاکن مثل مشهور ست یار زنده صحبت باقی اگر حیات باشد بسیار اذیت خواهم داد گفت پس قدری میوه میطلبم میل بفرمائید اگر ازینهم اغماض کنی آمد و رفت سر قبرستان و ملاقات اموات خواهد بود گفتم تکلف برطرف یک خوشه انگور کفایت می کند گفت یعنی چه این قدر مرا سبک برداسته اید پس نوکرهای خود را گفت رفتند طبق های هر قسم میوه و چند دانه خربوزهٔ مثل جان آدم دهند دانه دُیمه ورشت آوردند جای دوستان خالی بسیار اهتمام نمود هر چیز را به قسم های مغلطه پی در پی خورانید از اتفاقات ملا نظر علی خوش خوان نایب السلطنت از تبریز رخصت گرفته بدار الخلافه طهران آمده مهمان آقا مهدی بود او را پیش من معرفی نمود که دست بوسی و چاق و سلامتی با هم دیگر شد و از جذب قلوب وکشش عالم ارواح از جانبین گرم جوشی و خصوصیت مفرط بمیان آمده حاضرین را تعجب رو یداد گفتم مجلس بی ریا صحبت خالی از اغیار می باشد گستاخی ست هرگاه یک دو دهن بخوانی روح ما را تازگی و نشاط بهم می رسد ملا عذرهای متداول خوانده ها پیش کشید که سینه ام گرفته صورت من درست بر نمی آید دیشب سرکه شیره خورده ام ریزشش نزله بحنجرم زده آورده چائیده شده ام سرفه می کنم گفتم سبحان الله پس میان شما و دیگران چه تفاوت ماند هرگاه آواز ساز و نفس رسا و مجلس مستمع باشد شاگردان شما هم خوب می خوانند و بزم آرائی را سکه می کنند اوستادی آن مست که باد قات ناسازگاهی هم ساز و نوازهنری بکار برند تا مدعیان

ای والله گویند گفت نه دائره نه تنبک نه کانچه نه سرناچی نه دسماز صدای گرفته
خالی بهمزه قوت سامعه را چه لذت بلکه مرارت خواهد بخشید عرض کردم بقول
شاعر بیت بزیور ها بیارایند وقتی خوب رویان را

تو سیمین تن چنان خوبی که زیور ها بیارائی

بالتماس و خوشامد بجد که آقا مهدی هم آتش داد و بسیار لعاب مالید
بزمین راست شروع و در آمد کرده بیزیز صغیر و عشاق و مالف و پنجگاه و
عراق و نوروز عرب و رهاوندی و بیات ترک و قجر و شهناز و شور و شهناز و
دفیلی و باز بهمان آهنگ اول آمده پرده پرده بالا رفته تا شش دانگ
اوج و حضیض اوستادی را نشان داد و بگردش و تحریر های مناسب و زدن
نیشهای خوش آینده و محافظت آواز در پستی و بلندی از خارج و پرت
شدن در خواندن و دو سه تصنیف کار عمل و اشعار عاشقانه بطور دستگاه
حاضرین را خیلی مستفید کرد گفتم مرحبا بارک الله دم شما گرم نفس شما رسا
روح مرشد و اوستاد شما شاد خدا تعالے او را بیامرزد گفت بلی اگر
شما تمسخر نکنید و آلت مضحکه نسازید چه می شود گفتم اشهد بالله بلی هم چیز دهن
غزل خوان و روضه خوان های دیگر زیاد است که بمناسبات خوانی باین پله
بالا رفته در علم موسیقی مثل شما وقوف داشته باشند جناب چکیده این
کار اید و دیگران چسپیده اند مصرع

"ببین تفاوت ره از کجاست تا به کجا"

به جان عزیزت نبازم باین خنجر که سر آید هم سازها ست ملا ذمن بنظر
صلاح کار می گویم اگر شما زحمت طی مسافت را گوارا نمائید و متحمل صرف
اوقات و اذیت سفر بوده باشید بمفاد السفر وسیلة الظفر بعزم رفتن

هندوستان بطور سیاحت بلاد و سیرِ خلایقِ مختلف شکل خالق و عجائبات روی زمین و دریا و شجر و حجر و صنایع سایر اقالیم و معاشرتِ امثال و اقران و روسای هندوستان و برخوردِ اهلِ آنجا و رسم و طریق مسافرت و مجاورت از راهِ دار السلطنة اصفهان و دار العلم شیراز و بندر ابوشهر وارد شوید تجار مقدم شما را فوزِ عظیم دولت خداداد شمرده و گوشهٔ جهاز دخانی یا مرکب و بغله و غراب بادی از کپتان و ناخدا به کرایهٔ متعارف میان خودها گرفته تدارک جنسِ ضروریاتِ خورش و اذوقه صرف دریا از برنج و روغن و ماست و پنیر و پیاز و ادویه و ماهی خشک و مرغ و گوسفند و نان پختهٔ دو آتشه و تمر هندی و لیموی عمّانی و سکنجبین در میان زنبیل و کیسه و مرتبان پر کرده خورده ریز را در ماشوهٔ خداانگاره یا تبیل کشیده شما را بتمکینِ تمام نشانیده بلنگرگاه برده باعزاز دست به دست سوار نموده شبری پر تکلف زیبا نبا بر جایگاه در و بوسه آویزان می نمایند که در ان تکان موجه آب از یمین و یسار مصدع نیست سوای حرکات بالا و پائین دریا که آن را مرباد امشکه گویند ازان مفر نیست و بظاهر اسباب نول را بگردن خود گرفته با مان خدا و رسول می سپارند عمله کشتی از معلّم و جاشو و سارجن در تعظیم و رسانیدن آب شیرین خوردنی رعایت و مروت بکار برده و جناب بآرام و آسایش در عرصه ده شبانه روز از حوالی مسقط گذشته در غورمبئی میرسید ارکاتی می آید و اختیار کپتان و ناخدا و معلم در حرکات روانی و گردش جهاز صلب کرده چپ و راست پیچ و تاب داده مانند بلدیکه قافله را در کوچه باغ شهر برده بمقصد رسانند در اندک زمانی بلنگرگاه می رسید توپ سلام

را تسلک می کنند اعاظمِ ممبئی باستقبال می آیند و سامان را در فرزه برده
با عمله گمرک سرگوشی کرده سوار بگهی دو اسپه عمده نموده از قلعه به شهر برده در کوتهی
فراخور حال جا میدهند عجائبات آن قلعه اگر به شمارم از حساب بیرونست
یک بَدَنَه دیوار و برج و باره در آب شالده ریخته بالا آورده چند
گودی بزرگ ساخته به کنارش استری انجن کارخانه ایست که بقوت
دودش بخارات زور می زند آب قعر آن را بیرون می آورد گودی
عبارت می باشد از عمارتیکه مثل حوض درست کرده یک سرش بدریا
ملحق ست هر جهاز سوار لجیم شود خواه عیب پیدا کند دران برده اصلاح
چوب و تخته و تبدیل تنکه و صحایف بس ته و پهلو می نمایند و گنده آب
خن را می کشند و هر کس پول دارد همت می کند از صد هزار و کم و بیش
جهاز نو می سازد دروازه را می کشایند آب دریا پر می شود کشتی را
بالا می آرد پرده شراع و گل کشیده سکان را گردانیده به لنگرگاه برده مال
تجارت بار کرده شاخن می نمایند در گوشهٔ آن نارنج قلعه ست آن جا
ضرابخانه فرنگی و انواع سامان آتش خانه ست صفت ضرب و چرخ و آلات
آن تا بتقریر زبانی هرگز حالی نمی شود تا کسی بچشم خود نه بیند و همه وقت مردم
به ملاقات و دیدن شما سعادتِ دست بوسی میسر باینده وادراکِ شرف
خدمت می نمایند و بوضع خوش روانه لکهنؤ می فرمایند که سوادِ اعظم و چشم
و چراغ کشور هند و پای تخت پادشاهان آدوده خاندان سعادت خان
نیشاپوری دارالحکومت شیعه اثنا عشری مذهب می باشد بالانشانی و خریداری
ارباب هنر و فضل و کمال آنجا میرسید که بچه مرتبه ست از پادشاه و وزیر
و فقیر همه تن گوش صدای مبارک و نغمات روح افزای جان بخش شما

خواهند بود به خصوص روضه خوانی که در شیوهٔ حاجی آقا ابو طالب مرحوم و شاه حسین مغفور و ملا محمد شوشتری خیلی دل داده اند ماشاء الله در اوراقِ خاطرِ شما و جز کش سینهٔ ملازمان و الان دو بند همه آن ها در رنگِ اوستادی هر یک بزرگوار جمع است باندک وقتی که چند مجلس بخوانید با دلِ خوش دوستِ بر مراجعت می فرمائید بلکه اگر عزم خانه داری و تاهل داشته باشید در خانوادهٔ نام آوران و صاحبانِ شرف حسب و نسب وصلت می شود آن قدر جهاز نقد و جنس با دختر می دهند و کنیز و غلام و باغ و مکان می سپارند و تملیک می نمایند که با وجود سلیقه وافر و پول مفت در عمری فراهمی مثل آن میسر نشود و بسی تکیه های عمارات عالیه و اسباب و نقل ضریح از شیشه و نقره و طلا و علمهای مرصعِ جواهر نگار در چینه فراهم اند که در بیان نمی گنجد به خصوص تعزیه خانه نواب اصف الدوله بهادر خدا بیامرز که وسعت مکانی و بزرگی صحن و استواری بنای آن نه چنان ست که در جهان مثل و نظیر و مانند داشته باشد سه دست جلوخانهٔ پهن دشت با نهایت صفا و خوبی ساخته اند باغچه اش مشابه روضهٔ جنت می نماید در غربی او معروف بر رومی دروازه آن قدر مرتفع شده که طاق کسرا اگر برابرش پست خواهد بود و صنعتِ معماریش یکی آن ست که در تمام این وسعتکده فلک فرسا یک وجب چوب ستون و تیر و تخته نیست سوای دیرک های سائبان که آنهم زر اندود کرده اند یک درجهٔ شاه نشین بزرگ و دالان بطول شصت و چهار درعه و عرض بست و دو درعه خیلی مرتفع دارد که در آن دو ضریح هفت درعه بلند شیشه سبز و سرخ و چهار ده از نقرهٔ تابوت و یک منبر سی پله و یک هزار علم و پانصد قندیل زرِ خالص و صد چهل چراغ سقفی شیشه سفید و سبز و سرخ و زرد و بنفش و لاجوردی

از شش لاله تا هشتاد عدد دو و طبقه و سه طبقه و همچنین فرشی و پنج هزار فانوس بلوری ساده و الماس تراش دانیه هائے حلبی کلان در قاب مطلا و مذہب و دیگر لوازم جریده و چهل گیسو و نخل ماتم دسه و چراغان بیحد و حصر دار دسی و شش ایرانی و مغول را در جرگه ذاکر و پامنبری و واقعه خوان نظم ملا مقبل و بندِ مرثیه خوانِ کلام محتشم کاشی و حدیث خوان و فاتحه خوان بلکه آیین گو هم بمواجب سالی بست و چهار هزار روپیه که برائے شان دیہات معافی واگذاشت می باشد نوکر سرکار اند و سینه زن و سنگ زن و نوحه خوان بسیار ملازم هستند مصارف دهه محرم از شربت آب قند پر میوهٔ ورق بادام و پسته پاشیده و کشمکش ریخته و قهوهٔ بو داده و هلِ سفید و کشنیز بمقشر بریان و قسمی از نوفل و طعام پلاو و خورش و نان شیرمال زنگارنگ شاهانه و روشنی چراغان و شمع پیه و مومِ سفید بی حساب و خیرات و مبرات خرجی راه حاجی و زوار و ابنای سبیل و مسافرین و غریب الوطن عرب و عجم نه آن قدر ست که بتوان شرح نمود مردم عقب نماز پنجگانه و گریه و ناله تذکره مصایب آل عبا علیهم السلام دست جمع بدعای مستجاب می خواهند الهی خرجی حلال و پاکش رونده و رفیق موافق و توفیق سفر حج بیت الله و زیارت مشاهد مقدسه مدینه منوره و آیمه بقیع و عراق و شاه خراسان میسر گردان و ران بلدهٔ خالِ رخسار خاکِ هندوستان بیشترش سهل الوصول ممکن و موجود می باشد گفت انشاالله تعالی نطق سما گو یا نفس شما گرم بسیار لف و نشر مرتب و عبارت دلفریب رنگین برائے در بدر گردن بنده صراحتهً و کنایتهً القا

فرمودید لاکن ببخشید که بنده هنوز واجب الهند نشده ام بدولتِ شما و تائید
لطفِ خدا همه اسباب راحت و تنعّم درین ولایت برایم آماده ست پس
چرا در صحرا و بیابان قدم گذاشته پی نخود سیاه بروم نزد هندِ باهل
غورش وفا و بقا ندارد تا چه رسد با فتادگان دور دست پی این آرزو
بسی از خانه و زندگی گذاشته خویش و قوم و عیال را چشم براه گذاشته
رفتند و سر بزیر نقابِ خاکِ تیره هند در آوردند خدا که دولت
ناپایدار هندوستان بیک شُر به آبِ یخ نمی ارزد یک دانهٔ توتِ
شمرانی از صد روپیه نزدم عزیزتر است گرمای سخت و طوفانِ گرد و
خاک و بادِ سموم و آبِ گرم چاه و گوشتِ بی مزه و نانِ فطیر و زن و مرد
سیاه سوختهٔ عریان بی ادبی است کون برهنه بی ادب جاهلِ پر نفاقِ
زبان نافهم انجار اخبر دارم قحبه و قرمساق هر چه بخواهی فراوان و ارزان
صورتیکه چنگ بدل بزند نایاب سرتاجِ جمله ثمرهای هند انبه ست که ترش
ریشه دارد و اگر شیرین ست ناگوار و کم دوام پوست آن پر عفونت و زبر و تخم
او درشت مانند خایهٔ پر پشم شیره مالیده که رغبت طبع بخوردنش نیست
چه جای آنکه گاهی بهترش نصیب همه کس نمی شود اگر پول و شوق وافر
هم باشد بدون حکومت و تسلط بدست نمی آید بر خلاف فواکهه ایران که
به علت افزونی و ارزانی نسبت بشاه و گدا یکسان و همه را میسر ست
و خورش ادنا و اعلی مساوات دارد باین حالات رفتن بنده هرگز
صورت ندارد گذشتم از سیر و تماشا دردِ غریبی چه کم ست درین گفتگو روز
بآخر رسید مرخص شده آمده سرِ شام به مکان قدم گذاشته رخت و
لباس بیرونی کندم نماز مغرب و عشا ادا نموده سر کرسی خانه کوچ

وبچه ها را وادار نشانیدم شام خوردم نهایت خسته و کوفته و مانده ساعتی
بر پشتی تکیه زده بیحال خوابیدم علی الصباح که برخاستم پس از نماز
فریضه و خوردن نهار قلیان و پوشیدن رخت قدم بیرون نهاده در خانه
خود ایستاده بودم که چند نفر آشنای قدیم یار جانی همبازی طفولیت و هم
درس مکتب که الهی هر گونه قضا و بلا از پیرامون آنها دور باشد و بامان
خدا و مساعدت روزگار سرور مانند مثل سید رضا و میرزا سیح
و ملا محمد صادق و آقا علی قلی هم شاگرد و پاتابه پیچیده شلوار و چکمه پوشیده
مچ پیچ بسته مطهره آب و قبل منقل آتش و چنته قلیان آویخته لباس
سفر در بر سوار یابو و قاطر و اسپ الکه خورجین های ضروریات بفتراک
کشیده و قاش خورجین پر از نان لواش و یخه و واتشه و قاق
کلیچه و گوشت پخته بقربوس آویخته بنظر آمدند یا کش ها را یرغه
میراندند مرا دیده جلو گرفتند گفتم سلام علیکم اغور باشد میرزا گفت
اغور شما بخیر پرسیدم حضرات اراده کجاست چه طور آب بسوراخ
مورچه ها رفته دست جمع برآمده اید گفتند توفیق یافته عزم رفتن
برای زیارت روضه شاهزاده عبد العظیم داریم گفتم قلیان بکشید جواب
داد قلیان ناشتا کرده ست گفتم بفضل خدا و یمن قدم شما همه چیز مهیا
می باشد شکم خالی گرسنه راه رفتن مناسب نمی نماید پیاده شوید لحظه
توقف کنید خوردنی از بازار طلبیده چار لقمه می زنیم بجان عزیزت
منهم همپای شما می آیم هر جا می روید رفاقت می کنم عذر نمودند تاخیر
می شود آفتاب بلند و هوا گرم می گردد زحمت می دهد گفتم هنوز نه و نوه
اطوار یکی را دست بردار شدی نادرست بیا پائین و اگر نه پاهای هم

بزیر می کشم و تشخص و برازندگی و فیس شمار از مین میزنم ناچار به یک دگر نگاه
کرده گفتند برادر نه بجانست نه بدل دست زور ست یا حسین همگی
فرود آمدند تعارف چاق سلامتی ابواب جمع کرده سهراب راهی زدم
زود باش بچابکی برو نان و قاتق بازار بقدر کفاف بیار ادهم در چالاکی
از باد صرصر سبقت نموده رفته در چشم بهم زدن طاس پر از حلیم و روغن
داغ کرده و بادیه کله پاچه و قند و دارچینی کوفته همراه نان های سنگک
آورده با هر قسم اچیل دیگر که دسترس بود پیش گذاشت با همه خواهش
تمام بیاد مولا زدیم و اخوردیم و قلیان کشیدیم اسپ را زین بسته تدارک
سفر دوسه روز دیده سوار شده رو براه نهادیم در اثنای گذر دست
بسینهٔ ملا محمد صادق زدم که هر زگی خورد سالی یادت می آید روز
برف باری در توبهٔ بازی چه مصیبت بسرت آمد سنگ زدی بر استخوان
شقیقه ام من گردنت به زیر برف طپاندم بگریه افتادی ساعتی دیگر
آشتی نموده روی هم بوسیدیم خنده نموده گفت یاد ایام طفلی بخیر چه روز خوش
و سر از غم فارغ و خاطر جمع داشتیم بدولت پدر و روا مان مادر سوای
خوب پوشیدن و لذیذ خوردن و بی فکر و تشویش خوابیدن و مفت زمین
را بازدن و اوقات عزیز را در بازی بسر کردن هیچ کاری نبود
مگر دو ساعت زورکی بخدمت آقا ملا ابرهیم خراسانی درس و بحث
صرف و نحو را خواندن و حفظ و روان نمودن که همان سعی مایهٔ جوهر انسانی
و موجب کمال و تفاخر ما گردید چون دو سه گام پیشتر رفتیم بشانهٔ میرزا مسیح
تلنگی زدم تشکنجی گرفته گفتم الیقدم فراخ بذهن مبارکت هست که هنگام
آمد عید نوروز در شیرخط بازی میدان در مدرسه من سه دست

از تو بردم هر گاه پلی هم باختی جر آمدی قمار بر آورنده را صد تا دشنام دادی
و کتره شمردی بر دیم جستی و بی سبب و خبر در آویختی لنگ خود را میان پایم
انداخته پیچ دادی زمین زدی و از مشت من پول بر آورده گریختی
عقب تو دویدم بر دیوار پشت حمام ملا رضا پریدی تا سه روز با هم قهر
بودیم سید رضا بیانجی شده قسم داد مرگ من جنازهٔ مرا بر داری
اگر گله داشته باشی دست من و تو پیش کشیده بگردن هم در آورده رفع
ملال گردانید نامردی خجالت زده شده سر بزیر افکنده گفت
وصف سن و سال جهالت چه می کنی کدام پل بکتف شما خورده بود
که تلافی نکردی گفتم تنه گنده و دست و پای کلفت مثل خرس نداشتم
جثهٔ من باریک بود فرمود باز بکنایه ضرب زدی مرا خرس می شماری
گفتم نه صاحب شما را پری و سیمرغ و ملک باید اعتقاد کنم همیشه مایل
الفت و خوشنودی طبع شریف بوده عادت بالانشینی مسیحائی از خاطرم
نرفته گستاخی را معاف بدارید هموار باش لگدمزن آقا علی
قلی گفت بچه ام را لگد زمکن آزارش مده بهزار ناز بر واری و بوس و
کنار و سوگندهای صد منی دلش را برفاقت راضی کرده آورده ام
او مثل سابق ارزان و دست گردان همه کس نمانده که علی الحساب
وعده می داد و نا طلبیده ده جا می رفت حالا ماشاالله سنگ و وقار و
تمکین بخود بسته تلافی مافات می کند تو می خواهی از آمدن پشیمان شود
من تا فردا شب با دو کار دارم میرزا گفت جانم کار خود را پیشتر از لوطی ها
می گرفتی اکنون چه طور شد حواله بنده می فرمائی بالقوه مرا خبر داری
که چه قدر سست گفتم کج خلق مشو لجام سخن را نگهدار بزیارت می رویم

صلوات بفرست تندی و تلخی را کنار بگذار همچنان که شیرین و گوارا و ملایم و باربردار بودی ترک عادت مکن نصیحت بزرگان شنیدن مایهٔ دولتمندی و برخورداری و طول عمرست باری یک فرسخ مسافت که میان طهران و گنبد شاهزاده عبدالعظیم می باشد باندک وقت پیموده متصل باب السلام که دران زنجیر آویخته اند رسیده پیاده گردیده داخل رفته طهارت نموده وضو گرفته اندرون روضه زیارت و نماز کرده بر آمده جلو مرکب ها را بدست می کشیدیم تا در میان کاروانسرا را پاگذاشته بدانست خود بحجرهٔ پاکیزه منزل گزیدیم چاشت و شام از نان و خورش بازار بسر برده شب برابر هم رخت خواب انداخته هرچند خواستیم چشم بهم گذاریم و بے خبر شویم اما کثرت پشه و کیک نگذاشت و مصداق مصراع

"پشه سرنا چی و کک رقاص و من چنگ زن"

بظهور آمد از بسکه در صحن خراش پهن و خاک روبه و خاشاک و پشکل شتر و گوسفند بروی هم ریخته و هزاران سوراخ موش در طیله و جای کنه و خرمن تار عنکبوت بدامن دیوارهای نادرست آن بوده گویا هزاران او بار نجاسش آمیخته و هرگز بران زمین جاروب نشده و صفا و همواری از اول هم نداشت تا چه رسد بایام کهنگی صبح دیدیم از عفونت هوا و کسافت ارض و تاثیر شپش بسیار در بدن و پارچه ما افتاده کنه هم و چیدیم و گرفتیم و کشتیم اما رشک فراوان که تخم آن ها باشد بدرزهای پیراهن و زیر جامه بنظر آمد ندتراشیده و دور افگندیم و بز و دی رخت پوشیده از راه شهر خراب ری روبخانه نهادیم

عجایبی که آن جاست بلندی و پستی دیوار و بام خانه های ویران مثل پشتهٔ
خاک و تل ریگ می باشد بگوشه دار الامارة برجی ست که سقف ندارد گویند
نهایت ارتفاع داشت بزمانِ دولتِ خلفای بنی عباس از گمان
غلط خراب کردند که دفینه و گنج زر بر می آید بهمان نزدیکی مسجدی ماشاءالله
است مشهور می نمایند که حضرت ابراهیم در آن نماز گذارده مسجودش
جانب بیت المقدس یا سمتِ دیگر بود بعهد تسلط دین اسلام
طرف کعبه محراب بر آوردند و قدری بالاتر از آن بدامنِ کوهِ خورد
چشمه ایست آن را چشمهٔ علیؑ گویند که مثل لوله آفتابه آب از
نزدیک پایش سرازیر می شود صاف و زلال مانندِ اشکِ چشم انسان
قطعه زمین ده دوازده ورعه گردِ عمیق پر آب شده دهاقین حوالیِ بلاد
یک طرف آن را جوی کنده برده بزراعت خود میدهند هند دیوار
قلعه شهرش نهایت عریض و از چینهٔ گل بالای کوه و زمین کشیده
جابجا آثارش قدری ثابت و اکثر شکسته ست گویند این بلده
بزمانِ قدیم پای تختِ عراق عجم بسیار آباد بوده و از عمارات عالیه
آراستگی داشت لشکر چنگیز خان که بعزم ملک ستانی و بربادی
سلطانِ ملک شاه درینجا آمده علماء و قضاة و مشایخ و کدخدا و کلانتر
با پیشکش نقد و جنس باستقبال رفته اظهار طاعت و ایلی نمودند و از
جان و مال امان یافتند چونکه در نصف شهر حنفی مذهب و در نیم دیگر
شافعی ملت سکونت و با هم دیگر بغض و کینه می ورزیدند ارباب طریق
شافعی نزد حاکم رفته هرگونه مذمت و نسبت خیانت بهم شهری ها کردند
چنانچه امر بقتل و تاراج عام جاری گشت تیغ زنان ترک مرد و زن

ناجیک وگر به وسگ را گشته اموال نهب و غارت وبچه ها را با سیری بروند روز بعد سردار لشکر بدل خود گفت بد جماعت هستند باقی مانده ری که برادران دینی وهم جوار وهم زبان را بطمع نفسانی در هلاکت انداختند ازین طایفه تمام بهایم خصلت گرگ صفت چشم نیکی نباید داشت وسزای کردار بکنارشان باید گذاشت فرمان داد که جمله شافعی مذهب را هم از دم شمشیر گذرانیدند و خانهها را سوخته وکنده اثری از بنای آبادی نگذاشتند ازانست که خزائن و دفائن هرچیز زیر خاک مانده مزدوران آمده کنده آجر برمی آرند وبار الاق نموده در طهران برده می فروشند گاهی ظروف مس ونقره وزر مسکوک هم بدست می افتد چونکه طهران دار الخلافت ودل کشور ایران وقریب شش منزل مازندران و بدامن کوه دماوند وپهلوی شمران وبسرحدات اربعه مساوی بوده آقا محمد خان قاجار که اول سلسله سلطنت قاجار وخاندان خسروانی با و تعلق دارد هرچند بزرگی وسرداری درین خانواده پشت پشت قدیمی ست این خطه را بعد تعمیر دیوار حصار وخندق و خاکریز وبرج وباره وعمارات اندرون ارگ وآوردن قنات و کاریزهای آب روان وکوچانیدن خوانین از دار السلطنت اصفهان وقزوین وتبریز وسرانجام ایوان وتخت وتاج وکلاه کیانی عزم داشت که از فتح ملک ارس وتسخیر قلعهٔ شیشه مراجعت کرده شاه خواهد گردید همانجا رخت بعالم جاودانی کشید حاجی ابراهیم خان شیرازی وزیر اعظم باباخان اعنی خاقان مغفور فتح علی شاه قاجار پسر برادر بندگان اقدس را که فرمانفرمای شیراز بود وبچاپاری آگاهی داد تا

در هفت روز بست و چهار منزل را قطع کرده آمد و حاجی تمامی اردو را
بحکمت دبند و بست لایق داخل طهران نموده بادشاه را صاحب خطبه
و سکه و مالک خزانه و سپاه و بسلاطین روم و فرنگ مژده رسان
جلوس اورنگ خود را بر مسند وزارت مختار سیاه و سفید و اقربا
را حاکم بلاد و آخرش گردن گذار طناب اجل و بی نام و نشان بندگانی
گردانید تاریخ وفات بندگان اقدس آقا محمد خان و جلوس
مبارک باباخان در یکی از اشعار قصیده فتح علی خان صبا یافته ارقام
گشته مصرع "زتخت آقا محمد خان شد و بنشست باباخان" ۱۲۱۲
باری بقصد خانه راست کردیم و آمدیم در بین راه جوق جوق سواران
دوچار شدند که پهن دشت را فرا گرفته بودند و چریب بازی و گوی و چوگان بازی میکردند
و باهمدیگر قیقاج تفنگ می زدند و در عین گرمی دو اسب زین را خالی
نموده به پهلو قایم شده بالا می آمدند بعضی نیزه در دست گردش داده
مختلف هنرهائے سپه گری نشان دادند ولی را پیچ گوش اسپ گذاشته
چار نعل دوانیده میخ طویله کوفته را می ربودند فن شهسواری چنان بروی
کار می آوردند که عقل دور اندیش بحیرت می افتاد گاهی تیپ بسته بر صف
مقابل می تاختند و باهم زد و خورد راه انداخته پس می آمدند و تفنگ
پر نموده بر حریف متعاقب خودسر می کردند هر گاه هجوم دشمن می شد کوچه
داده یمین و یسار دو طرف جدا گشته خصم را در میان گرفته از بارش گلوله
جنه به شمشیر و طعن نیزه عرصهٔ کارزار را بر او تنگ می ساختند زمانی دور
دست یک دیگر رفته از ترس میدان نشان اندازی نموده یکمرتبه بر دوی
هم در بورش می پرداختند ساعتی مشغول نظاره ماندم پرسیدیم شما کجامی روید جواب

دادند معتمد الدوله میرزا عبدالوهاب برای بند و بست خراسان و اصلاح
امور شاهزاده حسن علی میرزا مامور شده امروز پیش خیمه وزیر بیرون می آید
مارا بر کالسکه روانه کرده اند پس دیدم نخدان و مفرش بسیار بر پشت قاطرها
بار و قاطرچی ها شلاق و زنجیر زده هی نموده رسیده صدها شتر بزیر بنه و خرگاه
دار و شدند فراشان چابک دست بزودی تمام بر زمین هموار سراپرده
کشیدند چادرها زدند یک جانب برای حمام سفری چوب خمیده سفید از قصب
نموده بران خیمه نمد بالا آورده حوض چرم بخار بر روی عرابه و پهلویش آتشدان
آهنی بخاری دار گذاشته پرده آویخته گرم کردند جاهای خلوت و خوابگاه
و بارگاه عام و خاص را فرش گستردند چهار طرف صدای چخماق بسر کوبی
میخ بلند بود و جاروب و آب پاشی می شد کشیکچی ها سرگرم پاسبانی
می ایستادند اردو بازار ترتیب می یافت لشکر و سپاه بار و بنه از یابو و
شتر و قاطر پائین می آوردند سمتی پیاده های تفنگچی و یکسو قول سواران منزل
می گرفتند طلایه برای گردش چهار دور قدم می نمود میرزا مسیح گفت راه برد
اوقات ضائع روز تمام می شود از عصر تنگ گذشته نزدیک مغرب
رسید تا کی بپای خود سرگردان می کنی گفتم حیف نباشد از چنین سیرگاه که در
عمرت ندیده باشی رو بگردانی دست پاچگی تو مثل زنها می ماند که چادر بسر
انداخته بی اجازت شوهر از خانه بر آمده در نهی و گهواره قنداقه بچه شیرخواره
گذاشته باشند شما را واهمه و ترس دیری و تاخیر از کیست منتهای فکر و تشویش
برای جو و کاه مراکب و خورش ما و شما خواهد بود غم مخور خاطر جمع باش اینجا هم میسر میشود
بلحاظ افسردگی طبع یاران طریق اسب را مهمیز زده قدری مسافت طی کردیم ناگاه
سواری وزیر آمد که تخت روان و ارابه قاطرهای بلند بالا بسته جلوس و نشیمن را

ومهتر ها بدست داشتند و چند شاطر کلاه کنگره دار بسر گذاشته تخت جوراب بپا
کشیده پا تا به پیچیده چپ و راست را گرفته با دب برابر می امدند چشم مبارک
سرکار میرزا که بر من افتاد از اسب جسته سلام کردم و عرض نمودم اغور باشد
جواب سلام داده فرمود اغور شما بخیر کجا رفته بودی التماس نمودم بزیارت
شاهزاده عبد العظیم ارشاد کرد ما بخراسان می رویم خدا داند کی برگردیم حالا منزل
بر نزدیک است بیا امشب پیش ما بسر کن صبح برو عذر آوردم رفقا همراه بر آمده اند ترک
انها نا مناسب و ردیف آوردن بی ادبی میدانم بمزید لطف و افراط خلق فرمود
همه شما مهمان ما هستید لاعلاج عنان گردانیدیم و به خیمه گاه نزدیک آمده پیاده
شدیم عمله خود را حکم داد که چادر علاحده مع هر قسم لوازم برای ما نشان بدهد
اسپ ها را سر کمند برده بسته زین و پالان برداشته قشو و تیمار کشیده کاه
وجو و آب شان دادند سر شب آدم فرستاده بحضور طلبیده از هر جا صحبت
داشت وقتیکه چیز آوردند اکثر خورشهای لطیف از پیش روی خود تعارف
می نمود هنگام خفتن برخاست بخلوت رفته سر ببالین استراحت گذاشت
صبح زود خدا حافظ کرده با مان امام ضامن سپرده برگشتم در اثنای راه
از میان بازار سقف پوش گذشتیم معمول است روزانه وقت صبح زمین را روفته
آبپاشی مینمایند تا گرد جنس دوکان داران و دماغ و رخت عبور کنندگان را فاسد
وغبار آلود نگرداند یک بختیاری کلّه شق کندهٔ ماتراشیده دمبر زنندهٔ سرگردنه دو گوشهٔ کلاه
نمدی را تبارک خود مثل شاخ بز تیز نموده بار هیزم بر قاطر بسته ردیش
سوار هی هی کرده یرغه می راند و آواز می داد با سر حساب تنه نخوری سه چهار
کس راه گذار پیش می رفتند چنان سرگرم حرف و حکایت خود بودند که صدای
دور باش نشنیده از تنهٔ بار هیزم پاهای شان لغزیده زمین خوردند

رخت وبخت شان بگل آلوده شد برخواسته بنا کردند فحش دادن وهرزه گفتن
بختیاری مثل سگ گله بان عوعو کنان از بالا جسته در آویخته بگریبان یک دیگر
چسبیده دست بمشت ولگد بر آوردند بختیاری یک تشر اصفهانی زد که نوکر
قاسم خان هستم همه را ابزور می کشم می برم هرچه نا بدتر شما را پاره می کنم طهرانی های
بیچاره شش بیستی را خورده کرده از ترس ندانستند چه گویند دو کاندارها
بمیان افتاده شر او را کوتاه دست بسرش نمودند تا پی کار خود رفت قدری
رفتیم بسر حد محله و حوالی خانه خودها رسیده از هم دیگر خدا حافظ کرده خدا نگهدار
گفته و سایه شما کم نشود و ابواب جمع نموده از هم جدا شده بمنزل آرام گرفتیم روز
دیگر بعد از نماز آقا محمد هاشم تشریف آورده فرمود خیلی دل ما گرفته بیا برویم +
زورخانه ورزش کردن و کشتی گرفتن را ساعتی تماشا کنیم راه افتاده اندرون
دروازه که در آمدم دیدم آن مکان را مثل حمام با فروختن آتش در گلخن گرم
کرده نشیمن های چار طرف را فرش گسترده سطح میان را بقدر یک وجب خاکستر
نرم بغربال بیخته انداخته آب پاشیده بودند و تازه جوانان و کهن سالان ریش و
بروت را موچه پی زده زلف تراشیده رخت کنده لخت شده تنگ گلیم یزدی
پوشیده بالایش تسمه و زنجیر ها بکمر بهم حلقه ده بیست کس کار می نمودند مغنی و سازنده
ها نشسته دایره و تنبک و سرنا و نقاره نواخته تصنیف می خواندند و بهمان وزن
اهل زورخانه ورزش می کردند یکی کباده می کشید یکی سر بالا خوابیده سنگ میگرفت
یکی چرخ می خورد یکی نعل سنگین بر می داشت یکی لب سر و کف دست داده و پا ها بلند کرده
طاوس وار می گشت یکی شلنگ و یکی پشتک میزد یکی شنا میکرد و یکی میل می گرفت
و گاهی بهوا می انداخت وقت فرود آمدن قبضه اش را بدست در می آورد و یکی
مشغول پنجه بود و یکی سینه سپر ایستاده مانده و جوال پر از ریگ بزنجیر آویخته دو نفر آنرا

بقوت پس کشیده ولش می کردند شرق بسینه او می خورد جنبش نمی نمود و ابداً حرکت
نمیکرد و بدنش تکان نمی خورد پهلوان علی کرمانی نوچه های خود را باهم انداخته فن کشتی
تعلیم میداد و بالبعضی دست و پنجه را نرم می نمود پهلوان را دیده بعد از سلام و
دعا خواهش نمودم امروز میخواهم شمه از هنرمندی شما را ببینم گفت حریف مقابل و
همکار نیست با بچه های نوآموز چه هنر بسبز بگذارم آقا محمد هاشم مستدعی شد هر کدام
را رشید و قوی هیکل و هنر آمد دیگران میدانی با او دست بازی بفرما قبول
داشته یکی را که مثل دیو سفید به نظر می آمد پیش کشیده باهم بسلام و دست داده
جدا شده خم و راست در کمین گشته پیچید و مانند درخت چنار لنگر او را کنده از سینه
و سر بالا برده بخاک انداخته یک خورده مالیده پشت او بزمین رسانید اگر میخواهست
سر دست میز دیگر برای نمایش اوستادی بیحساب نشان داده حاضران قیه کشیدند
اسپند بر آتش افگندند معلوم شد هر گاه کدام پهلوانی و طلب را باین طور بزمین
میزد گوسفند ها را می کشتند و قربانی می کردند گفتم ماشاالله بنازم باین زور بازو
چشم حسود کور شود و خدا پشت پناه شما باد پس اهلی از ورزش دست بر داشته
بدن را پاک کرده رخت پوشیدند خوانچه شیرینی آوردند بتکلف چیزی خورده خدا
حافظ نموده برگشتم دوستی داشتم راز دار آشنای از وی پرسیدم بدکان و بازار
شهر فروختن جمله مسکرات بکلی ممنوع و ناجایز است پس توپچی و لشکری و خوش گذاران ها
و خوانین در خانه هر گاه بزم شراب و کباب و ساز و نواز با شاهد عشوه باز میخواهند
بیارایند این اسباب از کجا می آرند گفت ارمنی را ساختن راح روح افزا برای
خود منع نیست و آنها اقسام گوناگون میباشد یکی می تاب است که انگور های عسکری رسیده
را در خم انداخته هنگام جوشش زدن و بر آمدن آوازش سبوی گلی نو را وربسته میانش
اندازند بطول مدت زلال لطیف اندرون سرایت کرده پر شود و لاله گون و شفاف

وخوش کیفیت سرور بخش مصفی خون گوارا و ملایم طبع بعمل می آید مگر در فروختن مورد جریمه
حاکم می شوند هرکس با نهارا و رسم بجهتی دارد تحفی گرفته می خورد و بزرگان هم می ستانند
و در خانه های خلوت دو سه دست اندرون مطرب و معشوق را بشب تاریک
در پرده پنجری طلبیده پیاله را بدور ساقی و هنگامهٔ عیش می زنند در کیف و نشاط
لذت عمر جوانی می برند اگر داروغه بوی مجلس راهی یابد بمنزل رعیت و سوداگر پول دار
سوای خوانین از در و دیوار و بام خود راهی رساند نقد شیرینی خود و نذریات شیاطین
بکیسه در می آرد و هرگاه احیاناً از سابق عداوتی فیمابین باشد بذلت می کشد و در چار
سوق برده بخاک انداخته چوب می زند و التزام نوشته گرفته خاطرخواه اخذ وجه
سنگین می نماید بعضی چنده و تولی دیچه پی رلیش ها و ارباب نغمه که مریدان او هستند
هر جا وعده می دهند بواسطهٔ پنهانی خبری فرستند تا منافع داروغه بحصول انجامد
پرسیدم هرگاه وضع گرفت وگیر ارباب رقص و غنا باین حد باشد در عروسی و شادی
چه شغل سرور و انبساط خواهد بود جواب داد از قدیم دران رخصت دارند اگر مردم
بخلاف شرع مرتکب شوند مواخذه نیست و در خانهٔ شرفای خدا ترس برای خنده
و دل خوشی خوانچهٔ لوطی بازی که عبارت از شکی ماستی باشد در می آرند و آن صحبت
پسندیده هم می باشد سوال کردم احوال کتخدائی را می خواهم بیان نمائی گفت هرگاه
از طرف مرد خواستگاری یا از جانب ورثهٔ دختر پیام شده هم کفو دیده وصلت را قبول
کردند اقربا و محبان داماد بخانهٔ پدر عروس می روند بوساطت زنان رسم پوشانیدن
انگشتر بدست دختر و خورانیدن حب نبات بدهانش ادا گشته صبیه معلومه پائے
نام و نامزد پسر دیگری گفته می شود و بهر یک از مرد و زن دران مجلس کوزهٔ
نبات و کلهٔ قند و دانه هائے نقل و سائر شیرینی قرص آب لیمو و شکر بیز فراخور
بضاعت شخص در مجمعه ظروف چینی گذاشته کم و بیش میدهند و هرکس بد استعمال

خود لبسته می برود مدتی برای سر انجام تدارک از میانه می گذرد و این بنا را شیرینی
خوری دو دختر را نسبت بهر دو نامزد گفته اند بعضی در همان شب موافقِ سنتِ نبوی
دو شخص را وکیلِ عقد قرار میدهند و گاهی داماد وکیل می کند ولی دختر مقابل
با وازِ بلند خطبه خوانده صیغهٔ ایجاب بزبانِ عربی با فصاحت و صحت مخارج حروف
در معرض بیان می آرد و طرفِ ثانی همچنان الفاظ قبول را موزوں می فرماید
بر سر داماد در بیرون نثار می اندازند مبارکباد می گویند و عورات با تدرون
زنانه شربت و شیرینی یافته زیور و خلخال و دست بند و حلقه بعروس پوشانیده
نثار انگنده تهنیت گفته می روند زرِ مهرِ مقرره تمام و کمالش از ده تومان
رائج نقره تا صد تومان در میانه اوساطِ ناس و هزار تومان فیمابین بزرگان
و امرا تا ده هزار تومان عراقی انتہا کابین دختر پادشاه شرط و مذکور در صیغه
بنا کحه می شود ادا می نمایند بعضی نصفه را فوراً می دهند و پول شیر بها را مادر و خاله
دختر بقدر بضاعتِ شوهرش می ستانند و در عهد عقد نکاح فیمابین مالداران کنیز
خادمه و از دو دانگ تا شش دانگِ خانه و باغ و مزرعه و قنات و ملک برای
دادن بعروس ضمیمه صداق می گردانند و در عبارتِ قباله مندرج و بعد ثبتِ
مهرِ قاضی و مجتهد باولیای دختر می رسد اما عروسی که مراد از آن رفتن زوجه
با زدحام زنان و نعرهٔ کلکله و نقاره بخانهٔ شوهر است چنین رسم شده هنگام
نبودن قمر در برج عقرب و طریقه و تحت الشعاع ایقاعِ عقد مزاوجه نموده
در تاریخ سعد و یوم مبارک بمنزل داماد بوعده ضیافت و خوردنِ طعامِ ولیمه
از یک شب تا هفت شب بشرطِ مقدرت و بقدر مونت و بضاعت هجوم مرد و
زن می بلکه بعضی جادر اوقاتِ عصر سازنده و حقه باز و بازی گران را
می آرند مردم نوجوان و پیر تا مقید به نظاره می نشینند در مغرب بر اگنیده

گشته در شب بدستور مجلس اقوام و آشنا منعقد می گرد و چیز را میل میفرمایند
مقلد ها اساس تقلید و خوانچه رشکی ماستی بر پا و خیمه شب بازی آراسته می نمایند
روز آخر دست لباس فاخره با زیور و سامان دیگر از طرف مرد برای زن
می برند بعد از چاشت زن های اقربا همراه عروس سطل و طاس و کیسه و
سنگ پا و لنگ و قدیفه قطیفه و شانه و آینه و حنا و رنگ و صابون و
اشنان بر داشته بی بی و کنیز خورد و بزرگ بحمام می روند و سر و بر شست
و شو نموده بر آمده گلاب بر وزده جامه های الوان پوشیده مراجعت
کرده سر شام دختر را بهر هفت آراسته و بهفت قلم مشاطگی نموده و سور ابروغن
خوشبو دهن ساخته گیس ها را بافته طره چین زلف را تاب داده طره
و چتر موی پیشانی بلعاب چسپانیده سرمه بچشم و ابرو کشیده سرخاب و سفید
آب بر خساره مالیده بالای جبهه افشان پاشیده از وسمه چند جای
صورت و غنچر خال گذاشته عرقچین دانهٔ زری و پولک دوزیا ترمه دوز
اشرمه یا مروارید مزین از طره و تیلته بر سرش نهاده بالای آن لچک و
دستمال مشکین انداخته گره زده پستان بند کار زری و پیراهن
و دیگه الیجه قیتان و بافتهٔ مغتول دوخته در برش کرده ارخالق و
چپکن اطلس و سایه کوهی اشرمه دوز بالا لیش پوشانیده تمبان و شلوار مخمل
زری بپایش در آورده بندان بهزار تکلف آویزان نموده چند جا در
لباس و دستمال سنجاق و تکمه طلا زده چارقد برنگ ابریشمی پولک دوزیا
بنارسی خواه ترمه بفرق انداخته تیتهٔ مرصع بجبین با سلک مروارید آدیخته کلچه
بداغ و گوشواره بسوراخ به گوش کشیده طوق و گلوبند بگردن افگنده بازوبند
بسته صره دیاره بدست و انگشتر و حلقه بانگشت کرده خلخال در پا در آورده چاچوی قنو یز

بیاپس کشیده از بافته آن را پیچیده برقع سفید سجاف سرِ خود بقامتِ رسایش پوشانیده روبندشکه دار پیش رویش افگنده بگوشهٔ دستمال چنگک زده بالای آن چادرقد گلنار خواه قرمز بر نجک علامتِ عروسی بر سرش انداخته کفش گرجی زرکار در پایش کرده زن های خویشان نزدیک چادر و چادرچو پوش بازوی راست و چپ را گرفته یکی آئینه حلبی قابدار نقره مقابل برداشته قافلهٔ زنانِ بزرگ و کوچک بدنبال جانب خانهٔ داماد راه افتاده بهر چند قدم حلحله می کشند و پیشتروی آنها نقاره میزنند و آتشبازی سر می دهند می روند و بمکانِ شوهرش برای ماندن شب اول عروس و داماد بصد رنگِ آب و تاب زینتِ حجله می بندند هرگاه قریب کوچه می رسند مردان باستقبال آمده گوسفند و بزهارا در پای عروس قربانی نموده از خون انگشتی بپایش زده او را مثل گلِ مراد باعزاز برده محرمِ یگانهٔ دستِ عروس را بدستِ داماد سپرده اندرون حجله در آورده مصحفِ مجید و آئینه درمیان نهاده بدیدنِ آنها چشمِ هر دو بروی یک دیگر می افتد گلاب بر رو و سینه پاشیده جمله حاضران مبارک و سلامت و بخدا سپردیم و دعا و آمین گفته بخلوت می گذارند هر که رفتنی ست بمنزلِ خود قدم می زند در خانهٔ برخی همان شب زفاف واقع می شود و بعضی به توقف ایام و لیالی باز اساسی فراهم می آرند بزرگان و سلاطین زاده را بسواری اسپ و قاتر برای شوهر می برند عملهٔ تزک خواجه سرا و فراش اهتمام دورباش نموده اند در رونده پس رو و پیش رو می زنند گلِ نقره و زر بر سرِ عروس می افشانند که آن نثار بدست مردم می افتد بعد از انقضای دو سه روز داماد برای دست بوس بدیه زن بخانه اش می رود و سلام کرده بوسه بدستِ او زده می ایستند خواه باادب دور می نشینند در حرف زدن فضول و از خود

سبقت کلام نمی کند هر کس مقدرت دارد اسپ وخلعت بداماد می دهد و الا شربت
وطعام فقط بلی مردم ایران تمامی شاه وگدای ایشان حرمت پدر و مادر و استاد
وبزرگان وعلما وسادات را بحد حصر منظور میدارند و اگر خلاف قاعده بعمل آرند
مطعون ولایق ملامت ابنای جنس می شوند از امیر و فقیر ندیدم احدی را که در جلوس
سوای دوزانو هنشیند و نیافتم کسی را که بی جوراب وقبا وارخالق وکمربند وبی تکمه
انداخته سر آستین وبالاپوش از خانه بر آید یا بملاقات رود بلکه هنگام رفتن
بخدمت صاحبان منصب وحکام واجبست دست در آستین جبّه وعبا داخل کرده
باشند سوای کسبهٔ بازار که معاف اند ومقرر گشته در سلام بروی هر کسی که برتر باشد
سبقت نمایند وپیش چشم کهن سالان حتی برادر کلان قلیان میل نمی فرمایند بوقت چیز
خوردن تا صدر نشین وآدم بالا مرتبه دست دراز نکند و رخصت ندهد دیگران شروع
نمی نمایند وبلباس پوشیدن اندازهٔ قدر ومنزلت خود را شعار حال سازند اگر
برابر امرا در قیمت ورنگ جامه وسواری اسپ وخوش گذرانی اصراف بکار برند کتک
می خورند روزی بحضور معتمد الدوله باجمعی نشسته بودم که پسرش میرزا عبدالکریم جوان بست
وچهار ساله در علم عقل ونقل وخط وشعر ونثر وتاریخ بسیار قابل وداماد ومقرّب شاه
اندرون منزل آمده سر فرود آورده در صف نعال برابر بخاری تا دیر ایستاد
پدرش با مردم صحبت می داشت هیچ التفات نکرد او هم مثل ستون حرم پا برجا
مانده هر گاه والدش بگوشهٔ چشم نور دیده را بجلوس اشارت نمود بتعظیم همانجا زانو
بنهاد باری از نیت طواف کعبهٔ ملازمت قبلهٔ دین احرام بسته با زاد وراحلهٔ ارادت
بشعار اخلاص خوابیدم وسحرگاه از مناسک طهارت ودست نماز فراغت کرده رو
بمسجد حرام شاهی نهادم در صف اول نزدیک حجر منبر جا گرفتم جناب حاجی آقا بزرگ
بمحراب تشریف آورده در مقام مصلّی ایستاده پیش رفته ارکان دست بوسی ادا نمودم

مشغول نوافلِ گردیده هرگاه گزرش اذان واقامت گفت بسیار خداپرستان در شبستان فراهم شده صف بسته فریضهٔ نماز بجماعت ادا کرده مشغول اوراد بودند تا روشنی آفتاب تابید و قندیل های سقف خاموش گردیده آقا مجلس درس صدر آراشده کتاب پیش و چار جانب بقدر صد طلبه زانو برابر هم زدند میان هر هفت هشت کس صحیفه ما نحن فیه نهادند یکی عبارتِ متن را خوانده ترجمه گفت آقا بشرح بیان افزود هر کس آنچه در مطالعهٔ شب ایرادی جسته بود همان اعتراض ظاهر نمود اوستاد علی الله مقامه بدلائلِ قاطع معقول و منقول رفع شبه همه گردانید تا جمیع شاگردان قاری و سامع از تقریر حلِ لغات و ترکیب و معانی و نکاتِ پنهانی عارف و حافظ اصول و فروع دانی شدند بعد دو ساعت که این سبق گذشت اکثرش رفته دیگران آمده به همین نسق خواندند و شنیدند و بحث کردند بساعت قریب خوردن نهار سرکار آقا برخاسته بخانه تشریف برد از ین ست که وقوفِ علم فضلای ایران سرآمد دیگر اقالیمِ سبعه می باشد دو سه روز دیگر خبر شائع گشت که روز جمعه طرفِ عصر شاه برای معاملهٔ خرید اشیا از تجار بمدرسهٔ صدر که بر در مسجد ست قدم می پیماید من هم پیش از وقت آنجا رفته بر پشت بام توقف کردم ساعتی قبل از ورود بادشاه سوداگر و بهیله ور دست فروشها تنخواه نفیسهٔ هر قسم آورده بگوشه و کنار جا گرفتند و یساولان و قاپچی و فراش بدم دروازهٔ سد باب آمد رفت هر بیگانه که دست خالی می دیدند بعنف نمودند قبلهٔ عالم سوار اسپ رسیده پیاده گردیده داخلِ مدرسه از سمتِ شرقی راه افتاد به پیش هر کسی ایستاده سودا لیش دیده می پرسید چندی و هی هر چه عرض می کرد مثلاً ده تومان می فرمود راست بگو می گفت راس المال همین ست جواب می داد گران می افتد شاه پنج تومان خواه هفت می دهد اگر خواهی بفروش مالکِ سخن بازرگانی را

می تراشید که نقصان می رسد لاکن چه کنم دستِ حق پرست باد خورده جای دیگر
نمی توانم بردار شاد می کرد از هشت تومان زیاده ارزش ندارد و صاحبش رضا میداد
بغلام و پیش خدمت اشاره می نمود بگیر و پول بده گرفته از کیسه اشرفی برآورده پیشمرد
بدر باغچهٔ مدرسه سرِ دوکان هر کس که می رسید هر چه می دید می خرید با وجود آنکه هر جا
می رفت عملهٔ میر غضب با دستهٔ ترکه و چوب فلک همراه می گشت اینجا هم موجود
بودند لاکن در گفتگوی د تو و بدلِ مردم کج خلق نمی شد بدارا حرف می زد با هر یکی
در تعیینِ نرخ تکرار بالا و پائین می کرد سوای خودش احدی در کمی و زیادتی بداخلت
پیش نمی آمد خیلی بکشاده پیشانی اموال را زیر و رو می فرمود و بظرافت طریق معاملت
می پیمود چنانچه بسیار از شال و قلمدان کشمیری و کرمان و اصفهانی و شانه و سوزن دان
و قابِ آئینه خاتم بندی و چادر و دستمال ابریشمی تنخواه شیراز و تبریز و رشت و دیگر ملک
و قداره و شیشه آلات و ساعت و اشربه فرنگ و پارچهٔ چین و هند و جواهر تا بود بقیمت
آن چون و چند نموده بعد فیصل یافتنِ رضامندی بائع می ستاند و زرِ سرخ و سفید را
نقد می بخشید شخصی قلمدانِ چوبی پیش آورد فرمود بکارِ شاه نمی آید عرض کرد قربانت شوم
از ولایتِ دور بنام ظل السلطان آوردم مبلغی صرفِ راه کردم حالا اگر واپس ببرم مردم چه
خواهند گفت جواب داد شاه طلب ننموده بود خود دست چرا مال بد آوردی عرضداشت
بلا گردان تو گردم در دستِ شومِ منِ فلک زدهٔ بی طالع برگشته اقبال خوب نمی نماید
همین که بتحویلِ اولیای دولت برود خیلی پسندیده و مرغوب خواهد شد که سلاطینِ
زمان آرزو فرمایند تا براتِ عطای جان و مال و انعامِ خراجِ اقالیم بعمال از و
رقم نمایند می خواهی امتحان کن خندیده بقیمت هر چه می خواست گرفت پسرهٔ
اصفهانی جفتِ جوراب شال فروخته یک اشرفی یافته از زیرِ دست
و پای انبوهِ ملازمان غائب شده بدست مبارک ته او را و اگر دبیست زده بود

فرمود بچه شیطان را بگیرید که شاه را مغبون کرده است نوکرهای سلطانی
هرچه جستند نیافتند الله یار خان را نشان می داد ببین که این چنین مال
بشاه می فروشند او زبان تمنا برگشاد که بمن ببخش قیمت دو بالاپیشکش
می کنم فرمود این را نگه میدارم که دیگر گول نخورم و سوداگری قالین بزرگ
پیش پا انداخته بود هرگاه شاه برابر آمد کورنش بجا آورده بسمع
اقدس رسانید که بستان برای فرش تالار خوبست از فراش باشی
پرسید طول و عرض آن مکان همین قدر می باشد که قالین بافته آورده
بیچاره بخاطر نداشت گفت تصدق توشوم درست یاد ندارم نهیب زد که
جریمه تو بیخبر پول قیمت سوداگر ست پس بدر حجره های ملاها متوجه شده مبلغ
علم آنها دریافته از یکی صیغهٔ صرف و ترکیب جمله و اعراب نحوی پرسید
و از بعضی مسئلهٔ علم کلام و منطق و معانی و بیان و از برخی اصول فقه و از
کسی فتوای معمول به شرائع دینیات استفسار می نمود به طور مناظره جرح
و قدح می فرمود و بهر کدام فراخور حالش چیزی از عطا و انعام بقدر نصیب
می داد مدرس را خلعت و بهره ز رِ نقد ارزانی داشت ساعت کامل سرپا
گشت و در معامله با مردم چونه زد من هم فرود آمده بقفایش می گذشتم
و از حسن سلوک خداداد جهان پناه سرور می گشتم قریب مغرب دوره گردش
و بازار خرید و فروش باخر رسیده بیرون آمده بر اسپ سوار شده
جانب ارگ تشریف برد انبارهای احمال و اثقال نو خرید بتحویل صندوقدار
بار کردید و زرهای مضاعف ارزش هر چیز بدست بائعان افتاد روز
دیگر پادشاه بحرم و بر همه جنس را در میان گذاشته زنان و سوقلی حرم سرا و دختر ها
و پسرها بدور ش دست جمع نشانیده هر چیز را که مناسب حال و باب هرکس بود بر داشته میفرمود

شاه بزحمت راه رفته واین را بسعی وکوشش برای تو خریده آورده بیا برادر و
این قدر بده براو هم برمیخواست وتعظیم می کرد ودعا وثنا می گفت می گرفت و
زرها را بنواب ناظر تسلیم می نمود جمله اشیا بهمان مجلس تقسیم کرده پول خود را
نقد با نفع کثیر بدست آورده برای صندوقدار می فرستاد چون آغاز بها وانجام
موسم زمستان رسید انبار برف که در صحن مکانات مثال کوه البرز سر از طرّه
فراتر کشیده در کوچه ها برابر دیوار افتاده سدّ راه مترددین ومانع گردیده
بود که آن را بتجویف استوار نموده تراشیده جهت مرور عابرین زینه ساخته
بالا وزیر می رفتند از بخارات زمین وتمازت آفتاب آب گشته برودخانه
پیوسته مایهٔ طغیانی وتموّج گردید تخته های بزرگ یخ دریاچه وآب انبار شکسته
فرو رفت وهرچه از ناودان چکیده بسته شده مشابه خرطوم فیل نظر می آمد
گداختن گرفت ابرهای غلیظ سیاه وسفید روی هوا را گرفته باران پرزور
متواتر بارید وسیل کوهسار قدم در بیابان نهاده فراز ونشیب را برابر گردانید
همین که ایام برطرفی خزان دارایش درختان جویبار وخیابان رسید ومواد
طغیان وفساد ماه بهمن ودی از طبائع موالید ثلثه در زمین وزمان دفع
گردید اهالی شهرستان باغ که از شدت خنکی افسرده دماغ وپوست واستخوان
مانده جامهٔ کهنهٔ پارسائی هم نداشتند لباس دارائی زمردی خریدند وکهن
سالان چنار وعرعر وسفیدار که در فکر وابستگان چمن پیکر عنصری خود را مثال
چوب خشک می پنداشتند تهیهٔ پیرایهٔ سرسبزی ذات وبالاپوش اطفال
نورسته بخیاط صنع گردیدند کسبهٔ اشجار بی برگ ونوا که از دست برد حوادث
برهنه وعریان بودند پهلو بندی کدخدای نسیم سرانجام نوسازی قبا وکلاه
شکوفه وگل نمودند خورد وبزرگ معارف ارغوان ویاسمین پوشش اطلس و

بر شاخ و شانه انداخته غنچهٔ لب به تبسم گشودند + و تازه نهالان گلشن برای نمود نمائی بازار گلزار و مرغزار در اصناف همکار از جامهٔ خورمی و تازگی آرایش سر و بر افزودند + و در اطفال سبزه گون علف و گیاه شروع بجوشش نمو گشته + همراه للهٔ لاله و اتالیق شقائق رنگ غوروی آوردند + و دوشیزگان بنات نبات که در نهانخانهٔ سرد مهری روزگار بخاک نشسته جائی نداشتند + در پردهٔ سیر چادر بصحرا و بیابان زدند + و دستهٔ خوانندهٔ بلبل و نوازندهٔ قمری و فاخته در بزم بستان تصنیف های کار عمل بگوش سرو قدان شگفته رو رسانیدند + و ساقیان ابر گهر بار از شربت زلال امطار و شبنم خوشگوار قدح نسترن و یاسمین پرساخته بکام و دهان ازهار و ابرار چشانیدند + و لولیان شوخ و شنگ نرگس چشمها سرمه آلود در العشاق نافرمان هزاره ور کوچه بست کوهسار نشان می دادند و بچه بی ریشهای کبک و تدرو برفتار مستانه پای ناز و ادا بسینه دشت و دامان شاهد بازی نهادند بتقریب قامت آرائی عید نوروز برنا و پیر اناث و ذکور در تدارک لباس نوازجامهٔ قناعت بیرون گشتند + مردم وضیع و شریف محتاج و غنی بقدر دسترس در فراهمی زینت و اساس تازه بسو داو معامله از اندازه گذشتند + نشاط هواخاطر های گرفته را مانند دسته صد برگ خندانید + و اثر شراردک بهشت بند زهد و ورع از گردن ملا و عابد دور گردانید + می افتابی ناخورد مردم سرشار به طلب کباب بر سیخ و تابه سعی بر وی هم می افتادند + و نقد عمر گران مایه باختهٔ پر مردها به جستجوی بازی در خرابات و دکان هر چه داشتند می دادند + ناموس نظام میانه روی خلائق بر باد + و قمارخانه ها از حریفان بی قبا دار خالق آباد + در هجوم دگرشت مشتری تمامی

اشیای پوشیدنی و خوردنی بقیمت دو بالا رفت و پیش دوکانِ هر قسم
پارچه فروش مهلت پیمایش و لحاظ نیک و بد کناره گرفت بزاز بود که
پلاس را بجای صوف و کرباس عوض قدک می فروخت و شمسار لباس
پوشیده رنگ و آهار کرده در گریبان و دامنِ مشتری بزر و سیم می دوخت
رنگرز را بمزید تقاضای شاگرد و ارباب مهلت شانه زدن ریش نه بود تا چه
رسد برنگ و خیاط از بسیاری فرمایش قطع و برید اثواب قیمتی و سوزن
زدن و بخیهٔ وعدهٔ خلاف جامهٔ هستی او تنگ کلاه دوز سری نداشت
که در پای بیع از عهدهٔ خریداران بر آید و سنگِ ملامت نخورد و
علاقه بند دست بسینه می گذاشت که خدایا بافته ندارم آقا معاف
دارید کسی از و حساب نمی برد از لقچه شال بافان شالگی را قدر و منزلت
افزود و در کار مینا زد زرگران برنج و مس را قوت تمیز نبود و خوانچه های
شیرینی بدوکان قنادی هر ساعت خالی می شد باز نقل و لوزِ سر هم
بندی بقالب تازه میریخت و سبد های میوهٔ خشک و تازه از بقال
هر دم یکی می گرفت دیگری بفریاد و مطالبه معامله فضیحت می انگیخت صلان
در خانه شاهی و امرا با اهل بازار بیشتر و می زدند که خشکبا و حلوایات
بده و الا چوب می خوری و پول داده کان چند ماه پیش در دغهای کسبه را
می شمردند که سر وعده بدستِ ما بنه و گرنه اوستاد کیسه بری قوامِ منزلتِ
شیرهٔ انگور از نقل آب نبات و دوشاب از شکر پیز درگذشت و مرتبه وزن
کدوی تلخ با هندوانه و خربوزه و عنب الثعلب از خوشهٔ انگور برتر گشت
با قلاده بچاشنی قسم های جان و ایمان در می آوردند و ار دانه بگنجد چشم داشت
صدا آشنائی ها بر در می دادند سبزی تره و گندنا را بعد التماس ریشِ ما توی خون بینی تند

اظہار می نمودند و ماہی گندیدہ مانند رانی بہزار بی آبروئی و شبکۂ فریب آشکار می
فرمودند تخم ماکیان گویا کہ دل و جانِ صدفِ عمان گردیدہ و مرغ دخروس از
بالا پروازی بی مایگان بہای ہما و جائے عنقا رسیدہ تلاش آجیل خورش
پلاو از برنج و روغن و نخود موجبِ دلخوری دیدند وادویہ پای گوشت و
نمکِ کوہستان کہ مفت بود برابر در دہید و اخریدند ہر کس بکاسبی و مداخل
تمام سال مشتِ زری پیدا کردہ در جیب و بغل داشتہ بعرصۂ یک ماہ و
چہل روز پیش از نوروز در ساختنِ لباسِ خود و اطفال و زنان و زیورِ
ایشان و گرفتنِ قند و شکر و شیرینی و میوہ خرج می کند و برای عیدی عیال
و ذی حقوق و مساکین می دارد و چون دستور ست کہ اگر شخص با پنجاہ کس آشنا ست
ایشان دست جمع یا دو سہ و فراد ابدفعات در خانۂ او برای مصافحہ و دیدہ
بوسی بیایند بعد از قلیان و شربت روبروی ہر یک مجمعہ یا کہ وری سہ و پنج
ہم پر از حلویات و نقل و نان شیرمال و کلیچۂ شیرین زمین بگذارد و قدری بخورند
و جای دیگر برند مرد و زنِ صاحب خانہ مسلّم و دست نزدہ را جدا و شکستہ و ریزہ
را علاحدہ نمایند باز ہر کہ داخل شود لایق ریش او پیش آرند و از ریزش تکہ
پارچہ باقی ماندہ بدست و دہنِ فقرا و ایتام و اطفال نوالی می بخشند و این
مرد خود ہم بنوبہ در خدمتِ ہر یک برای بازدید گردش می کند کہ مدتِ یک ہفتہ و
تا بچہل روز باین کارہا و مہمانی و دورہ و رفتنِ تماشاگاہ اوقات بخوشی می گذرد
تا بودم منہم ہمین جنون دیوانہ بودم و در غریبی ہم بصورت بومی در پای رفاقتِ
ایشان بسر می نمودم ازین جہت گرمی بازارِ جملہ اشیا بحد و مزید مداخل و اجرتِ
اہلِ حرفہ لا تعد شدہ فقیری نماند کہ بگدائی دوازدہ ماہ یک دست جامۂ نو و قطی
شیرینی و مال شیرہ بہم نرسانیدہ باشد و بیوہ پیرزنی نبود کہ بچرخ رستن و خدمت خانۂ

مردم مواجب سالانه گرفته ببهای پیراهن وزیر جامه وچادر دچار قدو خورش هفت سین نداده هنگام نزدیکی جشن عید پیر و جوان بحمام سر و سیما شسته و رنگ و حنا بریش و مو و دست و پابسته خانه از فرش و زینت بلور و بارفتن آراسته شیشه پر گلاب و گلاب پاش بطاق گذاشته پرده و طاقچه پوشش آویخته سامان شب تحویل زیر سر نهاده منتظر وقت گردید ندبچه های ماهرو ی سیزده چهارده ساله که از قید مکتب در آمد ند درس وبحث ناموس وحیا را که روان و از بر می کردند در جزو نا پرسانی و کتاب مطلق العنانی زیر بغل گذاشته وفعل ماضی بازی و مستقبل تفرج را صرف حال پنداشته با رخ نورافشان و آرایش الوان بخود نمائی پرداختند وهزاران ملا و آخوند مدرسه را در بند محبت انداختند هرگاه اهل نجوم تقویم نورالقید سال و ماه و تاریخ و روز و ساعت و دقیقه نوشته حکم دادند دیگر بازار کلان تخته گشته روزها تا عصر سوای دوکان نان با وقصاب وبقال سودای همه صنف دربسته رونق اجناس نفیسه هیچ نمانده وانه میوه و قرص شیرینی بمشکل دست میداد و وقت اورنگ نشینی شاه خاور در برج حمل بمنزل هرکس روی دسترخوان طعام خورش ماهی و پلاو و شله زرد و حلوا و افشره و سمنو و سرکه و سبزی و سیب و سنجد و سوهان و سماق چیده بکمال وجد خورده صبح نوروز صغار و کبار از شراب سرور سرشار و لباس پیرایه نشاط دستیار لباس انبساط نو در بر و نقد تقیش در جیب و کمر اطفال شادمانی در کنار و بغل و با یاران جانی در طریق مسیر از هر محل بر فتار آمده جوق جوق در میدان سبزی مقابل درارگ فراهم شدند بارگاه خدایگانی بانواع سامان فیض رسانی و جشن خاقانی مثل بزم سلیمانی ترتیب یافته بقدر دو هزار خلاع خسروانی از صندوق خانه سلطانی موافق سیاهه پیش بدست فراشان بهر یک

افسران و امیران و اعاظم بلدان در سارق بپیچیده رسیده بود همگی زیب بر دوش نموده
سوار و پیاده جانب کریاس فلک اساس راه افتادند محمد ولی میرزا را قبا و
شال و کلاه و جقه و کمربند مرصع با شمشیر و کمر خنجر یراق طلا و امین الدوله
را قبا و شال و کلاه و کمربند و کوردی و جبه و قلمدان مرصع به الله یار خان
سردار قبا و شال کمر و کوردی و شمشیر و خنجر طلاکار و همچنین هرکس را زنده
انچه بود از شاهزاده و اهل مناصب قلم و سیف تشریف بزرگی یافت و والد
مرحوم را قبا و شال سر و کمر و کوردی سمور مخمل زری عنایت گردید که پیکر انور یاران
چند و صله درخشنده تر از لعل و گوهر آراسته رو بدر مسجد فغفور و قیصر نهادند
داخل شدم دیدم اندرون دیوان عام محجره هر دو باغچه سراتازه رنگ شده
برلب دریاچه سبدهای میوه و دسته گل میان گلدانها چاره و رگذاشته فواره ها
در جست و خیز بشاشت کلاه بهوامی انداختند + از حوض مربع دشمن روی
صفحه چادر آبشار میان دریاچه می ریخت و طرف مشرق و غرب آن دو
نمد مسند تفت خیلی طویل و عریض گسترده بکنارش خمره های زر خالص پر از
شربت قند و کاسه های کلان و جام طلائی نهاده در ایوان تالار فرش قالین
ابریشمی پهن نموده تخت سنگ مرمر پشتی که هشت پایه او بر سر دیوهای پری پیکر
نصب و پنج زینه پاریچ قالب شیران در میان گرفته بودند و از ده شقه برآمده
بلند داشت که بر روی هریک حوریه لعبت طلا یراق مرصع پوشیده ایستاده گلدان
و شمعدان و گلاب پاش جواهر نشان را برداشته و بر سطح بالای تخت مسند مخمل حاشیه
مروارید و یاقوت و زمرد و الماس بعرض شش گره بزاری چار جانب دوخته
پشتی و تکیه مرصع بران نهاده حوض یکدرعه طول و ده گره عرض پر از گلاب و
بید مشک کرده ماده فواره اش در بادیه کلان زری بوده که آئینه احور العین زیور

ولباس رنگین پوش باعظمت وجبروت عقب سر ایستاده بهردو دست داشت
چتر شاهی میل خمدار طلا از پشت اریکه سلطنت بالا بروی مسند دولت سایه می
افگند بر پیشگاه ایوان اسباب زیدهٔ بلور دبارفتن وقطعات ظروف مرصع پر از گل
وریحان نهاده راقم بپای شوق وسر پر ذوق هرجا گشته وبر این جمله اشیای نادیده
بچشم زدن گذشته در مکان فیما بین تالار وقهوه خانه آرام گرفت وآن روز مصداق
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ مشاهده رفت اکابر مملکت وحکام
ولایت وسروران ذی رتبه قشون وبزرگان هم رتبه جمشید وفریدون که باجبرئیل
ومیکائیل بال وپر برتری می زدند مشابه موش خرما باریک شده پی سوراخی میگشتند
تا لحظهٔ قرار گیرند وبضرب چماق ودگنک ارباب بند وبست صدمه ندیده بیرون کرده
نشوند + شاهزاده ها بمثل سبزهٔ بیگانه روی خرند چمن پا در گل خوف نظر آمدند وزرا
وخویشان تاج الدوله چون غریب بیکس بسایهٔ دیوار دعاء آشنامی شدند کیکاوس
میرزا با حسن وجمال که مشهور خوبرویان همسال بود او تیمک مرصع مخمل سیاه پوشیده
وبهمن میرزا قبای گلناری جواهر نشان راتنگ دربرکشیده آفتاب وماه راهردو
شاهزاده خجالت زدهٔ صورت نورانی خود گردانیده همانجا آمده در صف مردم
قرار گرفتند آقا محمد اسمعیل که داخل شده نقاش خانه رانگارخانه برج حمل یافته قران
نیّرین بطالع مشتری دیده گفت همه را عید شریف مبارک ونشست مردم حاضرین
فریاد زدند بیا مصافحه بکنیم جواب داد هر سال شمارا گرده ام حالا طاقت ندارم مگر مقابل
شاهزاده سر فرود آورده عرض کرد اگر ماذون بفرمائی عید مبارک نموده باشم چون مقرر
است اطفال را بر پیشانی ولب بوسه میزنند وهمین کنایه از روی ماچ بود وشاهزاده ها
که حرمت او را پیش پدر دیده بودند پر مروست دهن دریده وبشوخی پرده دریده
وبحضور اقدس هم جلو حرف نکشیده فرمودند باادب باش گستاخی خوب نیست خلاصه گفتار

بندگان شهریار نائب پروردگار از خواب راحت بیدار شده بحمام تشریف برده
بدن شسته رنگ بسته بر آمده نماز خوانده نهار میل فرموده قلیان کشیده برای
آرایش افسر دیهیم سلیمانی قبای نیم تنهٔ مرصع کار و سلک مروارید
دودانه جواهر بطور کنگره سر سنجاف دوخته بر کرده کمربند مرصع پر اویزه لعل
و یاقوت راکه روشنی بخش دیدهٔ گوهر شب چراغ بودند شیر قلاب زده
کمرخنجر مرصع کار بمیان نهاده بند گوهر پیچیده شرآیه آن بزیر آویخته شمشیر
پرجوهر اگون قبضه و غلاف طلا و دانه نشان را بند سیم زر خالص بکمر مبارک
و بازوبند دریای نور و الماس خیلی درشت بهر دو باز و بسته مچ پیچ مرصع
سر استین پیچیده کلاه کیانی دوازده شقّه که سه جقه با پر هما منصوب پیش رود
راست و چپ زده داشت و در هر یک سه سه دانه گوهر نایاب هر ابر بیضه
کبوتر در سیم زر کشیده بودند بفرق همایون گذاشت و حمایل مروارید
غلطان بزرگ نهایت ابدار در یمین و یسار شانه و سینه و پشت اقدس
انداخته بالاپوش پر از در و یاقوت و جواهر بسی گران بها بدوش
کشیده مثل شعشعهٔ نور شجر طور برای تجلی دیدهٔ بندگان طالب حضور از جا برخاست
اقا قنبر خواجه سرا بجهت آگاهی بیخبران آواز داد کچین بر در حرم محترم توپچی
باشی پور ایستاده بود شنیده دم در نفخهٔ کانّه صور سرافیل دمید دیگری بدروازه
خلوت قیام داشت باد بنفیر انداخت و فوراً سومی که بر استان باب ایوان
انتظار می کشید نفس زده چهارم که برابر کریاس همه تن گوش می بود
صدای بوق بعیوق رسانید فرج الله خان توپچی باشی مانند رعد بغرش
آمده فریاد کرد و آتش زن یکمرتبه جمله آتش خانهٔ مذکور بالا را
ملازمان برق کردار صاعقه وار سر کردند زمین و زمان باز از و مکان

تا هیچده فرسخ راه بزلزله آمد فراشان و یساولان صفا و جفا پیشه مردم
را بضرب چوب از صفحهٔ نمایش بدر آوردند دستهٔ غلام بچه و خانه شاگرد
و خواجه سرا باهتمام منوچهر خان نواب ناظر بعهده ادب در پیش و پس
پادشاه همچون ستاره در حوالی قمر از دروازهٔ حرم پا بیرون نهادند باز خواجه
سرا کچین کشیده حضرات مرجع قلق آواز دادند یری هایری هاکه بدستور
معهود شلک دوم بمرده های صد سالهٔ قبور فرمان دور باش رسانید این مرتبه
بشدتی عملهٔ ترک تک دود نمودند که در پای نظر شهریاری دیاری نماند سوای
فضل و کرم ذات باری فراش باشی و جارچی باشی و نسقچی باشی و سر کشیکچی باشی
و پیش خدمت باشی تعظیم حضور نموده بفاصلهٔ بیست قدم راه و شاهزاده های
از ده و از ده ساله عمر کمتر همین قدر بحد ادب عقب تر زین خدمت پیموده
جماعت پیش قدم برابر درارسی شاه نشین رسیده ایستاده صف بستند
کهٔ حضرت بهرام غلام رسید همگی سر فرود آورده بطرف دیگر رفتند پادشاه
قدس بارگاه داخل مکان عرش بنیان گردیده قدم پیما گشته از وسط تالار
آینه خانهٔ انوار و بساط رحمت دادار گذشته جانب اورنگ ابد قرار برگشته
بسم الله شانه العزیز الجبار بزبان گفته پا بسر زینهٔ اول که ثانی طارم فلک بود
نهاده بر معارج پلهٔ اجلال و شوکت صاحبقرانی بالا برآمده برگردیده پشت
بیالش تائید رحمانی داده بدو زانوی کامرانی بر مسند خلافت موروثی
جهانبانی نشست چنانچه چتر دولت و اقبال بسر ظل الله فی الارض سایه افگن
گشت باز بطور اول و دوم شلک سوم پنبهٔ غفلت از گوش سرکشان ملک
عدم برآورد شمشیرها هم بنیام قدرت داور و یکقبضهٔ سیف قضا و قدر بزانو
گرفت فواره حوض ردی تخت فیروزی بخت بنا کرد و بسر پا برخاسته در تعظیم فرود آوردن

دوماغ هوای اطرافِ قرارگاه شاه را خوشبو و معطر نمودن حوران لعبت کنار
سریرِ سپهر تنویر بفخر و مباهات در گردش رقص آمدند و مرغان بالای قوایم و بهیم
بی نظیر بر بازکیانی و نشرِ طایر بال طعنه زدند آینه های کلان از عکسِ شبیه
خدایگان شعشه تجلی بسطح ایوان انداختند و شیشه آلاتِ دیوار و سقف منزل
خاقان خورشیدِ عالمگیر را حیران ساختند دستِ راست اریکهٔ ابد پایه
ابنای صلبی خورد و بیازده ی چپ اولادِ صغیر بطن دخترها با قدر و منزلتِ
بزرگ یراقِ کوچک مرصع بسته صف کشیده بسر پای شرف و عزت قرار
گزیدند و عقب آنها یوسف خان گرجی سپر مرصع و خسرو خان شمشیر کلان
یکی کمان و ترکش و یکی شمشیر یکی تبرزین و یکی تبر و یکی تفنگ و کیسه کمر و یکی قمه و کارد
یکی مروحهٔ طاوسی و یکی شانه و آینه یکی در مجمعه غلافِ مخمل کلاه کیانی که بقدر یک
من تبریزی گرانی جواهر داشت و یکی در خوانچهٔ سرپوشیده ضروریات دیگر
بدستِ سکوت گرفته برابر ایستاده شدند نقاره خانه را بچوب تهنیت فرو
کوفتند و دستِ طبل شادی و بشاشت زده و کرنا دمیدند که دور دور فتحعلی شاه
و در نظام سرباز که هزار نفر یک سوی دیوار اندرون مقابلِ هزار غلام بچه
یراق بند پا بر جا بودند همه قسم ساز فرنگی نواختند صفِ شاهزادگان بپای
دیوارِ حجاب در یمین دریاچه و قطار خویشان بهمین مرتبه در یساران متوقف
بوده بر کوع تعظیم نموده پیش افتادند و در وسط باز خم شده راست رفته
برابر مسندهای نمدی فرش ردی صفهٔ شاهانه هم ایستاده سر فرود آوردند
محمد ولی میرزا جانب تالار قریب باقی از و پایین تر و گرنا شدند و زیر باز مرهٔ منصب
داران اهلِ قلم از پای دیوار کورنش کرده در پشت باغچه آمده باز نصفهٔ راه دوله
گردیده بکنج حجره سمت تالاری جای صدر اعظم خالی گذاشته قدم فشرده سرِ تسلیم نموده

وطرف دیگر هم باین قرینه مردم عهده دار قرار گزیدند وکیل الدوله انگریز بهادر د
لیک صاحب باطبیب ڈاکٹر وایلچی دولت ایران فیمابین مُحجّرهٔ باغچه ولب دریاچه
منزلت یافتند ملا باشی باخطیب وطبیب وعلمای دربخانه برلب صفّهٔ کنارِ حوض
جانب دریاچه از برابر نعال صف شاهزاده سبل لسبیل یافت والد مرحوم
هم در پهلوی باشی موصوف تمکین یافت باری در چشم بهم زدن صف های
امراءُ خوانین ومیرزایان از عقبِ دیوار حجاب ظاهر گشته تعظیم نموده فوراً
بامرِ قدیم سبقت می کردند تا بحل خود آرام می گرفتند بهمین قرار جمعیت باریابان
دربار بقدر پنجهزار کم وبیش نظر افتاد و دران میان یکصد نفر میر غضب عمله
ملک الموت بسمت شرقی قطار گردیده ازانجمله دو تا چوب فلک بشانه نهاده
وچهار کس بار ترکه سفید ار وانار بدوش گرفته چند تا بیل وکلنگ زمین کندن
برای دفن زنده ها بدست داشته باقی یکی ساتور ویکی قناره شقّه کردن و
یکی شکنجه گوشت کوفتن واستخوان شکستن وفشار سینه ولشت وپهلو ابر گرفته
ویکی تیغ چپ راست نمودن ویکی تخماق ویکی ارهٔ بدن تشگافتن ویکی خنجر
ویکی کارد پهلو دریدن ویکی طناب خفه ساختن ویکی میخ طویله های آهین برای
چار میخ کردن ویکی شمشیر گردن زدن یکی چنگک چشم کشیدن یکی لگن خمیر
بسر گرفته روغن داغ ریختن ویکی دیگ قوتقه نمودن یکی کهنه پارچه بانگشت
پیچیدن وفتیله سوختن یکی گاز انبر گوشت کندن ازین قبیل اسباب بست
وچهار قسم قتل وسیاست را تیز وصیقل نموده دورویه ایستاده بودند هر گاه
این سامان بدیدهٔ حاضران مشابه مرگ ناگهان وآفت خانمان گذشت سطوت
وهیبت قهرمانِ جهان ودبدبهٔ رعبِ قاآن دوران باعثِ سلب حرکت جسم وجان
ومهر سکوت لب ودهان گشت چنانچه ازان جم غفیر صدای عطسه وسرفه وتنفس زدن

احدی بر نمی آمد گویا قالب خاک را روح مجرد بجوف هلاک خالی کرد که سرپا
ایستاده زیر چشم بطرف مصدر سطوت و جمال در دیده نگاه می نمودند ابراهیم خان
قهوه چی قلیان بلوری میانه چوبی و سرو ته دباد گیر طلا را جاق و دودی نموده
باداب تعظیم مقابل برده زینه را بلب نیاز بوسه زده بالا بر آمده دم مسند
زانو ته کرده بدست شاه داد چند نفس کشیده واگذاشت بار دیگر نی پیچ
کرنائی مرصع پیش نهاد که مادام جلوس برابرش بود آن وقت که تمامی بارگاه
از وضیع و شریف خلعت پوشان عالیجاه پیراسته و دست بکمر و سینه ایستاده
بودند حضرت خلیفه رحمان بزبان وحی ترجمان بآواز بلند بلغت ترکی ارشاد
فرمود الی حاسی بایرمی مبارک اولسن یعنی شما همه حاضران را روز عید مبارک
باشد میرزا محمد ندیم بخاک افتاده عرض کرد شاهنشاهینه چوخ مبارک
اولسن بعد ازان بمزید رحمت و رسم تحیت اشارت کرد که شربت عیدی
بدهند تشنگان زلال عطوفت را جرعه و امیدواران کرم همت را اندله بدره
پیش نهند و خود باید بمان کلیم سیرت محمد فاضل خان کرشمه قابلیت و کمالش
را گویند علاوه اشعار عربی و فارسی چهار هزار بیت ترکی یاد داشت
مشغول صحبت و حکایت گردید و بکلام دلنواز طبع پر وحشت مردم را بهجت
و مسرت بخشید پیش خدمت باشی و مستوفی باشی دامن سعادت را بکمر برزده
باعمله دویده مقابل صف شاهزاده ها رسیده بادیهٔ آب قند بشیرینی ادا
گرفته جام جم بگردش آوردند و سینی جواهر و اشرفی برداشته نقود وجود
و نوازشش برشمردند اول پیمانهٔ شربت گواراتر از آب چشمهٔ حیوان می
دادند و همراهش مشت اشرفی و چند دانهٔ جواهر رخشان بدست می
نهادند هرگاه نوبت دیگر بزرگان و شاهدان بزم احسان آمد پیالهٔ شربت بکام آرزو

ومشت زر سفید وچند اشرفی بکف تمنا عطامی نمودند در طرفة العین از تقسیم
شراب طهور و مخمور کنندهٔ حور و غلمان حیات بخش خاطر جمهور گردیدند و بعرصهٔ
قلیل زیاده از گنجور قیصر و فغفور بکیسه و جیب اهالی حضور کشیدند پس ملا
عبد الرزاق خطیب کرمانی سر بر آورده بصدای روح افزا و رنگ دلپذیر
انشا بنهایت فصاحت و بلاغت خطبه در حمد و ثنای ایزد تعالی و نعت
خاتم انبیا و درود علی مرتضی و ائمه هدی علیهم الاف التحیه و الثنا ادا نموده
بنام بی همتائی حضرت صاحب العصر و الزمان عجل الله فرجه که رسید شاه بتعظیم
برخاسته خم گردید انگاه ستایش طبقه اورنگ نشینان عدل و داد بنیاد
نموده فصلی مشبعی خوانده گفت بخصوص قدر قدرت خورشید رایت
مشتری طلعت زحل رفعت مریخ مهابت بهرام سطوت عرش منزلت
قدس جناب سپهر قباب قمر رکاب کروبی انتساب دارا دربان شاهنشاه
دوران السلطان ابن السلطان و الخاقان ابن الخاقان فتحعلی شاه قاجار
خلد الله ملکه چون این نام والا و دومان بزبان آورد تمامی ارکان دولت
ایران بخاک کورنش کردن افگندند و بالفاظ بقای عمر و خلافت ابد بنیاد
آمین گفتند پس شاه از روی تخت برخاسته رفت و بمکان خلوت سرا قرار
گرفت لباس جواهرات سنگین از بر کشیده و جامه های سبک روزانه دیگر
پوشید برای قبول پیشکش بگوشه مسند ارسی بدو زانو نشست و زیر محرم
دربار خاص با چند امیر بزرگ بحضور پیوست درین عرصه فرصت همگی
خوانین دیوانی بمبارکباد مصروف دست بوسی و مصافحه کردیده
اکثری پی کار خود رفتند در پیشگاه خلافت اول مرتبه عرضه اشت و
تحایف نایب السلطنت عباس میرزا بدر های تنکی و زر سفید و کنیز و غلام

کرخی و قداره و اثواب مخمل ساده و رزی و اطلس و ساعت و ظروف بلور
و بار فتن فرنگی و زعفران باد کوبه و سماق شکی برسم ارمغان گذشت و ثانی هدایای
طبرستان پیشکش گذرانیده محمد حسین میرزا کیسه های اشرفی و ریال و اسپ
عربی و قالیچه و جوراب و تسبیح کرمان شاهی شمرده شده قبول گشت و سوم
تحائف محمد ولی میرزا والی کرمان و یزد و نقد طلا و نقره شال کرمانی و نمد و رنگ
و حنا و دسته قاشق منبت با یات الکرسی و سوغات گرمسیرات بملاحظه
آمد چهارم پیشکش حسین علی میرزا فرمانروای فارس پول سرخ و سفید و شده
مروارید و شامه عنبر و خواجه سرا و کنیز و غلام حبشی و بارهای نبات و شکر
و نفائس بنادر و عمان و هند نظر فایز گردید پنجم پیشکش حسن علی میرزا
بیگلربیگی خراسان نقود مسکوک و اسپ ترکمانی و شال کشمیری و شمشیر و
کمر خنجر و کارد فولادی و پوست بخارائی و پوستین قپانی و قاقم و سمور و
اجناس عمده بپایه قبول رسید ششم علی شاه حاکم دار الخلافه طهران
هفتم علی نقی میرزا والی قزوین هشتم شیخ علی میرزا ناظم رشت نهم طهماسب میرزا
مسند آرای همدان و هم ارغوان میرزا والی مازندران و همچنین عرضداشت
و تحایف تمامی شاهزادگان دور دست و علمای ولایات و تجار شهر و سرکرده
هر صنف هنروران و صنعت گران بهمین ملاحظه در آمده بعز اقبال پیوست
قریب ظهر خاقان عصر قهرمان دهر پا شده برای میل فرمودن چاشت و تهنیت
عید و مبارکی خواتین مخدرات بحرم سرا رونق افروز گردید وزیر امین الدوله
باطمطراق بسیار بر آمده بدولت خانه خود رفت عصری شاه برای بازدید علیشاه
که بخطاب ظل سلطان کامیاب بوده بمنزلش ارسی گوشواره پهلوی تالار جلوه
فرما گشته بالا رفته نشست و علی شاه نفائس اقمشه زربفت مخمل و خارا و مشجر بدم

راه شاه برسم پا انداز گسترده کورنش بجا آورده بر روی زمین برابر محجره ایستاده
و وصد تومان حق القدم گذرانیده مورد عزت و اعتبار گشته ندیمان و خواص
دویده شرف باریافته صحبت و اختلاط کرد قریب شام اندرون برگشت بعد مغرب
مطرب مغنی شرف اندوز بزم عشرت شده کنیزان بازیگر برامشگر و خوانندگی خود
داد عشوه و دلربائی دادند روز دیگر صبح باز دربار عام و هجوم امرای عظام
گردیده تا هفت روز برابر گذشت اما یوم ثانی وقت پیشین تهنیه عروسی هفت
پسر خود با صبیه های خورزین فریدون فر حکم داد اهلکاران سلیقه ور باهتمام
از باد صرصر بیشتر و چابکدستی هر چه تمام تر گوناگونان اسباب نشاط گستر
حسب الامر جهان پرور جلوه گر نمودند که روی حوض بزرگ متصل در علی قاپی
بچوب بست تخت محجره دار درست کردند و درجمله طاقهای دور میدان جلوخانه
را بهر صنف دوکانداران بازار بنابر آئینه بندی و زینت سپردند هر دو سه
نفر بیک ایوان دست سعی زده فوراً همه سامان مرغوب آورده آرایش
دادند آخر روز بندگان مهر افروز از محل بیرون بر آمده در منزل ارسی بالای
دروازه قدم زده آن مکان سپهر بنیان را مانند ساحت اُفق درخشان
کرده از اشعهٔ روی آفتاب ظهور طلیعه پرتو طور بخشید و مسند کامرانی را
بصدور جلوس مبارک درتحت زیبایش نور علی نور گشید سه طرف زیرنگاه
خلافت پناه شاهزاده و امیران و منصب داران سپاه و الاجاه ردیف
گشتند روی تخت حوض سازنده و خواننده آلات طرب فرو گرفته و بچه های
بازیگر چل بند پوشیده و زنگ بدو انگشت نر و ابهام و زنگوله در پابسته
بسرائیدن دستگاه مقامات و گوشه و شعبه گوش باربد و نکیسا را مالیدند
یک سمت لب رود چوب ریسمان کلفت کشیده بند بازان و یک و شاخ

بپا استوار کرده بالا شده هنرهای رقص و غلطیدن و جستن دور از کار عقل نمودند
یک سو آهوی نر و قوچ های کوه پیکر بجنگ انداختند یک جانب حاجی عرب بوطی
با اخوان الشیاطین صورت تقلید و مسخره و حرکات مضحکه پیش آورد و برابر تخت مغنی
نشین زمین سخت را نیم درعه کنده و نخاله سنگریزه چیده خاک را نرم کردند تا پهلوانان ها
تنکه پوشیده بروی آن در ورزش و میل گرفتن افتادند و باهم در کشتی
پیچیدن بنیاد نهادند پهلوان ابراهیم قزوینی بحمایت علیشاه سر فرود آورده
درخواست طلب شد که رخصت بفرما با پهلوان علی کرمانی مقابله زور نمایم چون منظور
حضرت سلطنت دستور نبود بوفور مروت و مراحم شاهانه اغماض فرمود شاهزاده
حشمتمند ابراهیم گشته درخواست پذیرای استدعای مذکور نمود اجازت یافته
بفتور افزود قزوینی با کرمانی دست بسلام داده جدا شد نمیدانم چه کرد که
صدای رقیه حاضرین میدان برخاست و سه مرتبه نعره فلک نورد کشیدند +
گوسفندها را بقربانی سر بریدند شور و غلغله افتاد که علی ثانی رستم زال سیستانی
دفعه اول از دست بازی قزوینی زمین خورد بعضی گفتند جادو انداخت
پاره برآشفتند چشم بندی ساخت بهر حال ابراهیم خلعت مرتبهٔ پهلوان باشی
پای تخت پوشیده به تعظیم خم گردید و شاه برخاسته روبحرم روان شد در دل
شب انواع آتشبازی سر می کردند و یومیه بهمین وضع اوقات صبح در بار
و آخرها اساس بازی بروی کار نمود ارمیشد تا لیالی سبعه جوش و خروش هنگامه
انبساط مانده شب هشتم در بنای اندرون عروس ها بخانه های داماد پرش اقسام
نشاط بسر انجام رسانده شد تا سحر مردم به نظارهٔ دف و نقاره و سیر و تماشای
آتشبازی تردد آمد رفت داشتند یوم نهم اسپها را بجهت تاختن در میدان
شرط جفت قرار دادند و گردبسته چار فرسخ راه از جای که می تازند و می آرند

بر وندمنهم بسر هوس آمده از دروازهٔ دولت بیرون رفته بزمین پهن دشت
دیدم خیمهٔ شاه را مثل شکوهٔ عرش بروی صفحهٔ تمکین کشیده دیگر سراپرده و چادرها
برای اکابر صدر نشین زده بگوشه ایستادم و دیدهٔ تحقیق بهر سو کشادم
سواری بندگان شهریاری با عظمت جباری در رد نمود جمله خدم و حشم بر اسپها
نشسته یک میدان راه پیش روان یمین و یسار تاجدار دستهٔ شاطرها پیاده
دوان و قول جمعیت شاهزاده و امرا و سرداران بعقب تیررس ایشان
دنباله کشان بوده برابر سرادق جلال فرود آمده بپای حکمه دار سر کرسی طلائی
مرصع نگار قرار فرموده پیش خدمت قلیان حاضر گردانید عمله تزک همدوش
قضا و قدر برابر مد نظر خالی گذاشته در چپ و راست صف کشیدند چابک
سواران بچه چهارده پانزده سالهٔ ترکمان را تختهٔ بند کرده بر پشت تازیهای
بادپیما نشانیده از چهار فرسخ گرم تک و تاز نموده آورده هر دو تا را باهم
بفاصلهٔ نیم فرسنگ چنان دوانیدند که سرعت ادهم وهم و خیال بگرد
شان نمی رسید و تندی کمیت نگاه هم پیرامون سایه انها سکندری خورده
لنگ می گردید جفت اول یکی پروردهٔ آخور شاهی و دوم سبزه نوره علف
بکمند علیشاهی بودند که نجیب سرخان سلطانی یکسر و گردن بلکه سینه پیش
آورده و هزاران تومان گروز اشاه از پسر لی قرینه برد همچنین دو تای
دیگر دو دیگر تقدیر شتاوراس جفت شده و پهنای میدان سی نعل شتابی سودند
و از حریف سوغان گرفته مقابل خودگوی سبقت ربوده بودند مفصل همه را نیافهم
که از که وچه طور بردند بعد از آن یکه سواران تاختهٔ علم ران در رکاب و نیزه
و شمشیر و تفنگ بازی بجلوه گاه نگاه افراخته مورد تحسین و آفرین شدند
سرور خواقین نامدار برخواسته سوار گشته رو بباغ روان گردید برای مخلص

هرگاه از تماشای جشن عید خاقانی و بنای عروسی اخلاف سلطانی و سیر میدان اسب
دوانی چشم و دل را لذت کامرانی دست داد بنا بر دید و بازدید یارانی که آشنائی
جانی بودند و در شب و روز بعضی آمده و بخانه برخی رفته وعده مهمانی باغ و گلگشت
صحرا داشتم بشادمانی اتفاق روانی افتاد گاهی در نگارستان شاهی و زمانی بشمران
پای الوند کوه می بردند و چند وقت برسم خوش گذرانی هر جای که می خواستند
دامنم کشیده شریک صحبت می کردند خواقین قجریه از اول سلسله و آغاز دولت
بندگان اقدس علی التسویه تدبیر پول پیدا کردن خوب می دانستند بخصوص پادشاه
دراز محاسن بلند اقبال که دقیقه در مداخل اشرفی و ریال هرگز فرو می گذاشت
چنانچه بعد از هنگامه عید روزی بعادت معهود هنگام عصر در نقاشخانه رفتم آقا
علی قلی یادش بخیر گفت جای شما بسیار خالی بود صبح نیامدی سیر نمائی و لذت بری
اینجا عجب معرکه برپا شد گفتم شوخی مکن بدوگی بگذار گفت تو بمیری اگر دروغ بگویم
بملامت کردم ای بیمروت هرگاه امری لایق دیدن و تماشا می دانستی چرا خبر ننمودی
حقا که از تنبلهای شاه عباسی هم گرو برده جواب داد مهلت نداشتم وقت تنگ
بود پرسیدم حالا افاده بفرما ببینم چه شد که این همه آتش در آب و رنگ بیان
میدهی گفت شاه از صف سلام خلوت برخواسته بیرون آمده در عمارت
اندرون حرم روی کرسی نشست عمله خدمت با دسته خوانین شاهزاده ها دوربین
گرفتند منهم قایم شده بگوشه ایستادم دیدم در کنج زیر دیوار مقابل توده خاک نرم ریخته
بلند و هموار کرده استخوان شانه گوسفند روبیش گذاشته اند قدر قدرت تیر و کمان دست
گرفته ایستاده بقول فردوسی + بیت

ستون کرد چپ را و خم کرد راست
فغان از خم چرخ چاچی بخاست

رو بجانب الله یار خان سردار فرمود تو می توانی تیر خود را بر نشانه بزنی گفت قربانت شوم بالقوه هیچ کس نیست هدف آن قدر دور است که درست به نظر نمی آید خدنگ فولاد باز و اگر تا خاک هم رسد جای افتخار است شاه از شصت مبارک تیر را سر داد اتفاقاً در میان استخوان خورد چند تا دیگر انداخت راست و چپ نشانه جا گرفتند پس گوسفند سر بریده را دست و پا بسته آورده زمین گذاشتند شمشیر کشیده بالا برده بقوت زد پشت و پهلو را دو پاره نموده چند بار تیغ زنی خود را به نظر مردان دربار آزموده به پیش خدمت داد که پاک کرده در غلاف کند همگی ندیمان و خوانین زبان در تحسین و آفرین رانده هر دو سر پنجه کشور ستان عالمگیر از صد اشرفی و پنجاه و ده و پنج تومان پیشکش گذرانیدند سر کیف دماغ قلیان کشیده اندرون برگشت از اتفاقات حسنه فصل وفور میوه و جوش ارزانی فواکه و اثمار و موسم تابستان بود و در آن سال هوایش اعتدال داشت که آمد آمد ایام روزه بر روی ارباب ایمان ابواب سعادت جاودان و در رحمت یزدان گشود اصناف مردمان تدارک عبادت پرداختند و اشراف و اعیان تهیه بر و احسان فقرا و مساکین آماده ساختند تجار معارف رشت و گیلان و آذربایجان تحاف ملک ارس و روم آوردند و سوداگرهای فارس و نبادر اجناس ملک هند و چین برای معامله پای تخت طهران از اطراف مرز و بوم بردند ایوان درهای مسجد شاه و البسمت مدرسهٔ صدر سر قفلی داده کرایه کردند و باشتراک یک دیگر بهزار صفا و زینت امتعه و اقمشه و اسلحه و ظروف را بدوکان های مذکور درجه بدرجه چیدند بعد از دیدن ماه مبارک صیام از توپخانهٔ شاهی بنابر آگاهی بی خبران شلک نمودند تمام خلایق از مردان و زنان راه صوم و صلوٰة بقدم جدّ و جهد پیمودند جمهور انام دعای رویت هلال و شب

اهل ماه خواندند بعادتِ معهود شام خورده بخواب رفتند و اطفال خوردسال
بحد بلوغ نرسیده هم از متابعت والدین و شوقِ ثواب روزه گرفتند
دوکان اقسام خوردنی تا زوالِ آفتاب تخته بند گشت و گرفت و گیر محتسب و عملهٔ
امر و نهی در جستجوی احوال مریض و مسافر از حد گذشت نزدیکِ ظهر
خدام مسجد فرش های گلیم یزدی را که بران نقش مصلا یافته بود بلحاظِ
کثرت و هجوم مردم در ایوان و صحن گسترانیدند و اکثر ملازمان و غلامان
و بعضے جوان و طفل و پیر نابالغ کم فرصت سجاده مولا و آقا و مهر و تسبیح خود
را در صفهای اندرونی پهن گردانیدند تا کسی جای ایشان بان علامت
تملیک و تصرف ننماید و قریب پیش نماز و منبر برای سماعت قرائت و موعظ
مقام بی مزاحم و تکلف بدست آید هنگام زوال جوق جوق رجال و
نسا وست نماز گرفته در مسجد رسیدند و ذکور اشراف و اجلاف
برابر هم در نوافل و تلاوت قرآن و دعا مصروف گردیدند زنان بزاویه ها
بالای بام و در گنبد پرده آویخته فراهم شدند و انجا هم در بی بی و کنیز
و خاتونِ امیر و زن غریب تمیز را دور کردند همین که وقت پیشین داول
هنگام گذاردن فریضه آمد بالای گلدسته چند ذاکر مناجات شروع
نمودند از ان میان مؤذنِ خوش آواز بصورت حسن بانگ اذان
داد جناب آقا بزرگ مجتهد جامع الشرایط رونق افزای صحن و رواق
گشت مردم پیش پایش بسلام و دست بوس برخاسته راه دادند
تا بمحراب رسیده نشست نوافل خود را خوانده مشغول وظایف و اوراد ماند
مکبر خاص صدا با قامت بلند گردانید و چون کلمهٔ قد قامت الصلوٰة
بر زبان گذرانید جناب آقا قامتِ مبارک راست و نیت کرده

تکبیرة الاحرام گفت بسبب وفور ناس بتفاوت مقام چند مکبر مامور شدند که هر یک بفاصلهٔ ده دوازده صف ایستادند تا حضار دور دست را بصدای الله اکبر از قیام و قنوت و رکوع و سجود و قعود آگاهی دهند همگی جماعت اقتدا با مام حاضر کردند و جناب آقا فاتحة الکتاب را با سورهٔ طولانی قرائت کرده برکوع رفت هر کس که تازه می رسید بلند می گفت یا الله آقا بذکر می افزود تا که ماموم نیت نموده شریک جماعت مُصَلّی حرم شود با وقات دیگر شنیدم که نوبت به تکرار ذکر هفتاد مرتبه هم شمرده شد پس بمزید خضوع و خشوع و تأنی و خواندن دعای طویل قنوت و اکثار در اذکار و صلوٰة نماز را بسلام تمام گردانید مکبر بلحن خوش دعای بین الصلوٰة ظهرین ایام صیام را چنان خواند که همگی همراهش آن کلمات را بر زبان راندند و جناب آقا در تعقیب و ادای سنت مشغول ماند تا که وقت گذاردن عصر داخل گردید و به همین سیاق آن را هم بجا آورده بعد از فراغت فرائض و سنت بر عرشهٔ منبر بالا رفته از بیان تفسیر و حدیث و قصص انبیا بلوازم وعظ و احکام روزه از مستحبات و واجبات گوش سامعان را از نور شوق و ذوق بخشیده فرود آمده بدولت سرا که در همان حوالی مسجد بود باز گشت ملای قاری ماهر علم تجوید در ایوان بزرگ بمقابلهٔ قرآن شریف جلوس کرد باطراف او صفهای سه گانه نشسته هر کس کتاب الله خود را با قلم و دوات مرکب و سرخی و چاقو بجهت حک غلط و تحریر اصلاح پیش رو نهاد بنای دورهٔ قرائت و امتحان مخارج حروف بر پا گشت نوبه بنوبه هر یک ده سه آیه را تلاوت می نمود تا که یک دو جزو مصحف با تمام رسید چند کس را دیدم گلاب پاش چینی و شیشه بدست گرفته در مردم می گشتند و بر کف دست

می ریختند آن ها بر دمی زوند و صلوة می فرستادند و بعضی دامن پر از خلرک
دالکی و لبصره نموده بدیگری تعارف کرده راه التماس می پیمودند تا ازین
خرما روزه افطار کنند و برخی گل سرخ بدستمال آورده بعزم کسب ثواب
پیش می آمدند و راه بیراه آشنا و بیگانه می فرمودند او هم بوئیده درود
می خواند بابواب مسجد و مرور خلایق ازین گونه اشخاص دم جلو گرفته مشغول
خیرات مفت بودند جرگهٔ خوانین و امرای درخانه و شاهزاده ها بعد از فراغ
نماز به طرف مدرسهٔ شمالی و سمت مدرسه بر دوکان تجار تشریف برده
بالای صندلی و کرسی آرمیده بتماشای اسباب و تحایف رو نهادند
چه گویم که چه قدر سامان آماده داشتند ظروف چینی و بلور و مارفتن و گلدانهای
طلائی و ساعات بغلی و صندوقی زراندود و میناساز و آئینه های خاتم بندی
و عجائب صنایع فرنگ و قلیان و لاله و گیلاس و لنتر و بشقاب شیشه و
اثواب مخمل کاشانی و اطلس ختائی و مجری هزار پیشه چارخوری و سماور و مشترخانی
و ماهوت و بگرس و جعبهٔ تفنگ و طپانچه و شمشیر و کارد با قداره و یراق کیسه
کمر و اسپ و سایر اشیای قطعه و کتب و قرآن و شال کشمیر بود که برابر سودا
و معامله می شد تا قریب غروب آفتاب همین اساس برپا و داد و ستد
و بیع و شرا در ترقی مانده نزدیک عصر تنگ خلق پراگنده و منتشر شدند
در مساجد محلات علمای عادل که اجازه پیش نمازی از سرکار مجتهدین
یافته اند بعهدهٔ امامت بلا اجرت در خواندن نمازهای پنجگانه
با جماعت سکنای قرب و جوار شب و روز مشغول و متکفل بودند شام
هر کس فراخور حالش مهمان را وعده خواسته بسباط افطار چیده بخانه امرا نوبت
بیست و سه نفر طلبهٔ علم و فقرا دا اتیام و مسافر و غربای بعید الاوطان می رسید

فراشان خوانچه های بزرگ را که عرضاً یک ذرعه و طولاً دو ذرعه پر از سی عدد
ظروف چینی و کاشی و در آن بقدر حاجت شیر فالوده و یخ در بهشت و راحت الحلقوم
و فرنی و ماقوتی و حلوای گل زرد و خان احمدی وارداب و بادام و مسقطی و خرفه
و زعفران و کباب گول و حسینی و شاهی و شاخ ماهی و فسنجان ماست و تمر و رب
و بورانی بادنجان و آش کشک و ماست و غوره و قلمکار و ماش و شلغم و ساگ
و برگ و لبنیات و لمه شیر و پنیر و ماست و سرشیر و کوکوی لوبیا و عدس
و ماش و به و سیب و ماهی و گوشت و کدو و کوبیده معلّی و کوفته آرزومند
و آبغوره و سماق و نارنج و سبزی و قورمه سبزی و به سیب و گزر و بادنجان
و کنگر و قیمه گوشت و شلغم و لپه نخود و دولمه پیاز و برگ موز و برگ کلم و
تخم مرغ و خیار و برگ و افشره تمر و لیمو و نارنج و آبغوره و شربت ریواس
و مربای ترنج و زرشک و فالوده و میوه تر و تازه حلو شیرین و نان باختلاف
روزها ماحضر بوده آورده برای افطار می گذاشتند پیش خدمت ها
پس از نماز مغرب که اینهم غالباً هر جا بجماعت می شد و مجمعه خورد
مسی فنجان های چینی و قهوه جوشش آب گرم آورده بهر یک فنجانی
می دادند افطار کرده بر خوان های نعمت نشسته چیز خورده دست شسته
مرخص می گشت و در منازل خود رسیده دعای شب خوانده می آرمید
سحر به خاسته طعام پلاو بشرط دسترس و مقدرت از قسم جانمازی
پلاو و ماهی پلاو و مرصع پلاو زمرد پلاو یخنی پلاو و یاقوت پلاو و الماس
پلاو و شبیت پلاو و لقمه پلاو و کلم پلاو و شاه جوان پلاو و افغانی پلاو
نارنج پلاو و گزر پلاو و ماش پلاو و لوبیا پلاو و دالاقیمه چلاو و تاس کباب
چلاو و با خورش دیگر با انواع مطبوخ می خورند با زنان و عیال اختلاط

وصحبت حلال می داشتند صیغه متعه را ورشبهای جهتی بشرط تجرید وعذر
دیگر زیر سر می گذاشتند لوای ادای سنت را بالفرض امکان بدست
سعی می افراشتند وکاهلی وسستی را درکار حق حد المقدور نمی گماشتند
تا ذاکر برگلدستهٔ مسجد انواع مناجات از آیات قرانی واشعار معارف
ربانی اغاز کرده در انجام آب تریاک می خواندند مردم بدعای سحر
پیچیده زبان باستغفار رانده از اکل وشرب دست می کشیدند و
نیت روزه نموده منتظر طلوع فجر شده وضو گرفته ببشتری رو بمسجد
می نهادند وتوپ شلک صبح سر می گشت از اول شب تا سحر دوکان
های بقال واشپز وکبابی ونانبا ودیگر انواع خوردنی باز وبازار
خرید وفروش گرم وبا روزهای عید دمساز می ماند تابکاره وخلایق
رفاه باشد سنگ های بزرگ یخ مثل پارچه هاے الماس ازجبال
شهر وبیرون ها در آورده بارچاروا بهر گذرگاه بزمین نهاده زیر
پوست شالی قایم کرده خیلی ارزان بقدر حاجت از تیشه شکسته
دست مشتری می دادند که در آب خوردن وافشره ودوغ اندازند
وروی میوهٔ آلوچه دگرجه وشفتالو وحلو وزردالو وقیسی برای خنکی گذارند
روز جمعه از دحام مخلوق زیاده گردیده صف ها نصفهٔ صحن مسجد رسیده
جناب آقا بحمام غسل کرده زینت افزای محراب ومنبر شده بنهایت فصاحت
وبلاغت خطبه خوانده نماز جمعه بجماعت ادا نمود مردم بطور احتیاط اکثری نماز ظهر
خود را فرادا بجا آوردند ودر عصر بهمان طور اقتدا به پیش نماز حاضر کردند
شب ها در هر محله حمام گرم می شد زن ومرد برای غسل واجب وسنت میرفتند
وروزها نیز هرکس حاجت داشت برای سر تراشیدن ونوره کشیدن ورنگ حنا

وبستن وکیسه وشتمال بحمام رومی آور دچرک وکسافت بآب ولو شسته
داخل گرمابه می شد و بدن مالیده سر بآب فرو می برد شب نوزدهم ماه
مبارک مقارن غروب آفتاب هزاران مردم غسل نموده بعد از افطار
و چیز خوردن در مسجد جمع آمده روشنی قندیل و فانوس روبرو
گذاشته بخواندن قرآن وجوشن کبیر وصغیر و دعای کمیل وصحیفهٔ کامله و
تسبیح استغفار و نماز قضا وسنت تا آخر وقت سحر احیا داشتند در
شب بست ویکم و همچنین امار و ز بست و یکم دوکان هاے اصناف
بازار وارباب کسب وکار مسدود وسودای خرید و فروش بسبب عزاد ماتم
علی مرتضی علیه السلام بکلی قطع گردید آن شب و روز باستماع واقعه
شهادت ومصیبت آنحضرت وگریه ونوحهٔ بیحد وحصر باحال سوگواری و
ماتم داری بشام رسید بعضی جا اساس شبیه برپا شد و در مسجد شاه
ومسجد جمعه جناب آقا وملا محمد زنجانی از لسان بیان حسرت واحزان
شور ناله و فغان بر لب پیر وجوان راه انداخت در تکیه های معروف
ومشهور ملاهای روضه خوان داد خوش خوانی وصدق ترجمانی دادند
وبسیار جاها صاحبان مقدرت و توفیق شیلان طعام نذر نموده با مثال
واقران واهل الله بدعوت قسمت کردند و در شب بست وسوم که شب قدر
بود باهتمام بلیغ در خواندن قرآن و دعا و زیارت سید الشهدا و ادای
نمازها احیا نمودند یوم جمعهٔ آخر هجوم رجال ونسا بحدی بود که نبید اشتی احدی
بخانه خود بجا نمانده باشد روز بست ونهم ماه صدها کس را دیدم کاغذ فستاقی
ته کرده گوشه بریده با دوات وقلم بدست روبروی هر کاتب خط نسق
خواهش می کردند تبرعاً آیه وَاِنْ یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نوشته میدادطومارها چیل

آیه‌ را تمام رسانیده برای حرز درست نموده می برند که بر بازو ببندند در ماه مبارک رمضان بملک ایران از تعصب و حرمت ایمان نعوذ بالله اگر بخورش چیزی دهن کسی را در حرکت یابند خواه جرک امساک بحالش پی برند بباد گنگ گرفته در خانه محتسب برده بخاک مذلت می نشانند و رسوای خاص و عام می گردانند مگر آن که پیش حاکم شرع عذر بیماری و ناخوشی قوی و غربت بی قصد اقامت را ثابت گردانند یا الله آنوقت دست از سرش بردارند روز بست و نهم بطور احتیاط و آخر ماه بسبیل جزم و حتم سعادت مندان حق آگاه با گردن از امید کج و روی نیاز خاشع و چشم پر اشک حسرت بخضوع تمام دعای وداع ماه رمضان خوانده آن شب را بعبادت و طلب حاجت خود و برادران دینی احیا داشتند صبح که عید آمد برای نماز در مسجد شاه ازدحام کرده بجماعت ادای فرض نمودند هر چند در غیبت امام علیه السلام این نماز مختلف فیه میباشد و باجماع نزد جمهور فقها ثابت نیست مگر بفتوای بعضی مجتهدین احوط می دانند هر دم بمصافحه یک دیگر باهم تهنیت می گفتند لاکن بمثل عید نوروز در شور و نشاط اهتمام موفور بظهور نمی رسد زیرا که عوام می گویند این عید ملاها باشد و رسم خورش رشته آرد و خوردن شیر و خرما و فرستادن هدیه آن بخانه عزیزان متداول عجم نیست مگر گندم فطره و قیمت آن واجب دانسته به فقرا قسمت می نمایند الحق تا کسی آن اوضاع تعظیم و خوش گذرانی شهر صیام را در ملک ایران بچشم خود نه بیند بر خورد مهمانداری و طاعت گذاری وضیع و شریف مشاهده نه کند نمی داند چه قدر ولوله مومنین و مومنات در تقدیم عبادات و کسب امور حسنات در آن کشور بظهور می رسد روز عید

قربان سوای کشتن گوسفند و بز و نحر شتر امریکه لایق بیان و فراخور اعلان باشد در ایران شایع نیست الا مناقشه بین دو گروه حیدری و نعمتی که همه شیعه اثنا عشری مذهب اندر روزهای اجتماع خلایق بهدیگر از چوب و چماق و سنگ فلاخن جنگ کنند و دست و پشت و پهلو شکنند و از دوستی و قرابت سابق بطلب نام و ننگ چشم پوشند و اگر مجادله در تعصب زیاده شود به شمشیر و تفنگ دست زنند و اصل آن بروایتی شنیدم که گروهی مریدان شاه سلطان حیدر یکی از اسلاف خواقین صفویه و ثانی پیروان شاه نعمت الله ولی اند که آن سلسله در محلات سر بالا و سر پائین در شهرها ملقب مانده اند برای نماز عید قربان بمصلای خارج از شهر دسته دسته مردم هر محله با یراق می روند اگرچه بستن اسلحه در میان رعایا رواج نیست لاکن نگهداشتن در خانه قدغن نشده حاکم بلد با دستگاه تمام سوار می شود نظام نظام سرباز و تیپ سواران و توپ بجلو می باشد پهلوانان تنکه پوشیده کباده کشان و سیل جنبان علی مدد گویان راه قطع می نمایند شتر بز قیماق قربانی را جل قشنگ انداخته و زنگ زنگوله بدست و گردن آویزان ساخته و در پیش اکابر و اشراف و اقوام اصناف گرفته تا عیدگاه درود و سلام و اذکار خوانان رفته انجا پس از ادای صلوٰة بزرگ قبیله و ملای معروف نحر کرده امنای حاکم سهم گوشت حق هر یک محله را برسم قدیم می دهند و آن پارچه را با تزک و طمطراق جانب مسکن خود می برند بیشتر به همین نزاع می شود که حصه دست راست می خواهیم در ان نمی ستانیم و از دیگری بیشتر می بریم شیطان درین میانه تکدو میکند شماتت و شوقی می افتد تا خونها ریخته و شکست خورده سبیلها آویخته باز می آیند امار وزه بهجت تخمیر عید غدیر که

هجدهم ماه ذیحجه است و دران یوم فرحت افزا حضرت رسول خدا علیه التحیه والثنا از سفر سعادت اثر حجة الوداع با طوایف امم رو بمدینه طیبه مراجعت کرده در منزل جحفه که تقسیم راه و طریق ممالک اطراف و جای منتشر گردیدن اهل اکناف و مقام ترخیص اکابر و اشراف بود برای تلقین امر امامت و تعیین منصب خلافت و وصایت و تمکین جناب شاه ولایت بحکم خالق انام جلوهمراهیان خاص و عام گرفته امر بقیام و منادی را نام بنام فرمود تا بحضار صحابه کرام و وضیع و شریف خدام و همرکاب سفر خیر انجام ندا در داد که باجتماع پرداختند و از پالان شتر منبر ساختند ختمی پناه بران عروج نموده خطبه مشتمل بر حمد و ثنای کردگار در نهایت فصاحت و بلاغت خوانده رو بحضار ارشاد فرمود اَیُّهَا النَّاسُ اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِاَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلیٰ آن حجت خدا علی مرتضی را بالای منبر بر آورده دست ید الله گرفته بلند کرده بزبان گوهر فشان جمله مسلمانان را مخاطب ساخت مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ بنا بران درین یوم بزرگ متبرک اهل عجم خیرات و مبرات بسیار نمایند و حقوق بین سال درین روز باباب رعایت ادا فرمایند چنانچه در سال اقامت دار الخلافه طهران شنیدم که در یک مجلس نظام الدوله صدر اعظم حاجی محمد حسین خان اصفهانی هفت هزار تومان نقد و جنس قسمت کرد تا شام بلکه نصف شب پنج مرتبه در اجلاس و عطای مردم گذشت که در صلات مذکور پنصد هزار بیش حساب گشت بنا بران در ایران کمتر بخیل و پول دوست خواهد بود که از مال حلال دران روز و شب بهره دافر با قرباء و همسایه و ابنای سبیل و ایتام و ارامل و طلبه و فقرا و سائل

بکف بذل نکنند وتا سه یوم ولیل بمهمانی وصرف طعام وشیرینی قدم نزنند در
تهنیت وشادمانی باهمدیگر مصافحه و دیده بوسی نمایند وبرای بشارت این
کلمات فرح افزا خوانند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَةِ عَلِیِّ
ابن ابیطالِب علیه السلام آخر ماه ذیحجه فکرِ سامانِ عزاو ماتم وتدارک عشرهٔ
محرم بخاطر اصنافِ امم نیش غم و الم زدبخانه ومحلاتِ بلادِ عجم تهیهٔ ذکرِ مصیبت
اهلحرم دل پیر وبرنارا درهم وبرهم کرد بملک ایران میان شهرهای سوادِ
اعظم بلکه بلدِ صغیر هم کسی راکه دولت وتوفیق بهم می رسد درجوار مسکن
خودیانزدیک ان حسینیهٔ ومسجد ومدرسه وآب انبار ساخته وقف کرده
بدست اهل اللّٰه می دهد عمارت وکاروانسراو حمام وآسیاجای مداخل
است اجاره می شود ودخلِ املاک ومتروکات میتِ بورثه می رسد
وگاهی بانی خیر باخذالقصد ثواب آمدنی آن راهم بنام مصارفِ مرضات اللّٰه
دامی گذارد سرکار مجتهد کفالت می کند دران کشور سعادت پرور بنابر
تعزیه داری عترتِ خیر البشر بنای ساختن ضریح وتعزیهٔ نقره وچوب
وکاغذ واین طور علم وپرچم زردوزکه مستد اول هندوستان می باشد
معمول نیست وکثرتِ آویختن ونصب جهاڑ وجهابه وهانڈی ودیوار
گیر وآئینه وهردنگی وکنول ولنپ چنانچه درین اوان میان هند خاصه
درلکهنو شایع گشته بسبب عدم وجود این اشیا درانجا قلیل یافتم زیراکه
شیشه آلات رادرصندوق چوبی ازلندن وفرنگ بارجهاز درکلکته
پائین می آورند برکشتی نهاده درشهرهای کنار دریای شیرین رسانیده
ازانجا برعرابه ها حمل ونقل بلاد اطراف نموده بقیمت نازل میفروشند
که اوساط ناس ودولتمندان بدرجه اولی گرفته درآرایش مکان

وحسینیه بکار می برند در ایران که از بنادر عمان تا دار السلطنه همه جا راه ناقلا
ونشیب وفرازش مانند ارض وسما صدها کوه وکوتل هایل عبور است سوار
اسپ وپیاده بهزار دشواری مسافت قطع می گردد وبارکش سوای قاطر
وشتر ویابو ندارند این سامان سنگین وبزرگ را چگونه بمنزل مقصود
توانند برد ولهذا فقدان آرایشش مذکور بوده مگر انچه دسترس مردم
باهمت می گشت دران زمان بجاهای معروف در نظر می گذشت بضمن
وصف حسینیه شاهی بزبان خامه وقایع نگار شایع خواهد شد رسم تعزیه
دران ملک چنان قرار یافته که فقیر وامیر اجلاف واشراف ترک وتاجیک
جوان وپیر همگی بحصول کسب ثواب شریک ومعاون شوند تا مجلس عزاو
ماتم وبکار اهل لوازم سامان شایان رونق دهند پس هر تکیه که میان یک
محله خواه متعلق دو سه یا چهار ساخته اند کلهم شکنای حوالی آن از مالداران
وحکمران ورعیت وصاحب چیز وجه مصارف یک شب وروز باشتراک
هم برخود لازم گردانند یا بمزید حوصله وهمت تنها تکفل نمایند دران تاریخ
هر قدر از اجرت ذاکرهای پامنبر وروضه خوان وعمله تعبیه وشبیه گردان وخرج
قند وشکر وقهوه وتمباکو وزغال وهیزم وطعام وروشنی وسایر مایحتاج
بوده باشد بجای آن شخص نامزد مانده یک روز قبل یا بعد اداء میگردانند
وبر وفق مذکور عشره محرم بسر می آرند ودر خانه هرکس شیشه آلات آویختن
وگذاشتن ونصب کردن وظروف بلوره وبارفتن ولایق پیستن وچیدن تالار
وسقاخانه وکاشی وچینی باب طعام وقاشق ونمکدان صرف خورش ولگن ومجمعه
وسینی وخوانچه وخمره مسی وپیاله وفنجان ومجری وقهوه جوش وسماور چای وقهوه
وبادنگ وفرش گلیم ونمد وقالین واحرامی کتان وسایر چیزهای ضروری وگلدان

وگلاب پاش و پیه سوز وشمعدان موجود بوده باشد یا مستعار از بزرگان
تواند گرفت مثل تخت وحوض بلغار بدست آورده بحفاظت خودش واقربا
مهیا می کند و با جبر می ماند که تلف وبرباد نشود و از مردم بی بضاعت گروهی
جاروب کردن وآب پاشیدن وفرش پهن کردن وبرچیدن را متکفل
می باشند وصنفی عهده کفش بردار وپیش خدمت وشربت دار وآتشپز
وناظر وکشیکچی را سرگرم مانده امور متعلقه خود را بانجام می رسانند چون قاعده
است در صحن حسینیه بفاصله ده پانزده ذرعه آراضی پای دیوار چارطرف
طناب می کشند و در میخ های بزرگ چوبی سرهای ریسمان بسته درمیانه
صاف وخالی میدارند یک جانب آن رسن مردان پیر ونورسیده
عمر وبسمتی زنان چادر برقع بسر روبندها آویخته بچه های شیرخواره در
بغل گرفته یا آنها با دسته مادر وخواهر اجلاس می نمایند وحیاط درمیان را
که میدان با صفاست بروی زمین تخت های چهار پنج ذرعه مربع بهر دو
سر مقابل یک دیگر می گذارند تا آخوند شبیه گردان حمله تعبیه امام وزینب
وام کلثوم را بریکی ویزید وابن سعد بدیگری بقانونی که خواهد بیارد
بنشانند بگردانند ایستاده دار وزیرش قایم کند وبالا برآرد وآن ها
از کاغذ نسخهٔ از دست خودها ابیات مرقوم سوال وجواب را بآوازهٔ صوت
رنگین حسب حال بخوانند ناظران کم حوصله بچه وجوان وپیر هجوم آورده
برای دیدن وشنیدن بروی هم نریزند وشلغ ننمایند زمرهٔ دیگر از مردم
محله قوی دست چارشانه آقاچاقلو با چوب ترکه انار وبید ساده جفت
فراشان میر غضب شاهی برآمده دربند وبست آیند وروند وحاضرین
با هتمام بلیغ بپردازند که با زمرهٔ زنان نیاویزند وبعضی غیر با خدمت ظرف

نشستن و مجمع برداشتن طعام و روشنی وچراغان پای خود قرار دهند
و صاحبان و ناموران خوش سلیقهٔ روداره ایشان میزبان و مجلس آرای
مهماندار شوند و منصب ارباب پابند از هر صنف مردم چه خواننده و چه
مستمع و چه گرم کننده هنگامهٔ عزا و بکا وعده گیرند و دو سه صاحب سواد را
بضبط حساب دخل و خرج نامزد فرمایند و فتر سیاهه جنس خرید و قیمت را
وارسند و حق القدم روضه خوان و ذاکرها و تعبیه گردان را بتعیین وقت
و تعداد مجلس قرار داده صیغهٔ ایجاب و قبول خوانند تا در ساعت
سهو و تفرقه نزنند و کار خود را بسعی وافر سکّه نمایند و دستهٔ خوش آواز
نوحه خوان و سینه زن و عَلَم بردار قوی تنه فراخ بازو و سنگزن و جریده
کش راهم در تکیهٔ خود معین گردانند چون اکثر حسینیه در تمام ایام سال خالی می
باشد در صحن آن لنگ حمام ہئین تون خشک می سازند و در بعضی جا
مسافران بعید الاوطان مقام و منزل می دارند لهذا هنگام قرب محرم خاکروبه
را رفته آب و جاروب زده تالارش را فرش ملوکانه اندازند و مقابل
آن تخت را های بزرگ در پهلوی یک دیگر چیده روی آن دو سه طرف
پشت و پهلو از پارچه وغیره پوشش پر تکلف گرفته در وسط آن حوض بلغار
و بمین و یسار حمزه و سبو و تغار چینی و مسی بزرگ نهاده گلدان ها و چیز های
قطعه گزارده سقاخانه را بکمال زینت آرایش دهند و سامان روشنی
و حباب شیشه آویزند و قرابهٔ بید مشک و گلاب و دسته ریحان و مجمر نهند شب ها
بنهایت اهتمام در چراغان و فنادیل کاغذ و شیشه روشنی نمایند در روزها
گلدسته الوان لاله و ریاحین در گلدانها و عود و مجمر نهند و بصنعت از حوض بالای
تخت فواره بلند گردانند و بعضی جا سائبان برابر وسعت صحن تکیه که شامیانه

باشد سر بسر بگسترند و بیک سو منبر سیاه پوش راد و علم بهازدی راست و چپ عرشه
بسته زمین گذارند و در اطرافش بستر لایق مکان پهن نمایند و طاق ایوان های
بدنه را هر یکی از تجار معارف باشال ترمه و آینه و تصاویر و اشیای قطعه مال
خود یا مستعار آینه بندی و زینت کرده قرارگاه خانواده خود سازند هرگاه جای
بلند باشد تخت چیده رویش سامان مذکور آماده گردانند چون بعد شهادت
فرزند حضرت رسالت در عهد خلافت بنی امیه و عباسیان میان این امت
زمره مومنین بخوف هلاکت و اتلاف ناموس و عزت رسم تعزیه داری علانیه
نمی توانستند ادا نمود بگوشه خلوت با جمعی درست عهد و پیمان در بردی اغیار
بلت بسته بر فرش مصیبت نشسته ذکر اهلبیت برای بکا و رقت بر پای کردند
لهذا مدت این طریقه مخفی و مستور ماند یکی از اکابر فقرای صوفیه بکتاش
نام در ملک روم و ایران مریدان وافر بهم رسانیده روشناس قیصر و
امرای هر کشور و بزرگان مرز بوم عراقین گردیده از مزید محبت اولاد شاه
ولایت خواست بنای ماتم و تعزیت را در مردم آشکار اگرداند از پادشاه
و سرکار و زرا رخصت گرفت تا کسی مزاحم و مخل نبوده آزار نرساند هرگاه فرمان
اجازت یافت در تکیه خود که اسباب فقیری از پوست تخت و نفیر و منتشا و کلاه
چارترک و قلاب و تسمه کمر بند و رشته حمایل گردن و شانه در اطراف دیوار
و در آویخته داز قدیم میخ کوب بود برای نمایش اضافه کرده هر روز و شب
با جمع هوا خواهان مجلس ناله و فغان بر پا داشته بطور ذکر یاهوی فقرا و دستور
مناجات باواز مقامات غنا حالات مصائب سید الشهدا علیه التحیة
والثنا را نظم و نثر می خواندند همان رویه را ذاکرها فرا گرفته سر مشق کار خود
قرار دادند بنابر آن حسینیه را که عبارت از عمارت عزاخانه ست هرگاه

باسباب و آلات زینت دهند مطابق موسوم اول تکیه گویند و اقسام
خوانندگی روضه هم ازان طور بنای فقیر مرادف و مطابق مروج می باشد
اول محرم علی الصباح دسته ذاکرها بحسینیه آمده پای منبر حلقه زده اخوند مرسل
بادمساز خود بزینه تکیه داده شروع ذکر نموده حضرات مقابل و مکشی میکردند
از صدای واشهیداه و یاحسین همه مردم باخبر شده در تکیه رو آوردند اکابر
ذی عزت در تالار و اوساط ناس بحوالی منبر پائین و بالا جا گرفته چون ذکر
قریب اتمام رسید ملای روضه خوان با رفقا و بچه های شاگرد از دروازه
سر بر آورده با وقار و تمکین راه پیموده جای مرسل نشست جفت طفل خوش
آواز بر پله منبر ردیف قرار گرفته نوحه خواندند بعد ازان دیگری بالا رفته
واقعات نظم ملا مقبل را و عقب او یکی دیگر بند مرثیه ملا محتشم و دنبالش
پیش خوان حدیث و روات نظم و نثر عربی و فارسی مشعر مصایب سید الشهدا
علیه السلام خوانده زیر آمدند بالا و دست همگی ملا عبد الغنی کاشانی بر عرشه منبر
مصدر جلوس فرموده در آمد کرده ذاکرها و مکشی نمودند اخوند از تقریر دلپذیر
و آواز خوش زود بند اوستادی در اوج و حضیض سررشته موسیقی دم خود را
گرم ساخته خروش گریه و ناله از حاضرین بر آورد قاعده بکای عجم واو و فریاد
نیست اشکباری و رقت بی صدا و بند اعادت دارند مگر در حالت بیخودی و بیهوشان
می آیند و در اثنای خوانندگی مقدمات روضه و سوز و گداز پیش خدمت ها
مجمعه بردی دست آورده دیگری قهوه جوش بر داشته داخل تالار و حضار
مجلس شده همه را قهوه دادند بعد از ختم روضه خوانی و نوحه و دعا و
سلام شربت قسمت کردند و در این اثنای مدت زن و مرد فراهم شده های
و هو راه انداختند دسته تعبیه گردان با سامان شبیه آمدند دیگ

مجلس با آوازهٔ مختلف سوال وجواب خوانند سرگذشت زد وخورد
جنگ، وشهادت وتاراج خیمه واسیری عترت طاهره وسرگذشت دربار
ابن زیاد ویزید هرچه درتجویز بانی قرار بود به نظر حاضران درآمد
خلق پراگنده شدند جمعی صف زده نوحه خوانی وسینه زنی مفرط
کردند وآخر روز وشب دستهٔ دیگر از محلات خارج آمده علم برنجی کار
هنبت ریخته خیلی کلان که دستهٔ چوبی آن کلفت وسنگین وشال ترمه
کشمیر وخلیل خانی آویخته بود بر روی شانه وسر دندان وپیشانی
گرفته جار و ورجلوه درآورده سر صف ایستاده جمله قطار کشیده
نوحه خوانده چنان بر سینه میزدند که زمین می لرزید پس شربت
خورده خدا حافظ کرده رفتند یک ساعت شب گذشته شرفا
وعلما وصلحا که در جلسه شبیه وبلکه روضه هم احتیاط بکار برده شریک نبودند
حسب وعدهٔ میزبان قدم پیموده در تالار فراهم آمدند کفش برداران
پاپوش را محافظت کردند بعد از اجتماع یکی بر پا خواسته فصل مشبعی
از مصائب را با سوز وگداز واقعی بگوش حاضران رسانید گریسته
وآه وناله زده ساکت شدند موافق دستورخانه امرا قهوه وقلیان
آوردند وباز گردانیده خدام دیگر آفتابه لگن وسفره آورده
اول نان زمین نهاده مجمعه چیدند پس از خوردن ودست شستن
همگی بمنازل خود رفتند رسم اطعام مجالس عزاداری دههٔ عاشورا
بلکه بعضی جا عشرهٔ آخر صفر همین است که مذکور شد وانچه از خورش
مشار الیهم باز ماند عملهٔ خدمت شکم سیر شدند وزیادتی را به فقرای
سایل بکف دادند که برای قوت عیال بردارند ودر هر خوان

یک بشقاب پلاو دوری قیمه چلاو و خواه چلاو و خورش گرز وغیره و پیاله آش
خواه بورانی با قاشق چوبی و پیاله ترشی هم قاشق خور و بسرشش و کاسه های
دوغ و آب قند با افشره یا پارچهٔ بزرگ یخ و قاشق افکنده و
دو قاشش خربوزه خواه نصف هندوانه و نمکدان میان هر دو کس
روبرو نمایند خانهٔ مردم نادار قدری ازین سبک تر می شود
پلاو موقوف و بجای آب قند سرکه شیره دهند به همین وضع
ده شب بسر آید در ماه ذیحجه یک اسپ نجیب گلگون یا کهر یا سرخان
یا سمند نجدی نژاد را دست آموز گردش مجامع خلایق و متحمل هائے
و هوی مردمان و از جست و خیز هموار نموده برای ساختن شبیه ذوالجناح
آماده نمایند در ایام عاشورا هفتم و هشتم و نهم در روز و شب دهم
آن اسپ را زین بسته یراق زده کلاه خود فولادی بقربوس نهاده
زره تنگ حلقه بالایش انداخته یکوجب خواه کمتر تیرهای سوفار
دار بریده با سریشم بروی کفل و گردن و سینه و شکم چنان نصب گردانند
که ناظران دانند در بدنش فرو شده و علامت زخم نیزه و شمشیر ساخته
رنگ بقم بر سر و کاکل و یال و همه جسم او تا دم پاشیده لجام پاره
بسرش افگنده میراخور و مهتر غاشیه بر دوش افسارش گرفته
قدم آهسته بر داشته بنابر اسباب رقت و بکا اورند و پیش روش
جریدهٔ فولادی و چهل گیسو که عبارت ازان نشان هاست. یکی
جریده که در اول اسباب شهدا چوب لبسته برای خونخواهی
عترت خیر الورا و دعوت طالبان الِ ثار اِلحسینؑ پیشتر دی خلایق
مجاهدین دین می بردند درین زمان بصورت حباب و صله های جداجدا

ساخته بیک دیگر پیوسته چادر مرتب کرده بدستهٔ بلند آویخته در عزاخانه گردانند وگذارند وچهل گیسو عبارت از علامت خروج دُرّة الصدف بنت عبید الله حلبی می باشد چنان حکایت شده که چون سرهای شهدا و اسرای کربلا را بجوالی صنعای یمن خواه حلب آوردند محبان آن دیار حال مصیبت شنیده و دیده قرین آه و فغان گردیده از تحریص و ترغیب دُرّة الصدف بلوازم عزا ماتم چهل دختر اشراف و بنات عم او گیسوی خود بریده بعَلَم آویخته در هوا داری اهلبیت قدم بمعرکهٔ جهاد زدند و مردان بسیار به فافت ایشان و حمایت اهل حرم بر اعدا حمله کرده شهید شدند آن علامت غمگساری میان زمرهٔ سوگواران شان دینداری برسم یادگار مانده اکنون از موی گوسفند و ابریشم مشکی بصورت گیسو بافته باطراف چوبی مدور نصب کرده آویخته سر چوب دستی زده باقسام عَلَم بر دارند و هنگام ماتم گردش دهند این هر دو نشان مذکور با دستهٔ سنگ زن و نوحه خوان جلو و دو راسپ گرفته بهر محله و حُسینیه رو نهاده و داد سینه زنی داده زن و مرد را بگریه و شیون آورند در تکیه شاهی این مرکب شبیه اسپ بی صاحب امام حسین علیه السلام را با تزک هر چه تصور باشد آراسته می آرند در تمام شب دهم محرم از شام تا سحر استراحت و آرام و خواب بر خود حرام گردانند جوق جوق جوان و پیر و طفل صغیر عَلَم و عَلَمدار موصوف را همراه گرفته نوبه بنوبه در حُسینیه های شهر گردش نمایند و هر جا که راه و رسم آشنائی دارند رفته نوحه خوانده سینه زده قلیان کشیده قهوه و شربت خورده جای دیگر بروند و آنهای دیگر با دسته و عَلَم

خود شان در تکیه ایشان قدم رنجه فرمایند و میزبان های اینها رسم
مهمانداری ادا نمایند درین شب و روز کلی بازار و دکان مسدود
شده هیچ چیز خوردنی و پوشیدنی بدست نیاید در ایران دهم ماه عزاد
اتم را روز تیغ گویند زیرا که هزاران مخلوق الهی از باکی و لاک دوری
فرق سر مثل حلقه کلاه عرقچین خط کشند تا سر تیغ فرو شده خون پس
دهد و اطراف گردن و روی شان چکیده منجمد شود بعضی بر صدر سینه
حجامت نمایند تا زخم و خراشیده گشته بران دست ماتم زنند بیشتر مجروح
گردد این فعل را هواداری سر در دین پندارند تا امکان در عزا
داری امام حسین خود را معاف نگزارند یوم عشره در حسینیه بلاد عجم
هیچ خبری نباشد مگر روبروی شاه و حاکم هر شهر که سایر خلایق ازدحام
نمایند و دستگاه شبیه بزرگ از برآمدن امام حسین علیه السلام با سواری
عماری و کجاوهٔ اهل حرم و لشکر و فرزند و برادر و بنی عم و سوار و پیادهٔ انصار
جانب کربلا و بین راه برخوردن حُر با سپاه اعدا آنحضرت سید الشهدا را
عنان گرفته کشیدن طرف ارض ماریه و پی در پی هجوم سپاه میشوم
و مقاتله صحابه و شهادت یک یک بیگانه و یگانه تا جدا شدن سر اقدس
و پامالی نعشهای عترت طاهره و اسیری اهلبیت رسول که این هنگامه
از طلوع آفتاب تا عصر روز ختم شود خلاصه اینکه در حسینیه شاهی
این قدر علاوه دیدم تالار شش سر میدان توپخانه سمت قبله واقع بود
آن را سیاه پوش کردند و برابرش خیمه بسیار بزرگ زدند زیرش
فرش گستردند و جانبی منبر نهادند و مقابل را تخت چیده سقاخانه بستند
وقت ظهر روضه خوانی و عقب آن شبیه گردانی می شد شربت قند بردم

می دادند و عصر جمله ذاکر در و حضه خوان و تعبیه گردان اندرون دیوانخانه
می رفتند شاه در ارو سی پهلوی تالار می نشست و خواص مقرب و
معدودی شاهزاده بگوشه و کنار جامی گرفتند سماعت خونندگی و مشاهده
شبیه گردانی می نمودند هنگام شام فراغت یافته بر می گشتند روز عاشورا
چنانچه مذکور شد وقت صبح شاه از حرم محزون و پر غم بر آمده در نشیمن
بالای دروازهٔ علی قاپی جلوس کرده شبیه بزرگ مقابل نظرش آمده
ملا ابراهیم و علی کندی شبیه امام و زینب خاتون شده از روی نسخه های
نحو ابیات با آوازه خوانده در حاضران گریه و فغان راه انداختند
و بعد از تمام آن گروه مردم تیغ بسر و سینه زده روی خراشیده پیش
آمده نوحه خوانی و سینه زنی پر زور نمودند اطراف میدان هزاران
مردم شهر و رعیت و نوکر باب فراهم بودند آن روز مانع حاجب احدی را
دور باش نمی گفتند و در عزا و آلام مصیبت سید الشهدا بیخود می شدند
پس از برخواست از بزم تعزیت در تکایای محلات برگشته نمید انم چه وقت
به فکر غسل و شست و شوی خون پرداختند اما گروهی برای خواندن
زیارت بصحرا رفته عصر تنگ مراجعت نموده فاقه شکنی کردند همگی گریبان
قبا و پیراهن گشاده بعضی بخیه دریده سر آستین بالا زده سر و پای برهنه
هر گاه بهم می رسیدند همدیگر را خطاب می کردند یا لیتنی کنت معهم فافوز فوزاً
عظیماً و برداشتن سامان حنابندی و تابوت و اساس علم و جریده و خوردن
ما حضر شیر مال و پنیر و کباب و پختن حلوا و گذاشتن در عزاخانه و تناول
حریسهٔ عدس و چلاو یوم عاشر رسم نیست و نواختن دهل و نقاره و دیگر
سازها بدعت دانند راقم را حالات ایران به نظر اجمال عیان گردیده

زیراکه مسافر بوده در پای تخت که اتفاق سکونت زیاده شد بیشتر
دوست بهم رسیدند پیر مردی زنده دلی درمیان ما جوانان باظهار
سلوک قدم می پیمود گوش هوش ناتجربه کاران را به نقلهای سودمند
پادشاهان و امرا و علما و رعیت وا می نمود قایل حُبّ الشیّ یُعمی و یُصِم مراد
اینکه محبت و رغبت هر چیز از ماسوایش کور و کر نماید یعنی غیر او را نمی بیند
و جز سخن محبوب حرف دیگر نشنود چنانچه هر که طالب دنیا و مزید دولت را
جویا باشد روز و شب در تمنای ثروت و حکومت تخم سعی بمزرعهٔ امل می پاشد
تمامی جنس دین و ایمان را بیک جو نقد طلا و نقره می فروشد و از نعمات
ابدی آخرت و اجر حسنات دیده و دانسته چشم می پوشد در پای جد و جهد
حلال و حرام آنچه بدست آید سر و جان می بازد و از ملامت زبانِ
خلایق و عقوبتِ ابدی خالق هرگز بخوف نمی پردازد و ارباب نکبت
سرای بی بقا و مشرف کارخانهٔ قرین فنا باب ریا و مکر و فریب و
کذب و بهتان و ظلم و بخل و حسد و عناد و تکبر و بدگوئی و عیب جوئی
و ایذای مردم گشوده در بند حیا و غیرت و انصاف و مروت و
عفو و رحمت و امانت و حمیت و جود و همت و خلق و محبت و احسان
و جوان مردی بکلی نموده اگر روزه می گیرد بنا بر نمایش و کمی صرف
و هضم طعام لقمهٔ مشتبه الحرام ست و هرگاه بر پا نماز می خواند از نیت
افزایش اعتبار نام در شب بیداری و زنده داری مرادش
آوازهٔ اشتهارِ آفاق ست و بواسطهٔ قیام در صف سلام و
قعود بساط بزرگان تهجد و اشراق چون بطواف کعبه احرام عمره
و مناسک صفا و مروه بندد و بجهت فضیلت لقب حاجی که مردم امانت

سپارند ساعی می شود صورت خود را مقدس و پرهیزگار
و عابد و زاهد ظاهر نماید تا بسیرت و باطن منافق
دست هوس بفراهمی ذخایر گشاید + لکهٔ سیاه داغ
پیشانی مانند پینه پای شتر بهم رساند که از مظنه نیک
اهل یقین بعلامت کثرت سجود نقود وجوه خیرات ستاند
عمامه بزرگ را بسلسله تعلقات نفسانی تحت الحنک آویزد
که برضای سروران ملک گردن بیچارگان در طناب
مواخذه پیچد بعلت تسخیر اولیای دولت دبسیاری اوراد
وظایف مشغول ماند و قرائت کتاب الله بنابر حفظ منصب
ابرو بطمع عدالت و امامت خواند معالم فروع و اصول
از کتاب خدا و سنت رسول منقول و معقول زیرجاق
نماید تا موافق رضای طبع امیدگاه حرام را حلال
و امر را نهی منکر مدلول بجواز القا فرماید پیوسته رشته سبحه را
بسر رشته دام تذویر در کف گرفته به نظر مردم ظاهربین
بگرداند و برای گول خوردن عوام از افسون آن افعی قلابی
مثل نشخوار کردن بزلب حیله و مکر جنباند سجاده مصلا را مدام
زیر بغل خادم همراه خود ملازم کند و هر جا مجمع نمایش
یابد باقتدای قبول نظر حاکم نماز را بکمر زند صاف و صادق
و امین صاحب دیانت قاضی و مفتی معروف شود که برای ایصال
زر ناحق از بندگان خدا الخزانهٔ جابر وجوه باطله نوشته در
صدد مطالبه رود و باندیشهٔ زوال نعمت و جاه از در خانه

وزیر و پادشاه اقبال نهب و اسر اهل الله اهل الله نماید
و تیغ عاجز کشی از غلافِ بی رحمی بر آورده دست بخون
مظلومان بی گناه آلاید این وصف الحال کسانی ست که سابق
و لاحق تقرب امرا و اجو یا و به تحصیل عَمَل سلطان دست بدعا
و در فکر و اندیشهٔ اقتدار درجه بالا بوده اند و ناطق تحسین
امور ظلمه در طغیان جور و عدوان مانده امید ترقی قرابت
علیا نموده مطابق سرشت جبلی این جمع ست بیانِ ابنای جنس
ایشان بد ور خلفا شخصی روایت کرد روزی بعزم ملاقاتِ فتح
ابن هامان بخانه اش رفتم و مقابلش رسیده سلام کرده
به قرب بساط جا گرفتم برغبتِ تمام برابر دستر خوان نشسته انواع
خورشش رنگین چیده چاشت می خورد مرا خوش باش زده
رسم تعارف بجا آورد منهم قصد داشتم که سر اشتها در تناول طعام
با او شریک و هم کاسه و هم پیاله شوم ناگاه بخاطرم آمد که این
ماهِ صیام و روز هم هنگامِ قریب ظهر ست عذر آوردم که به بخشید
من روزه دارم وشمار اخیر باشد چه ناخوشی دارید که بسبب ابتلای
آن مرض امساک نکرده آید جواب داد هیچ بیماری عارض نیست
که مفطر صوم باشد پرسیدم پس باعثِ ترک واجب چیست گفت بگذار
چیز بخورم فارغ شوم تا وجه نگرفتن روزه و دست بر دار شدن از جمیع
عبادات و سایر فرائض و مستحبات برایت حکایت نمایم من انتظار ماندم
تا از خوردن نعماتِ لذیذ سیر گردیده جامِ شراب ارغوانی سر کشیده راست
شده دست شسته بر ریش و سبلت مالیده گفت مستمع باش که من بدرگاه

خلیفهٔ عباسی قرب و منزلت عظیم داشتم و حسبِ دلخواه سر خود را در
پای خدمت و طاعت می گذاشتم یک شب حاجب او به طلب آمد
دق الباب کرد پرسیدم تو کیستی آواز داد برخیز بیا خلیفه ترا همین
ساعت احضار فرموده من از واهمه جان برخاسته غسل کرده کفن
پوشیده بالایش لباس دربار در بر آراسته رفته برابرش رسیده سلام
نموده ایستاده دیدم در خلوت نشسته شمشیر برهنه روبرویش نهاده بعد زمانی
سر بر آورده پرسید ای فلان مدتیست که ما بنقد احسان و انواع کرامت
و اعزاز ترا پرورش می کنیم اکنون تو در سرانجام مهامِ خاطر ما بچه مرتبه مستعد
و سرگرم می باشی عرض داشتم از مال و جان دریغ ندارم و بر خط فرمان
واجب الاذعان گردن می گذارم اجازت داد مرخص شو برو چون برگشته
آمده لحظهٔ متوقف شده فی الجمله آرام گرفتم باز خادم مثل پیک اجلِ معلق
رسیده مرا صدا زد که امیر می طلبد زود بشتاب در انتظارت می باشد
من همراه او دویدم تا بساحتِ ملازمت بهره ور گردیدم دیدم بهمان
صورت قهر و غضب تیغ عریان مقابل نهاده جالس مجلس فکر و اندیشه
بوده بطرز فهم مخاطب شد فلانے در بجا آوری امور خواهش دل ما بچه مرتبه
انقیاد خوشی ما را منظور داری گفتم از مال و جان و عیال مضایقه
نخواهم نمود این سخن شنیده رخصت انصراف بخشید بکلبهٔ احزان
مراجعت کردم پس از چند دقیقه دیگر باره همان سرهنگ آمده
پیام آورد پاشو بیا خلافت پناه باحضار تو فرمان داده
برخاسته ردیف او راه پیمودم هر گاه مقابل آن سطوت و
صولت دستگاه باریاب شدم دیدم بهمان وضع سابق و ساده نشین تشویش

انجام کارست سر بر آورده رو بمن نمود باز انچه حرف اولش بوده
اعاده و تکرار فرمود جوابدادم از مال و جان و عیال و ایمان کوتاهی
نمیکنم و بتوقع قرب و منزلت در بارت و طمع منصب امارت نقش فنا
فی الامر میزنم خوشنود شده لب تبسم بمرحبا کشوده گفت این شمشیر بگیر
و همپای خادم برو بانچه ترا مامور کند از جان بکوش و خلعت رضا
و وفاے بیعت ما بپوش من بمعیت او رفتم بدر حجره زندان آمده قفل را
باز کرده حلقهٔ طاعت ارباب سیاست چنین نمود که اینهارا بردار و
از تیغ قهر و جبر سر همه از تن جدا گردان دیدم چهل کس از سادات
بنی فاطمه اولاد نبی و علی علیهما السلام همگی نورانی چهره بے شبه و نظیر
بعمر هاے طفل و جوان و پیر مقید بطوق و زنجیر بودند یک یک را
بدست جور و جفا کشیده بیرون مے آوردم و در صحن سرای استرضای
خلیفه گردن میزدم چون نوبت بسید ریش سفید کهن سال کوزه پشت
رسید رو بجانب آسمان برداشته فریاد کشید خداوندا تو شاهد
و حاضر و بر حال بیگناه ما بیچاره و تباه ناظری که این ظالم سفاک عترت
طاهرهٔ سید لولاک را میکشد داد مظلومانِ غریب الاوطان ذریۀ رسول بستان
و در دنیا و آخرت بعذاب نیران موصول گردان بسماعت کلمات مناجات
آن بزرگ لرزه در بدنم ساری و از مشاهدۂ حالتش سرشک
دیده ام جاری گشت - لاکن بمتابعت اشارت اولو الامر مملکت
و بشارت تزاید جاه و منزلت و نگاهبانی خادم موکل خلافت
التفات بزاری و عجز پیرمرد ننمودم - و او را بشربت شیرین
شهادت کام حیاتش ما تر کردم از ان روز یقین واثق

دارم که خدا مرانمے بخشد و بخون خواہی نسل پیغمبر در مواخذہ انتقام عقبے میکشد۔ پس چرا خود را بایام زندگانی در تکلیف روزہ و نماز آرام ندہم۔ واز لذت دوروزہ بقاے دنیا بزحمت ترک اکل و شرب حلال و حرام وا نرہم۔

راقم گوید ہرچند در عہد خلافت بنی اُمیہ وآل مروان خونہاے سلالۂ خاندان روان و باقصۓ پایۂ امکان ہتک حرمت عزیزان رسالت نمایان شدہ۔ ہزاران محبان اہلبیت از جان و مال پامال و ہلاک گردیدہ و باسناد تولا و دوستی اہل حرم سربتر دامان واذیال خاک کشیدہ۔ لاکن ظلم و تعدی عباسیان و مقربان درگاہ ستم نشان کسانے کہ طالب رضا و مسرت خاطر اوشان بودند و تیغ سادات کشی انرا از غلاف عدوان برآوردہ پیر و جوان ذریہ طاہرہ رابیجان داوارہ ازخانمان نمودند بیان شمۂ آن در حوصلۂ تقریر و قوۂ تحریر گنجایش ندارد میان بلاد کوچک و بزرگ عرب و عجم بسیار مزار امام زادہ ہاے شہید نشانِ جور و جفاۓ آن قوم شوم موجودست و عمارات دوستی و حمایت اہل ایران نسبت بخاندان ائمہ مظلوم مشہود مدت قریب پانصد سال نبی عباس و من تبعہ شان اساس ظلم چنان بروے کار آوردند کہ ہرگاہ مردم را دشنام ناموس میدادند چندان بدنمے بردند مگر بہ نسبت دوستی آل محمد و نام محب علی و فاطمۂ زہرا علیہ السلام آزردہ شدہ بخانہ قاضی رفتہ استغاثۂ اجراے حد قذف دائر میگروند در شہر بغداد کہنہ در دیوار شکستہ

خراب ایستاده گواهی میدہند کہ زن و مرد خیر البریہ را دران خانہ ہا
بگل و خشت ہلاک زندہ زندہ چیدہ اند ناچاران غریبان مخفی و
پنہان از اوطانِ خود بکوہ و بیابان ایران و توران و تاتار و ہندوستان
پناہ بردند و تبدیل صورت و لباس و ملت کردہ در وصلت
باغیر کفو بخوب درجا ایام حیات بسر آوردند ہنوز ذریت آن طائفہ
بورطۂ کمین آستین بالا زدہ دامن بآزار محبان مے افرازند۔
و در تمہید سعایت پیش حکام بگرفتاری آزادگان وابستۂ سرور دین
نرد خصومت و عدوان مے بازند توضیح این اجمال و تشریح افعال
و خصال ابنائے زمان کہ عمال تذویر و مکائد آن طائفہ اند در خاتمۂ
کتاب بزبان خامہ صدق مقال خواہم داد۔ ہر کہ در دنیا متصدی
جور و تعدی میشود از جانب مظلومان بکلام سعدی مخاطب است

شعر

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت　　تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد　　بر گردن او بماند بر ما بگذشت

و آنکہ آزارِ خلایق روا میدارد نزد ارباب حقائق ابدی و سرمدی معاتب
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ باری
دانا داند کہ در جہان وجود ہر موجود را نابود شدن لازم و یک یک
ممکن را پیمودن راہِ عدم منحتم ست۔ درین عالم فانی آدم را
بقای جاہ و دانی محال۔ و اسباب حکمرانی دنیا حباب آسا قرین زوال
محاصل پیدائش انسان کہ مادۂ عقل و تمیز دارد۔ سہ چیز باشد اگر بحسب
سعادت و سامان عقبی دست دہد اول رفاہ معاش و آن حالت بی قناعت

میسر نشود چنانکه در حکایت ملاقات عالمگیر با فقیر گذشت - دوم
عمل مورث راحت آخرت وان بدون خشیت و خوف باری بهم نرسد
نوعے کہ در بیان عورت بنی اسرائیل مرقوم گشت - سوم ناموری
در حیات و بعد ممات وان وابستہ نیکوکاری و بدرفتاری ست
وا ینمعنے بغیر مدبر از سیر و حسن سلوک ما سلف صورت نہ بندد
چنانچہ در تذکرہ قآن تولی خان و آقا محمد خان گفتہ شد - برای
عرفان ہمین مضمون کتب اخلاق مشحون اند لاکن زمرۂ اسافل
واراذل ناس و فرقۂ درماندۂ نان و لباس داخل آدم حساب
نشدہ اند زیراکہ از واقعہ زیست و سانحۂ مرگ آنہا ہمسایہ را خبر
ہم نے شود تا چہ رسد بحرف گذران شان کہ بر زبان قلم آید -

شعر

بس گرسنہ خفت کس ندانست کہ کیست　　بس جان بلب آمد کہ براو کس نگریست

پس در کنایہ و صراحۃ روی خطاب بسوے ارباب جاہ و دولت
ست - عقلا گفتہ اند دو گروہ مورد ملامت اند - و پابند حسرت
و ندامت آنکہ دانست و نکرد مثل عالم بے عمل و ہر کہ داشت و
گذاشت مانند توانگر لئیم

فرد

عزیزان لذت دنیا کسے برد　　کہ ہم پوشید و ہم بخشید و ہم خورد

باری منصب نامداری در جہان کامگاری نصیب زمرۂ ثروت و مکنت شہریارسیت و فردِ

سعدیا مرد نکو نام نمیرد ہرگز　　مردہ آنست کہ نامش بہ نیکوئی نبرند

موجب نام کافہ انام مختلف و اقسام دانستہ اند بجہت حاکم از پادشاہ تا
کدخدا عدالت و نصفت و بنا بر توانگر مالدار جود و سخاوت بعہدۂ سردار

وسپاہی قوت وشجاعت فقرارامنصب توکل وحلم وقناعت برای رؤسا
وامرا ابناے عمارت ازکاروانسرا وچاہ وپل درگذرگاہ خلقت واز بہر
عالم وفقیہ تصنیف کتاب ہدایت وعمل سعادت ارباب انشارا تدوین
نظم ونثر کار آمداد باو طبیب رانسخۂ معالجہ مفید مرضا کہ بوساطت این امور
مسطور تذکرۂ خیر شان بزبان جمہور تا ظہور یوم نشور جاری ومشہور خواہد ماند
وسواے آن ہرگاہ حشمت ورفعت قیصر وفغفور وہنر وکمال موفور بودہ
باشد باندک مرور دہور از صفحۂ خاطر جہانیان سترده ومستور میگردد

قطعہ

زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل | گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند
خیری کن ای فلان وغنیمت شمار عمر | زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند
بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند | کز ہستیش بروی زمین یک نشان نماند

ازعزبا ہرکس فنون علم وہنر کسب میکند بدست طلب بردر ہمت صاحبان
درم وکرم حلقۂ امید میزند اگر بہرہ دید قطعہ محامد میخواند وہرگاہ محروم گردید
زبان حالش ہجا گویا میگرداند۔ خاقان جنت مکان مے گفت
از پنج شین بترسید وبرعایت دل شان برسید۔ شاہ و
شحنہ وشاعر وشیر وشمشیر۔ پس طائفہ بزرگان را واجب شد کہ
بصفات حسنات بذل اموال وصدق مقال وعفت اذیال و
قدر ہنر وکمال وتفقد شکستہ حال ونصفت درانفصال شعار نمایند۔
واز بخل ومکر ودروغ وظلم وخلف عہد وطمع در مال
مردم ونخوت وفساد وننگ وعار منافی ناموس اقتدار پنہان وآشکارا
اجتناب وکنار فرمایند بحرف خوش آمد گویان حضور در تصور غلط ہرگز نیایند وبعالم

خیال ہم راہ بدسلوکی نہ پیمایند کہ از تمہید پوشیدہ و راز مخفی ناشنیدہ
با احدے سپے نخواہد برد و ہرچہ بگوئیم و بکنیم خاطر کس نتواند بکنہ
آن ہر خورد مصرع ع نہان کے ماند آن رازے کز و سازند محفلہا۔
صاحب تجربہ را باید اندیشہ و فکر در ہر کار بکر نماید کہ سرایر حکام
ماضی با وجود اہتمام در اخفا و انصرام خلوتہا چگونہ آشکارا و ہویدا
شدہ و از پردۂ حفاظت عیب سیرت انہا چہ طور بعرصہ بروز برآمدہ
کہ تا انقراض دنیا در افسانہ ہا خواندہ اند و نقلش نقل مجلسہا ماندہ۔
فرد۔ پندگیر از حکایت دگران　　تا نگیرند دیگران ز تو پند۔
ہان اگر تقلید قاضی بے عار ہر کرا خوشگوار باشد مرفوع القلم
روزگار ست گویند یکی از قضات در شہری صاحب اسم و رسم
جاہ و جلال بود روزے باندرون حرم در آمدہ دختر جوان
خود را بحسن و جمال مشاہدہ نمود با غواے نفس امارہ دلش
براو مائل گردید لاکن بلحاظ رسوائی دست خرد حایل چندروز
در خیال تدبیر مطالب گذرانید تا آنکہ شیطان وسوسۂ شوق را
بخاطرش غالب گردانید وصلۂ پارچہ ناجنس را پیش روی سینہ
دوختہ میان مردم برآمد ہر کہ دم راہ بروی خوردمی پرسید خیر ست
این پیوند نافلا از چہ بابت زدہ اید میگفت فلان سبب طاری گردید
مردم تا شب امان ندادند و ہر تازہ وارد لا محالہ آن تکہ پارچہ را دیدہ
باعث دوختن را می پرسید صباح آن کسانیکہ روز اول و دوم سوال کردہ بودند التفات
ننمودند مگر اشخاص دیگر کہ جدید میرسیدند البتہ حالش می پرسیدند چون براین منوال ہفتہ گذشت
مردم را بدریافت چگونگی آگاہی گشت بعد از ان کسے متعرض نشدہ

زبان خلائق از تذکرہ مقال بازمانده حضرت دانشمند علامی و ملایک جناب قصنادستگاه فهامی دانست که هر امر تازه واقع بین الناس چند روز در اوائل ظهور ذکرش میان جمهور مشهور میگردد پس از انقضاے دهور احدی درپے جستجوے رود و حرف بیان آنرا فراموش میکند وصف الحال عیب و صواب در اندک مدت از افواه اهل خرد و هوش فرو مے نشیند۔ منهم بذریعه این عمل چند صباح بخاطر انام یادگار زبان گشته از خورده گیری عیب جویان محفوظ و برکنار خواهم شد باین توطیه نادرست آستین بعشق دختر بالا زده هر طور خواست تا هم فیها خالدون فرو کرد فرد

گلیم بخت کسے راکه بافتند سیاه — بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

بنظر بینا هویداست عوام شب و روز بجستجوے کار خواص اند و در اندک لغزش بزرگان روگردان راه اخلاص مے شوند ارباب اقتدار ناچار اگر از شر وساوس امان نیابند خصلتی که پرده دار ذلت و رسوائی روزگار ست اختیار نمایند از حکیمی پرسیدند عیبی که مجموع هنرها بدو مخفیست کدام باشد جواب داد بخل سوال کردند هنریکه تمامی عیبها را بپوشد چیست گفت سخاوت چنانچه مرغ وحشی را بدام و دانه رام توان نمود آدمی را باحسان و انعام صید و بنده توان کرد در خبر آمده که سخاوت درخیتست درساحت بهشت و بتحقیقت نهالیست برکنار جویبار خوشنودی الٰهی معبود حرم و کنشت رسته شاخ او در سرافرازی باعلی علیین عنبر سرشت پیوسته شگوفه او نیکنامی دنیاست و میوه اش کرامت عقبے (فرد) این سخا شاخیست از باغ بهشت۔ وای کسی این شاخ را از کف بهشت۔ کودکان مکتب ابداع بازی خور معلم ملکوت که هنوز بحد بلوغ موت نرسیده اند فرض است لوح بیان چگونگی افراسیاب

وپیران ویسہ برابر نظر گذارند وصفحہ ذکر برآزندگی فریدون وکیخسرو بنابراز بر نمودن برآرند نظم

فریدون فرخ فرشتہ نبود | ز مشک وز عنبر سرشتہ نبود
زداد ودہش یافت آن نیکوئی | تو داد ودہش کن فریدون توئی

حرص ذخائر مال موجب وبال ونکال وبذل درہم ودینار اگر پیدا گردد سبب ابقاے مدح درحال ومآل ست چنانکہ گفتہ اند۔ بیت

شرف مرد بجود ست وکرامت بسجود | وانکہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

صفات آل برامکۂ عرب وخانخانان ہند را سیرت ذات گردانند وحکایات بخل سلطان محمود شاہ غزنین وخدعہ اورنگ زیب اصفات عبرت خوانند فرد

گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض | ورنہ ہر سنگ وگلی لو لو ومرجان نشود

صد حیف کہ نقود سیم وزر بمحنت روزگار فراہم آورند وبار وزر ووبال بر شانہ جاہ وحشم گذارند وہم ہر دن بہزار حسرت خزائن را نہادہ دست خالی بخاک روند وروز حساب در جرگۂ قارون وزمرۂ بخل وامساک شمردہ شوند از وعید این آیہ بترسند وبتدارک مناسب حکم منصوص برسند۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ابناے زمان وعظماے جہان با قتضای گردش دوران چشم وزبان وگوش وہوش دست ودل شان باہم مغائر ودر قول وفعل شان تخالف عہد ومواثیق ظاہر وباہر روی غیرت وحیا نیست بوی وفا ومروت نہ ہر گاہ محل عطا وہمت باشد قحبہ وقرمساق بہرہ یابند واگر بساط بذل ونعمت گسترند ملحدان را کامیاب فرمایند بیت

عطاے بزرگان جو ابر بہار   ببارد بجائے کہ ناید بکار ث

درمقام موقع جود وسخا باخدا برآمده کلام ربانی را شاهد منع آورند و بصندوق

خانہ زہد و تقوے رفتہ مہر وَلَا تُسْرِفُوْا وَلَا تُبَذِّرْ بسر کیسۂ حبیب

خاص زنند اعانت اہل توقع از سادات و مؤمنین و شعرا بصیغۂ

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ شمرند و تحت اسراف و

تبذیر اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ - در فعل حرمت

برند۔ گویند مال رامفت دادن علامت بلادت و بیخردی و مطلب خود

بوعده وامید از مردم برآوردن کارِ فراست و جودت سر مد بیست

که از کردار اشرف انبیا در صلهٔ شعرا که صد و چہار صد شتر می بخشید

رم نمایند و سند وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ بمنع کرم قطار فرمایند

اطوار ناہنجار شان بدان ماند که مرد بے نماز را ملامت کردند چرا

فریضه ادا نمیکنی جواب داد باحکام قرآن پابند ہستم که خدا فرمود۔

وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ مردم شماتت نمودند نادرست پیشتر ازان

وَاَنْتُمْ سُكَارٰى ہے۔ بجوان گفت عمل بیک کلمهٔ ارشاد الٰہی ہم در طاعت

غنیمت ست دیگر از مناقب سلاطین و امراے جاہلین که ظاہر و باطن

شان باہم چون مطلع دو لخت بیگانه باشند آنکه خاصیت شتر مرغ

پیدا کرده گفته اند چرا پرواز نے نمائی جواب داد شتر بہوا بال نکشاید۔

در شنا عتش افزودند چون ست که بار نے کشی گفت از مرغ حمالی

برنیاید وصف الحال حکام مملکت ہمین ست ہرگاه در معامله با رعیت

حصول مقاصد خود را باتباع کتاب و سنت پابند۔ از روی

دینداری گویند ربقهٔ طاعت در حبل المتین اسلام بسته ارتکاب

خلاف شریعت موجب سخط رب العزت باشد واگر منافع سرکار
بقانون عدالت انگریز بهادر شناسد نظیر وسند دهند که الناس علی
ملوکهم فرمان روایانِ کشور نواب گورنر وکمشنر هستند مارا در ضوابط ملکداری
پیروی آنها ضرور افتاد اما در صورت دیگر که فوائد خویش را بقواعد دستور
سابقه که اورا شد آمد نامند عنان فیصله مهمات از عنوان مذکوره بر
برگردانیده فرمایند حفظ طریقهٔ اسلاف مایهٔ برخورداری اخلاف باشد
واز تبدیل ضوابط آنها توهین واستخفافِ بزرگان مے شود
وثانی مستلزم اینمعنے میگردد هرچه میکردند خوب نبود یا حالا از انحراف
آن ترک اولی باید نمود پس زیردست بیچاره از پاے گرفت و
گیر ضرر نتواند بیرون آید وهمیشه بار تاوان وخسارت گردنش را خسته
نماید بجلوس مسند شوکت خدعه وتدویر ومکر وحیله را عقل پیدا شته
وبخل وامساک را لئیم طبعان بے همت انتظام نام گذاشته هر گاه
پاے غرض وسر مطلب در میان باشد۔ پس بهانه
رسم وراه خلق ومحبت را پیش آورده بادنے خلق چاپلوسی و
دلجوئی مفرط کرده رفع پردهٔ خجالت باین عبارت گردانند

شعر

تواضع زگردن فرازان نکوست ٭ گدا گر تواضع کند خوی اوست

وچون سرانجام کارے وضرورت خدمتگذاری برطرف یابند
خدارا بنده ورسول را آشنا ساء آشنا نباشند هرچند عالی مرتبه و
گرامی درجه وذی عزت کسی بدر خانه بر حاجب ودربان ومقابل نظر دون پریشان آید وکتاب
فضل حسب ونسب وخیر خواهی پیرامون بارگاه عظمت نشان کشاید هرگز روی التفات بسویش

متوجه نگردانند از قبول اسلام مضائقه داشته از صف نعال هم برآنند
بنظر اہل بصیرت ظاہر است طائفہ اوضاع دین و دولت ورسم وعادات
اصناف ثلاثه را خراب و فاسد نمودند و بمساعی خذلان نام و سیرت و
وبزرگی دودمان را بخاک مذلت اندودند۔
اول سلاطین وخوانین که تربیت اولادِ بنات و بنین بدست خدام نسا
ورجال ارذال سپردند وایشان در بدوِ تعلیم رفتار وگفتار وخصائل
زشت سفله ها را شعار خود کردند از کسب کمال وتحصیل فنون فضائل محروم
ماندند واز جوہر قدر شناسی وعلو مراتب ہنر پروری سر رشته بهم نرسانند
دائم صحبت اجلاف ہرزه را خواہان ہستند واز اطوار پسندیده بجبا
و اہل وقار وتمکین طرفی نه بستند این ملکه راسخه مورث قلت حیا و شرم
وعلم وحلم ورحم ومروت وسخاوت وشجاعت وحفظ ناموس گردیده
از پشت گردن در جنگ عار ندارند واز کشتن ہزار بیگناه پروانه دست تصرف
بذیل محرمات شرعی آویزند واز مرافقت فضلا وخیر اندیشان ناصح بگریزند
کارہاے بدرا تا دست رسن ننگ نمایند وراه شر وفساد بنامردی بپمایند
دوم طبقه شهریار و حکام کشور و دیاراند که به صفت خوش آمد گردا
وکذب گفتار وچاپلوسی بسیار ندیم واہلکار شان مقرب دربار
شوند۔ و ہرگاه ناشائسته ایشان را بکرامات واظہار کمالات
وتائید غیبی والهامات نسبت دہند۔ ملازمان نمک حرام
خائن متغلب تمام به باطن مال مردم خوار ظالم ہر تنشی بی عصمت
بحوالی بساط قرب ومنزلت جا یابند وبپهانی درپے خرابی
ملک وجاه و دولت بسازش اعدا بقدم کفران نعمت شتابند

برای طمع اندک منفعت خود آلاف ضر روائی مملکت وا دارند و با دعای جان نثاری
و بلا گردانی مالش خورده و برده در مهالک دنیا و آخرت مبتلا گذارند یوما فیوما
تمتع نصیب مسخره و قرمساق بے عار و درجهٔ پیشکاری و منصب
مختاری نامزد مدار المهام اراذل انام گردیده شرفائے والا گهر بقدر
وقیمت دربدر و برائے نان خشک حیران و مضطر کاسهٔ گدائی بدست
مرام کشیده لابد و ناچار در ابتذال قرین ملال پیروی حال و
مقال ابنائے زمان اختیار نمودند و بحسب قواعد دوروئی راه
زمرهٔ بد سگال و گندم نمائی جو فروش را پیمودند تا آنکه نوکر خیر خواه
واقعی و امین کار گذار فهمیدهٔ راست باز حقیقی مفقود گشت و سیر
ملوک مالک عدل و داد و ضوابط نیک امرائے والا نژاد متروک
و نابود بهمین شیوه ناستوده خانوادهٔ سلطنت برباد رفت
و ازین رویهٔ نامرضیه قوم و قبیله وزارت و امارت تنزل گرفت
سوم مردم بے حمیت بیگانه از غیرت که در نوکری و حسن خدمت
مادر و خواهر و خاله و عمه بدر خانه امرا بوسائل گرشند و از قربت
بی بی عفیفه که در مصاحبت بزرگان رود برامثال و اقران
ناز و اعزاز فروشند بذریعه بنات مکرمات کدخدا و باکرهٔ عهدهٔ
جبروت یابند و از رنگ پیش آمد کارشان در جلسهٔ خلوت سبل
و بروت تابند صنفی دیگر زنان جلبیله را در پرده ناپرسائی نشاینده
بحسب محبت و عشق عورات بازاری روند و از هر جا هر چه بدست
آید عیال و اطفال را محروم داشته بصرف احتیاج ارباب نشاط آرند و جمیع
مستوره از نان و نفقه محروم در شبهائے تنهائی سر بی شام زمین گذارند و روزها با انتظار دیدار

شوہر از جامۂ ہستی ورخت نیکبختی تنگ آمدہ سر بجیب غصہ وغم درآوردنا چار
از اتلاف دولت جمال ونعمت خود فکر لذات جسمانی نماید وبرای پیدا کردن
یار دلدار خریدار بضاعت شادمانی دست از ناموس کشیدہ پای
رفت بکوچۂ رسوائی کشاید در مرد وزن اشراف واجلاف رفتہ
رفتہ بصیغہ وجوب این سنت جاری گردید ودر فقرو فاقہ تحمل
زحمت شاقۂ نسای انجاب را نماندہ گرمی بازار حرام کاری گشت
ہر سری بنظر خوش گذرانی از مواد سودای آشنائی شوریدہ وجنون
تعلقات زن ومرد بیگانہ در اولاد از اجداد بوراثت آبائی رسیدہ
خلاصۂ کلام این بلای سوم درجہ بکشور ہند مروجہ عاید روزگار
خاص وعام ست ودر آفاتِ اول ودوم اہل ایران را ہم
از باعث قرب وجوار بہرۂ دامنگیر ایام وجوہ خرابی ہند
یکی گرانی مہر وسنگینی کابین کہ فی مابین غربا لکھا ودر امرا کرورہا
چنانچہ شوہر از عہدۂ حق واجب ہرگز نتواند باداپرداز دو ناچار از
صورت معائنہ بدی در آتش ناموافقت باید بگدازد۔
دوم وقوع عیب در افتراق بر جوع سنت طلاق کہ علماء وامراء
غربا این طریقہ انبیا را متروک فرمودند واز شیوع اخلاق
ملت حنیفہ رو تافتہ بقواعد مذہب ہنود سلوک نمودند۔
سوم اختیار غیر کفو در تزوتج کہ عورات مشرکین مادر بچہ ہا
شدہ رسوم کفر خود را کم کم رواج دادند وبعادت در بنات
وبنین امور خلاف شرع وروبہ عرب وعجم مطبوع مزاج
افتادند۔ چہارم از قدیم مدار گذرانِ معاش برای مردم

این ملک بر ملازمت در سپاه و سائر خدمات بوده پیشهٔ هنر و مزدوری عیب مقرر شده چون سرکار پادشاه و وزیر بباد رفت فقدان نوکری همه را تباه نمود لاعلاج در کثرت احتیاج نان زنان را مردان ایشان از قسم اکل میّت خورده مردند و رواج این گونه معاش را کوته اندیشان در مستوکات جد و آبا مایهٔ فخر و مباحات شمردند۔

پنجم در اقالیم دیگر عریان سر و برکشاده رو گشتن و بنوکری رفتن و دوکانداری کردن عورات مرتفع و بکسب ساز و غنا و رقص و شب خوابی دست دادن بطالب جمال و وصال محال و ممتنع ست لولی وکولی وجنده و قرشمال و بازیگر وصیغه طرق بهم رسی آن نه چنان باشد که هر وقت هر جا هر طور هر کس بخواهد میسر آید ملاے محافظ واقف پیر و جوان خوب و بد ضابطه عدت دارند که موافق حلت واداے اجرت وعقد مدت از جستجو سر بدامن مراد میگذارند بیایش علاحده خواهد شد انجا میان زن و شو تا نزاع و کدورت رو آورد هر چند صاحب اولاد باشد بحضور حاکم شرع رفته طلاق میدهد خواه زوجه مستغیث شده جویاے خلع میگردد مثلاً مرد ست که در عمرش ده منکوحه را طلقت گفته زن دیگر گرفته و عورت از ده شوهر افتراق کرده بخانه یازدهم رفته زندگانی رجال را عذب بے ضرورت و نسا را تنها سواے عدت حاکم شریعت روا نمیدارد۔ تا که احدی را شیطان بفکر فسق و فجور از پردهٔ حیا و غیرت بر نیارد هر که فعل حرام کند سرزنش اسم او را حاضر و غائب حلال دانند و آنکه مرتکب سیرت کسے شود

گریبانش را کشیده بدیوان تقاضا رسانند لاکن دریچه بازی البته عشق
مردم راه محبت و امرد پرستی زنان ست و این کوچه تنگ و تاریک
نجس محل عبور بیشتر کسان خصوصًا در زمین روم و توران بسرحد افراط
واقع و در حمام و مدارس و بازار و خانهٔ امرا و بزرگان شایع میباشد
اما خرابی اول و دوم آن خطه برگزیده عالم آنکه خواقین و سلاطین
آرام طلب عیش دوست تن پرور و خوانین و اراکین بے عرصه
نفاق پیشه از صفت ملکداری بیخبر و بتجربه کشورستانی فرسنگها
دورتر بروی کار آمده رونق تخت شاهی را برباد کرده و بلاد
تخت عجم را در قبض و تصرف اعدا داده بدعوے سرم سلامت
باشد افتاده توضیح این حال و تبئین مقال آنست که انقلاب دهری
در خواص روزگار مضمر و اسباب سروری باختلاف زمان مفید
و مضر مقرر ست گیتی ستان باعار و ننگ را باید مدام گماشتگان
با فرهنگ برگمارد و قواعد صلح و جنگ از اقصاے روم و فرنگ
بدست آرد و پابند ضوابط سلف که مایهٔ تلف ملک و رعیت اند
نمانده همیشه راه اصلاح بلاد و رفاه عباد بقدم جد و جهد بپایان
رسانده باشد مبادا خذ ما صفا ودع ما کدر هر چه برایش خوب
ست مرغوب سازد و هر بد معیوب را دور اندازد و مانند انگلسیه
که در عیسائی مذهب گمنام ترین اقوام یورپ و ایشیه بوده
بتلاشش جهان پیماے اخذ قوانین صنائع و بدائع و کشورکشائی
نموده در ترقی دولت و حشم سرآمد اهل عالم گشتند۔
و از عقل و دانش مشیر و مربی شاهان با طوع و علم هستند نظام آتشخانه دود

از کاخ هستی فرانس وروس دمار دشمن برآورد و بانتظام مدبرانه لوای تسلط
از افریقه وامریکه بجزایر و بنادر ختا وختن برد هرچند بنای بادشاهی
در اولاد حضرت آدم بکشور فارس وعراق از عهد کیومرث شروع
گردید و دستور وزارت و مناصب خدم وحشم وپاسبانی رعیت
واسباب جنگ از انجا شیوع یافت بذریعه این سامان و
اتفاق رای دانشمندان بر تمامی جهان حکمران بودند و مدت سه هزار
وششصد وهفتاد و چهار سال باین تفصیل اخذ باج و خراج
از شهریاران نمودند از کیومرث تا گرشاسپ حکومت پیشدادیان
دو هزار و چهارصد و چهل ویک سال واز کیقباد تا سکندر
دولت کیانیان هفتصد وسی و دو سال واز اردشیر بابکان تا یزدجرد
سلطنت ساسانیان پانصد ویک سال بسر آمد چون بعد
تاخت وتاراج مداین هفت فرسخی بغداد وقصر شیرین و
کوشک زر وتخت و تاج خسروی در دور خلفای بنی اُمیه
وعباسیه گذشت وزمام مهام شهریاری از دست ترکان ال بویه
وسلجوق ودیلمیه بکف اقتدار صفویه واصل گشت مریدان فدائی
که سبب قوت وارکان شوکت بودند کلاه قرمز عطا کرده بزبان
ترکی قزلباش یعنی سرخ سر خطاب فرمودند- بزور بازوی تائید
الٰهی دوصد و چهار سال سریر آرا و یازده تن باختلاف
سرحد در ایران فرمان روا مانده تدوین فنون علم حدیث و
وتفسیر وفقه وادب عهد آن خاندان مربی هنرمندان از تعداد بیان بکمال رسید هرگاه نوبت
ارایش دیهیم بفر وجود شاه سلطان حسین بهادر خان آمد کثرت زهد وتورع وصحبت

اهل تقوی از اسباب تمشیت سپاه و جنگ و سیاست دیار
باز داشت انتظام جهانداری بدست ملاها و سرداران
ناز پرور غفلت شعار از حرب و پیکار ناواقف گذاشت
گرگین خان گرجی حاکم قندهار بیحسابی ها نمود و از کردار
دیگر سرداران بیکاره راه فتنه و فساد برکشود اشرف و محمود
افاغنه ابدالی با جمعیت ده دوازده هزار بسر کرمان و
اصفهان تاختند و در یک هزار و یکصد و سی و پنج غاصب
تاج و تخت و قاتل شاه و اولاد برگشته بخت شده خون
هزاران بیگناه روان ساخت چند سال نوبت پادشاهی
بنام خود بر بام رسوائی نواختند و بار وزر و وبال بر دوش
گرفته رو بوادی عدم شتافتند ملک شوشتر و خوزستان
و آذربائیجان رومی گرفت و گیلان و تفلیس در شت و کناره قلزم
بتحت اروس و از وی اب ارس بتصرف بخارا رفت تا در شاه
گیتی پناه افشار تیغ جلادت از غلاف حمیت برکشید و باخراج
افاغنه و شکست عساکر اعادی بدست و بازوی تائید الهی اندک
مدت کوشید در تسخیر ممالک از چار طرف بسرحدات ولایات
یورش نمود و پای استیلا در قبض و تصرف خوارزم و بلخ و گرجستان
و عراق عرب از دم شمشیر خویش یورش کشود پسر بزرگ خود
رضاقلی میرزا را ولیعهد گذاشته بسر کشور هند حمله آورد و بعد از فتح تاج بخشی و اخذ بلاد آن طرف
دریای اباسین با ایران تشریف برد از ناقلان صدق درایت این حکایت
را پرسیده ساخته کشته شدن آن پادشاه و تباهی اساس خاقانی

چنین بسماعت رسیده که از اعلی حضرت محمد شاه غازی عوض برقرار
گذاشتن سلطنت نصف زر مسکوک خزانه و جواهر آلات ملوکانه
وتخت وطاؤس وآویزهٔ کوه نور ودریاے نور وآئینه چین
وبنگلهٔ صندل وخیمهٔ زرکار وسائر تحف هند بتحت اولیاے
دولت نادره در آمد بشکرانه وصول آن ذخائر بے قیاس در خاطرش
بعطاے جائزه واحسان چنان گذشت که براے معافی مالیات
دوساله ایران بتمامی رعایا واصناف سوق بنام نائب السلطنة
فرمان روان گشت اکابر واصاغر از تمتع مراحم خسروانه بندهٔ شاکر
واز جان در هوا خواهی این دودمان بلاگردان غایب وحاضر شدند
چون رضاقلی میرزا بشرف پابوس پدر سر افتخار سود و نادرشاه
بملاحظه سان لشکر از معائنه آرائش سپاه و رضامندی مردم
ایران توهم دور از کار نمود مظنه برد که هرگاه پسرم عزم افسر
بسرم کند چاره دفع اورا هر چند دست و پا جنبانم نتوانم
کرد بهتر ان ست که سرمایه قوت وشوکت را در شکنم تا روزی
کف حسرت بهم نزنم ولیعهد را فرمود قشون ملازم خود را در افواج
رکاب سلطانی شامل گرداند و هر پیاده و سوار مواجب اسی تقسیم
از خزینه بستاند. شاهزاده عرضداشت که من وعسکر وابستهٔ خاکپاے
همایون تست چه حاجت در تبدیل دفتر وسیاهه جداگانه
لشکر باشد لاکن بهیچ وجه این مسئول را قبول نداشته
از جبر وعنف همه سرکرده وخوانین را مامور فرمود که با جنود مقصود بسپاه شاهی
پیوستند صفت آن لشکر قیامت اثر اهل خبر گویند دوازده دسته هر کدام

دوازده هزار جفت گودرز و سام و مثال فرامرز و رستم زال بوده یک یک
جوان بست و پنج و سی ساله برازنده قامت مردان قشنگ جمله چالاک
آزموده کار جنگ اقوام ایلات ماهر ضرب شمشیر و تیر و نیزه و تفنگ
اسپ کوه پیکر هر دسته بیک قد و رنگ همه زره و خود و خفتان
پوش پوست شیر و پلنگ که در میدان نام و ننگ عرصهٔ رزم
را بر جنود روم و فرنگ دم جانبازی تنگ میکردند و بی درنگ
از دریا و درهٔ کوه و سنگ جسته بگردن شیران بیشه نبرد پالهنگ
بسته بر سر صف دشمن پای تازی کمیت و سرنگ میزدند
عقدهٔ این غم از دل پسر بناخن دیگر الطاف پدر نگشود و راز
سر بسته را پیش محرم سِرّ بهزار کتمان و ایمان وا نمود هنگام سفر
خاقان بحر و بر دگدزِ از چنگل مازندران پر خطر یکی از قدر اندازان
دمی که تفنگ و دلوله را بر نشان سینهٔ پادشاه سر میکرد باد تند
وزیده برگ اشجار از هم پاشیده ورقی حائل دیدهٔ گله زن
گردیده نشانه خطا رفته شهسوار بدستیکه عنان اسپ داشت
تیر بلا شصت او را پرانده بخاک نشست نا ورا از چالاکی زین را خالی
کرده بر زمین غلطید تفنگچی صید را طپیده دانست که خدنگ آرزو
بهدف مراد رسیده از درخت پائین جسته بدرهٔ کوه و بیشه پیوست
وراه گریز پیش گرفت و سر بصحرا طرف جلگهٔ منزل خویش رفت
خدام ادب از عقب دویده صاحب سریر افلاک دامن از
خاک برچیده انگشت را کهنه پیچیده یکران جهان نورد بزیر
ران کشیده ملازمان را بجستجوی قاتل فرمان داد تا اجل

برگشته حدود اُدُبّه شاقلان گیر افتاد معلوم شد نیک قدم
غلام دلاور خان تاینے باغواے آقا میرزا ولدش مصدر اینحرکت
گشته مومی الیه درازای صدور خیانت بمعرض سیاست درآمد
بافواه مردم چنان ست که غلام راطلبیده بنوید امان پرسید
راست بگو باعث گشتنم کیست ونام ونسب مباشر امر توچیست گفت
برغبت خاطر خودم این خطارا کردم احدے محرک این جرأت مردانه
نشده فرمود اے نادان دروغ میگوئی وراه مکروفریب میپوئی
نوکا کا سیاه حبشی را برگ تاجدار چکار وبے وسوسهٔ دیگرے
وسابقهٔ عداوتے در هلاک شهریار کدام اختیار مردن مراکسی میخواهد
که سرش لایق افسر هفت کشور باشد هرکه سزاوار جلوس تخت سلطنت
ست البته بانی این جسارت وفرمان دهٔ چنین اشارت خواهد بود
هرچند پاے زجر وتهدید درمیان نهاد غلام نام را صاف بزبان خود
نشان نداد. چون بانیک قدم اقرار جان بخشی شده بود از
هردو چشم او را کور کرده بعصاکشی واگذاشت انگاه بنظر دوراندیش
خیالات فاسده بخاطرش آمد بعد ازانکه داغستان مسیر
کوکبهٔ سلیمانی شد بنابر توهمات شیطانی واستیلای وساوس
نفسانی سردربار عام وازدحام امراے عظام میرغضب راحکم
داد که دیدهٔ قرة العین شهریاری ونور نگاه جهانداری فرزند مهین
ولیعهد بے همتا رضاقلی میرزا مقابل هردم عبرت بین ازحدقه برآرد
آن طائفهٔ کور باطن برابر شاهزاده رسیده دست وگریبان
شدند خم بابروے دلیرانه خودنه افگنده فرمود ازار نکشید.

حاجت گرفت و بست نیست منکه مردانه ایستاده ام کار خود بکنید
یکے از سرداران قدم پیش نهاده بلب عبودیت زمین ادب را
بوسه داده زبان بشفاعت کشاداے کشور گیر تاج بخش از چشم کندن
دلبند عالم دست بردار و این سیاست ناروا بکوری چشم اعدا
معطل بگذار۔ گفت هرگز حرفے که از دهن من بر آید برگشت را نشاید
وامریکه مقرر کردم تخلف دران نیاید عرضداشت قربانت شوم
این جاے بانه داشتن فرمان ست و محل پشیمانی جاودان گفت
ترا جرائت گستاخی بهم رسیده و قدرت مداخلت در کارم پیدا
گردیده بکشید دگرونش بزنید بمعائنه قهر و غضب جباری دیگر کسے
مجال را در سخن نیافت و حاضران را طاقت گفتار نمانده
هر کس در سکوت و فکر لب فرو بستن شتافت تا آنکه
کارگذاران بے بصر دیده هاے نور خسرو بحر و بر در آورده
پیش روی وی اور دادگستر برده گذاشتند و دستمال از
بالاے قاب برداشتند بملاحظه ان مرآت مصیبت اشک
حسرت بدامان رقت روان کرد دود ملال از آتش محبت
فرزند در کانون سینه شعله زد . برخاسته گریان و نالان در سراپردهٔ
حرم رفت و سر بگریبان غصه و غم نهاده ماتم جا گرفت شمع سان
تمام شب در بزم تعب سرشکباری نمود پروانه صفت تا سحر
دم بخود در سوز بیقراری بود میان رخت خواب مانند اختر و انجم بیدار ماند
و از جان بیتاب بهر پهلو ناله و آه بفلک رساند علی الصباح که خسرو
خاور جامه گلناری شفق در بر از نهانخانهٔ مشرق بیرون خرامید و با چهره عالم افروز

بر تخت فیروزه سپهر جلوه گر شده تیغ شعاع از نیام اُفق کشید نادر شاه بصورت غیظ لباس سرخ پوشیده بر آمد و بر سریر غضب نشسته شمشیر عاجز کشی را بانتقام برهنه کرد. بزبان قهر گفت اے اہل ایران وحضار دربار یان منظور داشتید که نور چشم من کور شود و شما بینا باشید عرض کردند تو شفاعت را قبول و پذیرا نداشتی و گردن حرف زن عفو را بدم گاز عقوبت گذاشتی فرمود اگر همه تان اتفاق راے میکردید از من تنها چه مے شد و هرگاه دست هم مانع مے آمدید از یکدو میر غضب کدام امر سر انجام مے یافت پس تمامی عمله سیاست را فرمان داد تا سر بریدند واز ایستادگان پایهٔ سریر بروایتے هفت من تبریزی چشم کشیدند این تنبیه را باعتقاد خود چشم نمائی خفیف دیده پاشده رفت و باز هم دلش از جوش خونریزی آرام نگرفت و در اول ترقی دولت هر روز تائید الٰهی از غیب سامان فتوح ملک بروے کارے آورد و اساس شوکت و قوت خود بخود نا طلبیده بهم میرسید راے و تدبیرش براے جهانداری صائب بود و رعب و هیبت او بر دلهاے رعیت و سپاه غالب بصورت ظاهر انچه میکرد معنی فوائد رفاه خلائق داشت و در امنیت راه و تمشیت ملک قواعد نیکو جاری میگذاشت اقوام ترک و تاجیک و سکناے دور و نزدیک کمر خدمت بسته بتمناے تزاید و بقاے عمر و دولت نادره دست دعا میکشادند چون نفاق و غرور و کینه و حسد جهل و کوتاه اندیشی در خرابی بنیان خلافت و بربادی ملک و ملت و خواری قوم و عشیرت از خواص آتش مزاجان تند خو

نسبت اخگر و باروت اثر بدیهی دارد و مواد فساد طبائع مردم را منحرف
از جادهٔ اعتدال نموده حرکات ناخوش طرفین سبب وحشت و قلت
محبت و بروز عداوت گردیده چار طرف شورش بغاوت و فتنه
خیانت سر برآورد چنانچه حوصلهٔ تحمل و پادشاهی تنگی کرده کوه وقار
را رفتار جهلا از جا برد یکمرتبه دست از عدل و داد برداشت و بنای
ظلم و بیداد بپائمالی عباد گذاشت بیگناه را شلتاق صد جرم میکرد
و محتاج را در طلب قلق شلاق میزد بر افواه عوام و کام دهان خواص
این مصرع جاری شد مصرع

زشتیِ اعمال ما صورت نادر گرفت

روزے بر اریکهٔ خلافت آمد که نبشیند رقعه بر مسند یافت نوشته بود
"اگر تو خدائی بندگان مے باید و هرگاه پیغمبری جمعیت اُمت
مے شاید و در حال پادشاهی لشکر و رعیت بکار مے آید از هلاک
نفوس و خونباری ایل والوس چه عقده کارت میکشاید"
آن عبارت را خوانده قلمدان طلبیده در عقب نوشت۔
"که نه خدایم و نه رسول و نه سلطان۔ من برائے جان شما
مجرمان بدکار قهر و غضب کردگار۔ جبارم" بارے هرچند
خانمان جمعے را بآتش جور و جفا مے سوخت تسکین نائرهٔ
کین و سوز التهاب درون فرو نشین نمے شد تا آنکه خلل دماغ و فساد
و مواد جنون چنان عاقل و فرزانه را دیوانه کرد شبے در گوشهٔ خلوت خوانین
سرکردهٔ افاغنه را طلبیده بساط شکوه مردم عجم را در میان انداخت و ناگاه بے صدا
و ندا برائے تاخت بر جماعت ایشان و قتل مردان و غارت سامان

و ورمدا غان کردن همه اهل ایران در صبح آن شب مامور
ساخت قضارا خواجه سرائے پشت دیرک خیمه ایستاده ازنظرها
قایم شده مضمون مشوره دریافته پنهانی بیرون رفته
نزد محمد صالح خان قرقلوی ابیوردی و محمد قلیخان افشار ارومی کشیکچی
باشی و فتح حکایت سرکرد و بنا بر چاره و تدارک رد بلا سردست
تاکید نموده خودش منزل زد سردار جمعی از خوانین سپه سالار
و امراے کبار فراهم و در توطیه امرا هم هم قسم یافته۔
همان دم با اسلحه قتل شاه عرب و عجم رو بسرا پرده قبله عالم
شتافت چون پادشاه باحتیاط و اندیشه روز بدخیام خوابگاه
ردیف هم میزد و همه جا سامان استراحت جدا بود۔ بهر
ساعت شب مقام را بدل میکرد دلاوران بقدم جلادت
در سراپردۀ خاص رفته مقصود را نیافتند انجا هم دیدند جا تر است
و بچه نیست لاکن در هیبت و خوف زانوهاے شان از حرکت
افتاده یکیک بگوشه و کنار در مالیدند هر چند محمد صالح خان تهیب میزد
کجا میروید کار خود را درست کنید اگر سست بجنبید فردا چست کشته
مے شوید جواب میدادند رعب و بدبه نادری صلب طاقت رستمانه کرده و پاے جرأت را
قوت رفتار رفته شده آخرش با سردار مذکور معدودے چند باقی آنهم بیرون خیمه مانده
صالح طالح اندرون رفته دید که خسرو کشورگیر بروی سریر در خواب شیرین
نفیرزن و شمع کافوری ببالین او روشن است کنیزے بپاسبانی خواجه بنده پرور
آرمیده و در برابرش یراق سلطانی قطار چیده عقب دیرک قایم گردیده بزخوکرده
در کمین مدعا سر کشیده جاریه را که سیاهی سایۀ آدم ملاحظه افتاد دست بپاے

سر در جشم حشم گذاشته فشار واد ار ثقاة شنیدم هنگام طغیان جور و جفای
افغانان و نهب و قتل شیعیان بزمان ابتدای طلوع نیر دولت
نادر شاه شبی بخیمه سفری خفته بود در عالم رویا مشاهده نمود یکی
بر بالین او آمده خطاب کرد پا شو بیا جناب سرور انبیاء ترا میخواند
برخواست بمزید شوق راه افتاد بگوشه رفته دید که خیر الوری
با جمعی از اکابر اصفیا بر پشتهٔ تل بلبند نشسته باد ب سلام کرده
ایستاد - حضرت برفق و مدارا جواب داده فرمود یا علی این شمشیر
بکمرش بربند شاه اولیا تیغ نصرت اعدا بمیانش بسته ختمی پناه
و ید الله ارشاد نمودند برو بیاری خدا تقاص خون مؤمنین
و سادات ازین گروه اشقیا بنما از بشارت این اشارت نادر بیدار
شده و نظر کرده حضرت کردگار با سعادت بخت یاور بوده بهمین
پشت گرمی اقبال هر طرف بدنبال جدال روی نهاد نسیم فتح و ظفر
جلو پرچم عزمش راه نگونساری دشمن میکشاد و بے کلید سعی باب مراد
واز بود و بدون طلب هر مطلب دلی دست دراز مے نمود سلطنت
پادشه نشان گشت و با درنگ آرائی تاج بخش جهان قضارا درین شب
که شب یکشنبه یازدهم جمادی الآخر سال یکهزار و یکصد و شصت
هجری منزل فتح آباد بود همانجا سراوق جلال بر پا داشت و بهمان
طور در واقعه دید شخصی آمده بصدائے مهیب گفت برخیز خاتم انبیاء
ترا مے طلبد چون بخدمت آنحضرت رفت همان مکان و بدستور اول
وضع صحبت ایشان یافت سید کائنات از روی خشونت
امر کرد یا علی تیغ از و بستان که بیدریغ خونباری مے کند

اسد الله بند سیف از برش بگشاد بمعائنهٔ این خواب هولناک نادر برجسته
از خادمه پرسید چه خبرست گفت اندم پیکر آدم بیگانه در گوشهٔ خیمه
بنظرم آشناشده نادر نهیب زد اے گستاخ بی ادب تو کیستی
جواب داد منم فرمود طالب چیستی گفت عرض بسیار ضروردارم
پادشاه ازجا درآمد که اینجه محل عرض است و شمشیر کشیده حمله ورگردید
سردار پیش افتاد بمصداق اَلحَربُ خُدعَةٌ بیرون سراپرده
دوید همینکه نادر باسر پرغیظ وطیش از میان روشنائی درتاریکی
رسید پایش بطناب اجل پیچید دم رو بزمین غلطید- قاتل
بعقب برگشته تیغ راچنان راند که شانه اش چون شاخه چنار
دو نیم کردید پس باتفاق محمدخان قاجار وموسے بیگ ایرلوی افشار
سرازتن جداکرده برد وبدن برازنده چار بالش افلاک راخون آلوده
برسریر خاک سپرد- نادرشاه سی سال شمشیر زد ازانجمله دوازده
سال پادشاهی کرد صبحگاه که خبر قتل شاه درمیان اقوام سپاه شهرت
گرفت دست وشمشیر سرداران افغان درصف آرائی جنگ میدان
برلشکر وسپاه ایران بخون خواهی بالارفت آب سیف وسنان از
سر وسینهٔ دلاوران گذشت ومعرکهٔ ستیز وآویز چون فزع اکبر و
جدائی جسم وجان نمونه رستخیز گشت جماعت ابدالی علم نصرت
وخوشحالی افراختند واژدوبازار وخرگاه وخزانه عالی راتادست رس
بدسگالی تاختند جمله سامان قطعه وتزک شاهی بارکرده همه جا قتل وغارت
کنان رو بقندهار نهادند واحمدخان گوش بریده را بآرائش تخت و
تاج ورواج سکه وخطبه بلقب پادشاهی اشتهار دادند- پس

سر و تن خاقانِ مغفرت نشان را در مشهد مقدس بردند و بمقبره برابر
ارگ بخاک سپردند آقا محمد خان آن عمارت از بیخ برکند۔ و
استخوانهارا بمرحله تو بیخ افگندند امرائیکه نادرشاه را بقتل
آوردند برسلطنت علی قلی خان که دران وقت حاکم سیستان بود
اتفاق کردند او بمجرد شنیدن این خبر بخراسان شتافته براورنگ
پادشاهی برآمد و اول کارش این بود که فرمانی باطراف روانه
و دران مذکور نمود قتل نادر بحکم و اشارهٔ من بود تا آن غداریکه از
سراهالی ملک خود کله منارها ساخت و را گرفته از تخت بتخته تابوت
کشند ایران از ویرانی و رعیت از پریشانی رهائی یابد و بملاحظه
اموالی که از مردم بجور گرفته شده و ظلم شدیدے که برایشان
رفته تا غضب الٰهی تسکین یابد مالیه و تحمیلات علاوه مقرره را تا
سه سال برعا بخشیدیم بالجمله نام عادل شاه برخویش نهاده
بعضے افواج دی قلعه کلات را که خزائن دران بود علی الغفلة بتصرف
آوردند نصر الله میرزا و امام قلی میرزا و شارخ میرزا چون صورت
حال بدان منوال دیدند فرار برقرار اختیار کردند لاکن ایشان
را تعاقب نموده گرفتار و شارخ بعمر سیزده سالگی را زنده گذاشته
باقی سیزده نفر پسر و نبیره را بقتل آوردند خیال آن غدار بیرحم چنان بود
که هرگاه مردم گویند باید از نسل نادرشاه کسی پادشاه گردد۔
شاهرخ را بر تخت نشانده خود باسم او سلطنت کند ذخیرهٔ سیم و زر و جواهر و
اسباب تاجوری انچه در قلعه بود همه را اندک وقت نقل و تحویل نمود و بجهت جذب
قلوب و جلب خواطر دست باسراف و تبذیر کشاده در قلیل مدتی خزائن برباد کرد

لاکن با این حال دلہاے خلائق راغب نبود لہذا دولتش دوام ننمود
محمد قلیخان کہ سبب کلی در قتل نادر بود از نظر وے افتاده و عادلشاه
اورا گرفته مقید بخواتین حرم نادر سپرد تاریز ریز ساختند
برادر عادل شاه ابراهیم خان کہ از جانب وے حکومت عراق
داشت بمصاف بر خواسته جمعی از لشکر عادل شاه در جنگ رو
تاخته بدشمن پیوستند شکست خورده گرفتار گشته چشمانش را کندند
ابراهیم خان میدانست کہ امراے مقتدر بطرف شاهرخ میل
دارند بحیله خواست آن را باخزانه بدست آرد چون فائده تدبیر مترتب
نشد نام پادشاهی برخود گذاشت و برامیر ارسلان یا اصلانخان
کہ در آذربائیجان باستقلال حکومت داشت غالب آمد اما مدت
اقبالش از برادرهم کمتر بوده بدست لشکریان خود گرفتار شده صاحب
منصبی کہ اورا بمشهد مے برد بین راه بعدم فرستاد عادل شاه را
نیز در طریق مذکور بدست اجل سپردند شاهرخ کہ پسر بزرگ رضا قلی میرزا و
مادرش دختر شاه سلطان حسین وهم بجهت جوانی و نیکوئی
اندام وحسن معاشرت و رحم طبعی خلق را بسلطنت او میلے تمام بود
از توطیه امرا با وجود انکار سخت بہ جلوس تخت سریر پاے افسر موروثی گذاشت اما
هرج و مرج وقت دیگر دشمنی را انجیال پادشاهی انداخت میرزا سید محمد نام کہ در عهد نادرشاه
نوعے اعتبار داشت مادرش خواهر سلطان حسین و پدرش میرزا داؤد بزہد و تقوے
مشتهر بود بنابرین میرزا سید محمد از نسبت خواهرزادگی پادشاه صفوی جلوه نموده
در افواه انداخت کہ شاهرخ میرزا مانند نادر از مذهب اہل ایران تبرا دارد و سلوک
اورا با مردم دیان مختلف خاصه عیسویان کہ بمروت مے گذرانید

حجت ساختہ در تفریق آراد قلوب مردم پرداختہ و خود بسبب نام پدر بمزاج
عوام رسوخ پیدا کرد کہ ہمہ بادی اتفاق ورزیدند و جمعیت فراہم آوردہ پیش
از انکہ شاہرخ لشکر خود را جمع کند تاختہ گرفتار و از حلیہ بصر عاری
ساختہ اہل مشہد او را سلیمان پادشاہ زمان خواندند و ہنوز انگشتری
سلطنت نقش مراد نگرفتہ کہ نگین خاتم دولت زیر دست نکبت افتاد
یوسف علی یکے از سرداران معتبر شاہرخ چون خبر یافت بدفع خصم
شتافت و سلیمان را ہزیمت دادہ بجنگ آوردہ روانہ عدم گردانید
و شاہزادہ را دوبارہ بتخت نشانیدہ سررشتۂ امور بدست خویش
گرفت لاکن دو نفر از امرا یکے جعفر خان نام سرکردہ اکراد و دیگر میر عالم امیر
اعراب بمخالفت او اتفاق کردہ در جنگ مغلوب نمودہ مقتول ساختند
و شاہرخ را باز بزندان فرستادند و بعد از چندروز این دو افسر ہم بایکدیگر
بنائے مخاصمت گذاشتند و از شہر بیرون رفتہ بمصاف علم افراشتند
میر عالم مظفر شد احمد خان ابدالی کہ بعد از فوت نادرشاہ خراسان را
بتصرف آوردہ خود را سلطان افاغنہ نامید بہمین اوقات ہرات را
نیز ضمیمۂ فتوحات خویش گردانیدہ لشکر بر سر میر عالم کشید و او را مقہور و مقتول ساختہ
بمحاصرۂ مشہد پرداخت اہل شہر اندک ثبات ورزیدند بالآخر چارہ در تسلیم
دیدند تا آنکہ احمد خان بنوعے اقتدار یافت کہ بتسخیر تمام ایران ملتفت
شتافت لاکن دانست کہ اہالی آن ملک افاغنہ را مصدر خرابی و
پریشانی دانستہ و دلہائے مردم بجہت سعی بیہودہ در تغیر
مذہب صدمات کلی یافتہ دوبارہ کینہ ہائے قدیم را در سینہ ہا
نسبت باین قوم تازہ کردہ علاوہ چون نادرشاہ تنغلب استیلا

بر بلاد یافته پادشاهی را غصب نموده جان در هوایش داد لامحاله بدیگرے هم سر دوام و بقا در کنار نخواهد نهاد بعد از فوت او هر کس در بازوی خود نیروے یافت یا فی الجمله زور داشت بپاے خودسری بر دست بالا قدم میگذاشت و هر جا حاکم بلدی یا امیر طائفه بود سوداے سروری و سلطنت یخته نمی آسود- بنا بران احمد خان دید بهتر آن ست که بحکومت افغانستان قناعت کنم و خود را عبث در بلاے فتنه و جنگ نه افگنم امرا و اعیان را جمع کرده گفت صلاح چنان ست ملکی که پیدائیش نادر شاه دران بوده از ایران جدا و به نبیرهٔ او شاهرخ مرزا واگذار شود این راے را همه پسندیدند و پیمان بسته متقبل گردیدند که سر از دولتخواهی نه پیچند-

احمد خان باین خیال افتاد که هر کس پادشاه ایران شود مملکت خراسان سدی ما بین تطاول بر افغانستان خواهد بود و کفالت استقلال این طرف بعهدهٔ خویش گرفته برگشت الحق تدبیر با تقدیر موافقت نمود و راه آمد و تسلط لشکر ایران تا هنوز نکشود- شاهرخ بیچاره با چشم نابینا از امارت نامے یافته بر خراسان و اطراف و نواحی آن فرمان روا گشت بعضی از امراکه رعایت میکردند سالیانه هدایا بجهت وے مے فرستادند- تا زمان زندیه راگذرانند و بدور خواقین قجریه در اسیرے جان تسلیم گردانیند-

محمد حسن خان پسر فتح علی خان قاچار که در خیمهٔ نادر شاه کشته شد و باین باعث ایل قاچار بخانوادهٔ نادری دشمن خونی اند-

اوقاتے کہ احمد خان بنظم خراسان مے پرداخت استرآباد راکہ از مدت
دراز مقر عزت و محل اقامت آن طائفہ بودہ متصرف شدہ جمیع
مازندران حکم اورا مطیع شدند خان ابدالی باندیشہ آنکہ مبادا
چون استقلال یابد رخنہ در کارش کند فوجی از افاغنہ را بتسخیر
مازندران مامور ساخت ولی تاب مقاومت نیاوردہ جمعے کثیر عرضہ
ہلاک و بوار گردیدند و بسبب این فتح آواز شہامت محمد حسن خان
بلند گشتہ اقتدار وی بازدیاد وی نہاد و آزاد خان افغان کہ یکے از سرداران
سپاہ نادرشاہ بود بآذربائجان لواے اقتدار و حکمرانی افراشتہ
و ہدایت خان در گیلان علم افراشتند و برداشت ہرکلیوس یکے از امراے
مسیحیہ در گرجستان کلاہ خودسری راکج گذاشتہ درینوقت علی مردانخان
بختیاری بر سر ابوالفتح خان کہ از جانب شاہرخ حاکم بود تاختہ اورا
برانداختہ اصفہان راگرفتہ عزم نمود کہ یکے از شاہزادگان خاندان صفویہ
را نام سلطنت نہادہ خود باجراے اُمور خلافت پردازد و لاکن چون
انجاح مرام بدون معاونت ممکن نمے شد جمعے از امرا را بجانب
خویش خواند تا بمعیت دیگران مطلب انجام یابد از معتبرین
خوانین ایرانی یکے کریم خان زند پسر اویماق خان برادر اق خان
کہ پدر زکی خان سرکردہ راہزنان بودہ در اردوی نادرشاہ
بشہامت و غیرت از ہمگنان امتیاز تمام داشت در وقتے
کہ مقرر شد خواہرزادہ شاہ سلطان حسین طفل ہشت و نہ سالہ را
بسلطنت بردارند پیمان برآن رفت کہ یکے وزیر کشور و دیگرے
امیر لشکر باشد یا پس از فوت علی مردان خان کہ آدم پیر لا ولد بودہ کریم خان

قایم مقام او شود براین معاہده کریم خان در جلفا بسر میبرد و در صیانت مردم انجا برعایت میکوشید تاکه حرکات مروت وانصاف سبب مزید احترام او گشته جذب قلوب مردم بجاے رسید که محرک سلسلہ حسد علی مردان خان گردید چندے نکشید که آثار عداوت بظہور انجامید و دست نفاق طبل مخاصمت کوبید بعد از غلبه و مغلوبی طرفین علی مردان خان را محمد خان یکے از امراے او بنجاک ہلاک انداخت و اضلاع جنوبیه ایران بے منازعت بتحت کریم خان آمد گویند طائفه زند شعبه الیست از قبیله لک و در میان سائر ایلات کُرد اعتباری عظیم داشته بعضے برانند که ایشان را زند بجہت آن خوانند که زردشت محافظت کتاب زند و استار باین مردم سپرده بود کریم خان قوم خود را بمدد خواسته برا تفاق و تحمل مشاق ترغیب کرده بیشتری بطمع جاه و مال گردیدند و اہالی شہرہا نیز بعدل و داد وے مائل گردیدند اعراب ہم فریفته مردانگی او بودند و اقوام دور و نزدیک سر خدمت برکاب سودند- لاکن کریم خان دو عدو وے قوی یکے آزاد خان افغان والی آذربائجان و دیگرے محمد حسن خان قاجار سردار مازندران داشت که از اندیشۂ جنگ و جدل آنہا سر به بالین آرام نمے گذاشت- چنانچه یک دفعه بحوالی قزوین از مقابلۂ آزاد خان شکست خورده بعد جنگ و ہزیمت ہاے متواتر کریم خان اصفہان و شیراز را گذاشته در کوه کیلویه گریخت و لشکرش را عقد جمعیت از ہم گسیخت خیال کرد بہندوستان رفته بقیه عمر گذراند- لاکن رستم سلطان

ضابط خشت امداد نموده خصم را تباه و دوباره کریم خان بر شیراز و ممالک از دست رفته تسلط کرد آزاد خان از جنگ محمد حسن خان قاجار پشت داده ببغداد پناه برده روی امید بپادشاه رومی آورده مایوس گردیده از حاکم گرجستان استعانت طلبیده او هم اقدامی ننموده ناچار از دویدن بر درها خسته و راه فتوح بر رویش بسته شده بدشمن خود کریم خان جبهه ندامت سوده مورد سلوک و احترام و اعتماد تمام گشت و پایه قدرش از همگنان گذشت۔

ایل قاجار از اتراک تاتار اند و مدتی دراز بزمین شام توطن داشتند امیر تیمور گورگان ایشان را بایران آورد و از جمله هفت قبیله هستند که بمدد آنان شاه اسماعیل صفوی بر معارج سلطنت برآمد و از قراریکه معلوم شد ایل مزبور بکثرت عدد و دلیری از سائر طوائف اویماقات امتیاز داشته شاه عباس ماضی آن گروه را سه قسمت کرده یکی در گرجستان و دهنه لزگی سکنا داد و دیگری را بمرو سرحد جولانگاه اوزبک و ثالث را باستر آباد سد تاخت و تاز ترکمان ساخت در تاریخ کینیر صاحب مسطور ست که استر آباد بجهت مشابهت ملک و آب و هوا و حاصل زمین بعضی اوقات از مازندران محسوب شده و آنرا در قدیم الایام هیرکانیا می نامیدند جنوب آن کوهستان است فاصل میان این معموره و اضلاع دامغان و بسطام و جانب شرقی رود عاشور از داغستان جدا میکند و شهرش قریب منبع رودخانه بر کنار خلیج دریای خزر واقع است طائفه اول که در گنجه مقام داشتند خود را

بنادر شاه الحاق داده نام افشار برخویش گرفتند و پس از فوت پادشاه
رو به تنزل گذاشتند زمرهٔ ثانی که در مرو بسر میبردند دارا ملو لقب
یافته بحال خود باقی ماندند لاکن سلسلهٔ سوم هرگاه نادر از میانه رفته
بهوای سلطنت سر بر داشتند اگر نزاع خانگی سبب ضعف شان نمی بود
صاحب ملک و دیهیم می شدند و آن طائفه دو شعبه بزرگ معروف اند
یکے یُخاری باش و دیگرے اُشاقه باش اُمرای یخاری باش
در از منهٔ سابقه همیشه برتری داشته تا زمانے که فتح علی خان از
تیرهٔ اُشاقه باش بعهد شاه طهماسپ ترقی کرده امارت این زمره
یافته بامر قضا رو از دنیا بر تافته بجهت اینکه تفرقه و نزاع در میان
ایشان افتد نادر شاه حکومت استرآباد بزمان بگ پسر محمد حسین
خان که از سلسله یخاری باش بود محول نمود و او بپایه سریر نادری
اعتبارے تمام یافته بحکم رضا قلی میرزا شاه طهماسپ را تلف
کرد چون محمد حسن خان ملاحظه استیلای خصم نمود از بیم جان بتراکمه
حوالی آن مملکت پناه برد و بامداد شان تاخت و تاز کرده بملک
موروثی قابض شده بازار نفاق و شقاق عشیره خود بخرابی افتاده
در او یماق رفته جمعیت فراهم آورده سپاه افغان فرستادهٔ
احمد خان ابدالی را شکست داده رونقی بهم رسانیده اذربائجان را ضمیمه
فتوحات گردانیده با لشکرے که بعد از فوت نادر شاه زیر علم
هیچ امیرے فراهم نشده بود بجانب اصفهان در حرکت آمد کریم خان
هر چند کوشش کرد که راه مرور بران سیل بنیان کن بندد اثرے
مترتب نشد ناچار بشیراز آمده حصارے گشت و محمد حسن خان هشت هزار کس

در اصفهان گذاشته با جمع سی هزار علم قلعه گیری و یرشش افراشته
شیخ علی خان زند با فوجی از سوار باطراف اردو تاخته اسباب و
اساسه و ذخیره دشمن را عرضه نهب و غارت ساخته و اهالی دهات
هم امداد کرده غلا و قحط در لشکر محمد حسن خان را صبر و سکون زوده
سلسله تعلق ایشان از هم گسیخت و ناچار سردار قاجار بطرف اصفهان
طرح مراجعت ریخت سپاه انجا بمجرد شنیدن این خبر متفرق شدند
لابد محمد حسنخان جادهٔ مازندران پیمود کریم خان آمده مهمات اصفهان
را منتظم نموده شیخ علی خان را با جمعی بتعاقب محمد حسن خان فرستاد
انجا بسبب نزاع خانگی محمد حسین خان امیر قبیله بخاری باش بسیاری
از اقارب و اصحاب محمد حسن خان را کشته با شیخ علی خان پیوست
ناچار محمد حسن خان گریز را عار دانسته تکاور انگیز مقابله دشمن
گردید ولی بر آن همه تهور و جرائت فائده ندید و بعضی از همراهیان
که تازه در تعداد سپاه آمده بودند - جنگ شروع نشده
سر خود گرفته پشت دادند و سایر عساکر هم تار و مار در پی ایشان
رو نهادند محمد حسن خان جریده وسبا بقصد خلاص جان عزم سبیر
کرد اسپش در باتلاق بسر در آمد تا رفت بر پا خیز دیکی از امرای
قجر او را ابدا در رسانید و فرق خون آلود را برای بهبود کار خود
کریم خان آورده بچشم داشت احسان و جائزه گفت مبارک باشد
دشمن ترا گشتم و از دغدغه فساد که خاطرت خسته بود فارغ گشتم
از معتبری شنیدم کریم خان چون بران گردن بریده نگریست و بحسرت
تاسف بر خود پیچیده گریست پرسید کجا و چه طور بر او دست یافتی قاتل همه را

برشته بیان کشید خان از نسبت فیما بین پرسید و برابطهٔ یگانگی
واقف گردیده برآشفت وگفت اے نمکحرام آنکه سالها ترا بجنازم رحمت
پرورش گردانید واز درجه بندگی برتبهٔ سروری وافزائش رسانید
با او بسیم جفا عوض وفا بجا آوردی وحق نیکی را در بدی وخیانت بدل
کردی مرا کدام توقع خدمت از چون تو محسن کش خواهد بود جلاد را
حکم داد که تیغ انتقام برقفایش نهاد پس تخت روان خاصه فرستاد
که جنازه حسن خان را برداشته باعزاز آوردند و باسرش ملحق کرده
نماز خوانده بخاک سپردند باقی معتبرین اشاقه باش وآقا محمد خان
وحسین قلی خان فرزندان محمد حسن خان باو دیاقات او زبکیه اقامت
کردند وکریم خان را بدستیاری فتح مازندران گیلان وبسیار از بلاد
آذربائیجان بحیطهٔ تسخیر در آمد اما طولے نکشید که فتح علی خان افشار
لواے مخالفت افراشته درقراچمن بحوالی تبریز مصاف نموده هزیمت
یافته بارومیه محصور گشته آخر الامر امان طلبید کریم خان از سوابق
زلات چشم پوشیده مورد الطاف داشت لاکن چند ماه نگذشته
که بسبب حرکات ناهنجار بقتل رسید یکے از امور مذکور اینکه امراے
پائے رکاب با دشمن ساخته آماده شدند کریم خان را هلاک سازند
چون راز فاش گردید هر کسے بسزاے خود رسید و شیخ علی خان هم که
شریک مشوره کورنمکی بود تعطل از بصر بدیدهٔ عبرةً للناظرین و بداعراب
سواحل چندان که شورش کردند بگرداب فنا سر در آوردند زکی خان
ولد آق خان پسر عم خواه برادر مادری کریم خان فتنه ها برپا نموده
کار از پیش نبرده باعتذار دست بدامن امید زده مورد التفات شده

فی الفور جانب دامغان بدفع حسین قلی خان والد خاقان فتحعلی شاہ
جنت مکان مامور گردیدہ و در تقابل فیئتین شکست سپاہ بران داشت
کہ حسین قلی خان با او بہ ہاے ترکمان رو گذاشت و آن طائفہ
درندۂ خوے مہمان کش اورا گرفتہ بعدم رسانیدند و مابقی سران
او شاقہ باش رازکی خان بعقوبت ساختن خیابان و بستن
بشاخ درختان تحت شکنجہ لحد خوابانیدند بالجملہ شدائد اعمال زکی خان
باعث آرام بلاد ایران شدہ بعد چہار سال آقا محمد خان و سائر
باقی ماندگان مصلحت وقت دیدہ بجانب کریم خان آمدند و بسایہ
رافت مادام حیات ماندند گویند یکے از بنات محمد حسن خان
در نزد وکیل بانوے حریم و صاحب تکریم بود از خانوادۂ صفوی
طفلی راکہ علیمردان خان اسم شاہی بران گذاردہ میان قلعۂ
عبادۂ مابین اصفہان و شیراز محبوس نمودہ از نیابت او
خواہ صاحب الامر علیہ السلام نام وکیل بر خویش نہادہ در ملک متصرفہ
افغان و اوزبک و روس نیفتادہ شیراز شش فرسخی و یرانۂ استخر شہر
پائے تخت سلاطین کیان راکہ ہواے معتدل و مردم خوش گذران داشتہ
جاے آرام ساختہ بتحصیل اسباب مرام پرداختہ بناے قیام خانمان
گذاشت در اواخر ہا بنظر اینکہ لشکر نوکر باید بکار محنت در جنگ و
جدل رود و ہر گاہ خانہ نشستہ عادت براحت و تن پروری کند۔
بیکارہ و مہمل میشود چنانچہ قشون شاہ سلطان حسین بہادر خان لچارہ بر آمدہ
سپاہ نادر شاہ اثر زبانۂ آتش و سیل آب طوفان ہوا و زلزلۂ خاک میکرد چون حریفی
نماند کہ در میدان سر بازی تاختت و تازی کند و برزم سازی سنانی بسینہ

و تیغے بکینه و تیرے بخصم اندازی زند کریم خان بعزم تسخیر عراق عرب
افتاد و لشکر و سامان گران را به برادر خود صادق خان داد طلب مطلب
داد در تهیه پرخاش فراخور برهم زدن از چنان سلطان عظیم الشان
پرداخته بے اعتدالی عمر پاشا والی بغداد را بهانه ساخته که او مدد بامام
و ضابط مسقط داده مانع شد که ایرانیان عمان را تسخیر کنند و بعضے تجار
عجم را تاراج کرده و از قافله زوّار باج ناروا ج گرفته کریم خان سزا ورا
بسزاے پاداش عمل از امناے دولتِ عثمانی خواسته جوابے
که مامول بود زود ورود ننمود صادق خان قریب پنجاه هزار لشکر از کنار
خلیج وسی فروند کشتی کوچک و بزرگ انچه در بندر مینا و ریگ و ابوشهر
بودند همراه برداشته بحوالی بصره بر شط العرب جسر بسته سپاه خود را عبور
داد سکنه انجا بقدر چهل هزار و عسکر محافظ نیز از ده هزار متجاوز بودند سلیمان آقا
حاکم انجا در باستینهای عدیده که قریب صد توپ برانها سوار داشت بدفع
محاصره بناے سعی گذاشت چون این خبر در قسطنطنیه بدربار قیصری رسید
از بیم آنکه مبادا الملک بدان معتبرے از دست رود فرمان به پاشایان
وان و موصل و دیار بکر و حلب و دمشق صادر شد با هر قدر لشکر که
بتوانند جانب بغداد حرکت کنند مردم را گمان بود ماموران
بمعیت پاشاے بغداد بامداد بصره همقرراند امابعد معلوم گردید بقتل عمر
پاشا حامل دشنه و خنجرے پاشند تا بلکه درا هلاک او پادشاه ایران
دست از بصره بردارد چون مشار الیه کشته گشت سفیرے امناے
عثمانی بشیراز فرستادند که ارکان دولت ایران را بدین واقعه
اطلاع داده بگوید فرمان پادشاه مجری شده سبب معاندت مرفوع گردید کریم خان

ایلچی را بو عده ہاے خوش مشغول ساختہ در اتمام مہام خویش پرداختہ
حاکم بصرہ از سر جلادت پایداری کردہ چون از وقہ نماند شہر از دست
داد صادق خان بصرہ را گرفتہ باستمالیت قلوب ناس کوشیدہ
درمیانہ اگرچہ شورش از کشتن حاکم و عملہ ایرانی روے داد مگر باز
تدارک بغاوت بعمل آمدہ آن ملک مادام حیات بتصرف زندیہ ماندہ
درعہد کریم خان جمیع بلاد ایران صورت آبادی و امن و امان
گرفت کہ مدت بست و شش سال بے مزاحم و مانع باد دولت
و اقبال بپایان رفت طرح عمارات سنگ مرمر و خام و
حمام و بازار باغات شاہی انداخت و دران موقع وقت از تسخیر
عراق عرب و کشور بے صاحب ہند نہایت کوتاہی ساخت
الحاصل در سنہ ۱۱۹۳ یکہزار وصد و نود وسہ ہجری زندگانی را
وداع نمود بعضے عمرش را ہفتاد و پنج و شش تا ہشتاد سال
ہم گفتہ اند مزاجے داشت سادہ و بخلق و تواضع با خلق اللہ
دل دادہ پسر یکے از ایلیات صحرانشین باید در ہمان ہنرہاے
لایق حال صاحب امتیاز باشد چنانچہ با قوت بدنی زیادہ در
استعمال اقسام آلات حرب سوارے بعدیل بودہ ہرچند خود
از علوم کسب ننمودہ لاکن علما را نہایت اعزاز و دیگران را بتحصیل
دانش ترغیب میفرمودہ اورا پنج پسر بوجود آمد۔ صالح خان فرزند بزرگ
پادشاہی نیافت ابن عمش اکبر خان ولد ذکی خان کور کرد خلف دیگرش ابوالفتح خان چندروزے
از نام شاہی اعتلاے دید امام در ایام حکومت صادق خان نابینا گردید محمد علیخان
پسر سوم ہم اکبر خان چشم برکند. محمد رحیم خان ولد چہارم را بخت مساعدت

کرده رو بروے پدر ودیعت حیات سپرد- پسر پنجم ابراهیم خان
را نیز اکبر خان خواجه سرا ساخت پس از زکی خان بعد از فوت کریم خان
زمام امور سلطنت در قبضهٔ اقتدار در آورده چند نفر از امراے زندیه
ازانجمله ناصر علی خان و پسران شیخ علی خان که عداوت او را نسبت
بخود از بیش میدانستند متوهم شده سر بشورش برداشته ارگ را در
تصرف آورده بقلعه داری پرداختند و نام پادشاهی بر ابوالفتح خان
نهادند زکی خان چون حال اختلاف بدین منوال دید محمد علیخان را که
باوے علاقه مصاهرت داشت گفت که هر دو را برادر بشراکت سلطنت
نمایند و باین تدبیر فتنه را خوابانید اما چون ایشان در عمر خرد سال بودند خود را
مربی قرار داده کفالت امور بدست خویش گرفت و انجام مرام را بمعاونت علی مراد
خان که یکے از امراے مشهور و دختر زادهٔ بوادق خان و پسر خواهر خویش
بود بانجام میرسانید و در گرفتن ارگ و شوریده سران حیلهٔ بکار برده
در پیام التیام سوگند یاد کرد که از ما مضے گذشته ایشان را در مناصب
جلیلهٔ مملکت سهیم ساز دحضرات بوعده هاے او اعتماد نموده
ارگ از دست دادند و مانند مرغان شکار در تله گرفتار شده از
بدترین حالی بیاسا رسیدند و چون اخبار فوت کریم خان را در بصره صادق
خان شنید ملک مقبوضه گذشته بجانب شیراز آمده. بیرون شهر
متوقف گردیده جعفر خان را که خواهر زادهٔ زکی خان بود جهت خاطر جمعی و اخذ شرط
و عهد نزد خالوی او فرستاد- مومی الیه هرگاه نقش فریب و تسویلات
از ناصیه گفتار و کردارش دیده برگشته آمد چگونگی را بصادق
خان حالی گردانید او در مخالفت عازم و بر سر مجادلت

جازم شده بتهیه محاصره قلعه و بنای سیبه و سنگر برداخت زکی خان هم
سه پسر اورا محمد تقی خان و علی نقی خان و حسین خان با ابو الفتح خان که دم از یکجهتی
و موافقت عم خود میزد و در شیراز بودند همگی را مقید و محبوس
نموده نام پادشاهی بر محمد علیخان پسر کریم خان داماد خویش
نهاده دروازه های شهر بسته لشکریان صادق خان را پیغام
کرد که هر کس بمقابله ثبات ورزد عیال و اطفال و اموال و متعلقان
او که در شیراز اند بمعرض تلف و نقصان خواهند آمد این خبر موجب
انتشار تمام لشکر شده از سر علم صادق خان پاشیدند و لاعلاج
با سی صد نفر جانب کرمان راهی گردیده فوجی از سواران مامورهٔ
زکی خان شتافته در تنگ ارسنجان که چهل میل دور بود تلاقی فریقین
رو نمود هر یکی دست و پنجه خونریزی بمیدان تکاور انگریزی نرم
و گرم ساخته محمد حسین خان زند سر کرده سواران زکی خان گشته
و من تبعه او مغلوب و هراسان گشته بشیراز عطف عنان کردند صادق خان
بجانب کرمان رفت در قلعه فسنجان خواه بقولی حصار بم پناه گرفته
آقا محمد خان ولد محمد حسن خان بن فتح علی خان قاجار که پیشتر ازین از اویماقات
برگشته خود را بکریم خان سپرده محفوظ در شیراز چنان بسر میبرد که از شهر بیرون جای نرود
لاکن باخر ایام جهت عقل و فراست شریک مشوره بوده رخصت یافت بسیر
و شکار هر طرف خواهد سوار شود خواهرش بانوی حرم کریم خان بتاریخ
دوازدهم صفر ۱۱۹۳ه شب وفات شوهر خبر فرستاد که تاز و دست
ازین بلاد خود را بلجا و ماوائی برسان بلکه توانی کاری اندیش ببری او هم با
معدودی همراهیان مسافت دو صد و پنجاه میل راه اصفهان ابسه روز طی کرده خاطر جمع

سمت مازندران قدم زده پس از ورود خود عظما و اعیان قوم را فراہم آورده ایشانرا باتفاق و اتحاد رغبت نمود چون گروہے باوے راه موافقت پیمودند بتہیۂ اسباب حکمرانی پرداخت و علم کشورستانی در بلاد قرب و جوار افراخت زکی خان را معلوم بود که امیر قجر بر حکومت مازندران قناعت نخواہد کرد۔ لاعلاج خواہرزاده خود علی مراد خان را باده ہزار سوار و پنجہزار پیادۂ کار دیدۂ رزم آزموده از عساکر خود چیده و برگزیده بدفع او مامور فرمود خان بالشکریان در طہران آمده بخیال مآل در اندیشه افتاده سرداران گفت که بخدمت و حمایت زکی خان اعتماد بر قول و فعل او نیست انصاف کنید بانچه با خویشان و برادر و اولادش کرده چون ہمگی از طغیان او بجان تنگ بودند انحراف را پسندیده ہم دران ایام کاغذے از صادق خان رسیده لہذا عطف عنان باصفہان و حاکم را گریزان نمود ہرگاه این خبر گوش زد زکی خان گردید فی الفور باہر قدر لشکر که توانست جمع آورده بدفع خصم وارد یزد خواست شده انجا بقتل و نہب مردم پرداخته و از دریچه و دیوار قلعه بسیاری سادات و ملا و رعیت را بزیر انداخته معائنه این ظلم دلہاے سرداران را بنفرت انگیخته که شبے اہالی اردو بالایش ریخته رشتۂ حیات او را به خنجر اجل گسیخته از بوے وجودش عالم را شسته انگبین سرور بشراب نشاط آمیختند و ابوالفتح خان را بشیراز برده جاے پدر نشانیدند۔ صادق خان ہم باستماع ہلاک دشمن سوے وطن برگشت و بکلی صاحب اقتدار مہمات شده پس از مدت قلیل بمشاہدۂ حرکات بیہوده ابوالفتح خان در حرم سرا رفته او را گرفته کور و محبوس نموده نام پادشاہے بر خود نہاد

واز توہم جانب علی مراد خان برادر اُمّی او جعفر خان پسر خود را بجکومت اصفہان فرستاد علی مراد خان درین آوان بجنگ ذوالفقار خان خمسہ که باغی بود رفته او را گرفته گشته بلاد قزوین و سلطانیه و زنجان قابض گشته در طہران متوقف بود که سوانح شیراز دریافته باسم سلطنت برفراز تخت شتافته با لشکر پاے رکاب سمت اصفہان حرکت آمد و ہرگاه آوازه قرب او بگوش جعفر خان رسید بدون مجادله جانب شیراز مفرور گردید صادق خان لشکرے که سمت یزد فرستاده بود مسترد طلبیده بست ہزار کس بسرداری پسرش علی نقی خان بمقابله علی مراد خان روان کرد و حسن خان پسر دیگرش نیز قبل از جنگ به برادر ملحق گردید و با سپاہی که علی مراد خان از اصفہان پیشتر مامور نموده بود مقابل شده ایشانرا ہزیمت داد ہر چند این صدمه واقعی نداشت اما کسانی که دور علی مراد خان دم رفاقت میزدند او را گذاشته و خاک جفا بچشم وفا انباشته سر خود گرفتند و بعضے نزد علی نقی خان رفتند لاعلاج علیمراد خان با متعلقان و اندک ہمراہیان طرف ہمدان گریخت و در غفلت بر سر حاکم انجا تاخته او را کشته خزانه و اموال بلشکرے که فراہم آمد ند قسمت ساخته باز بسر خصم علم نہضت افراخته ہنوز پاے جدل در میان نیا مده که مردم علی نقی خان از بدی سلوک وے رنجیده پا از ہواداری کشیده تار و مار گردیده باز چند مرتبه بخود سازی پیش آمده ہر بار علی مراد خان بجرب عدو ظفر یافته نوبت بمحاصره شیراز کشیده بعد از ہشت ماه کرا

طرفین خلقی تباه گشتند و کار اهل شهر در قحط و سدِّ راه آذوقه بهلاک رسید قلعهٔ وارگ بتصرف آمده سوای جعفرخان که از سابق رسم سازش داشت صادق خان باغوای اکبرخان پسر زکی خان با سائر فرزندان بقتل و فنا دوچار شدند و سلطنت بر علی مراد خان قرار گرفت بعد چند مدّت غمازان اکبرخان را نزد علی مراد خان متهم بقصد جان کردند چنانچه باور کرده جعفرخان را فرمود که به انتقام پدر و برادران خود اکبرخان را عُرضه بوار و هلاک ساخته بایالت خمسه منصوب شد و علی مراد خان در اصفهان رفته او را پاے تخت قرار داد و شیخ ویس پسر خود را سردار لشکر نموده بسرحد ما بین شمال و مغرب مملکت بدفع آقا محمد خان مامور کرد او در بدایتِ حال ظفر یافته بر مازندران تاخته ساری و اطراف بتصرف آورد آقا محمد خان باستر آباد روی نهاد سردار مذکور فوجے بهمراهی محمد طاهر خان بتعاقب فرستاد لاکن راه عبور لشکر چون از دره تنگ دشوار بوده کسان قجر آن گذر بمحافظین دلاور سپرده مجال تردد مسدود نمودند آمد و شد غله مفقود و ذخیره آذوقه نابود شد سختی قحط در اُردو افتاده سردار خواست مراجعت کند نتوانست و آقا محمد خان حمله آورده بسیاری از لشکریان او را طعمهٔ شمشیر ساخته و بقیه در معرض اسار آورد بقیه چند نفرے گریخته خبر به سپاه شیخ ویس بردند چنان دهشت بر همگنان رویداد که از یکدیگر متلاشی و در میدن تفرقه ادبار پاشی گردیدند شیخ ویس لاعلاج ساری و دیگر بلاد مفتوحه را گذاشته بطهران رفت و علی مراد خان هم در انجا باو پیوست باز جمعے بصوب مازندران روانه کرد

هرگاه این اخبار بسمع جعفرخان رسید لوای سرکشی افراشته عازم اصفهان
گشت علی مراد خان بدریافت این حال هرچند که بیماری در مزاجش مستولی بود
روی بدان ظرف نهاد چنانچه در مورچه خوار بفاصله سی میل از اصفهان
بست و سیم صفر سنه ۱۱۹۹ وفات کرد امرا سانحه او را مخفی داشته
اردو را بشهر در آوردند و اکثر افواج باطراف متفرق شده بنای
تاخت و تاراج نهادند اما هنوز که پنجروز از ورود جعفرخان باقی بود
فرصت یافته باقرخان حاکم اصفهان ادعای سلطنت کرده
برتخت برآمد چون جعفرخان رسید پادشاه نواز تجربه کهنه گریختن
در تعاقب بدست سپاه گرفتار آمده با منسوبان علی مراد خان بزندان
افتاد و شیخ ویس بوعده جعفرخان اعتماد کرده همینکه حاضر گردید
کوری چشم خود را بدیده عبرت دید آقا محمد خان در این آوان با چهار
صد یا پانصد کس از مازندران روی بعراق نهاد و هر ساعت
و بهر منزل جمعیت بدورش زیاد می‌شد ازین آگاهی جعفرخان بسرعت
جانب شیراز فرار گشته اسباب و سامان شاهی بدست او بکش
رعیت و سپاهی در آمد و آقا محمد خان بی منازعت اصفهان را مالک شد
صید مراد خان حاکم و کدخدا و کلانتران شهر جعفرخان را باعزاز وارد
شیراز کردند و حاجی ابراهیم بواسطه سعی در این خدمت کلانتری جمیع
فارس یافت آقا محمد خان بعد از فتح اصفهان تادیب طائفه بختیاری که در کوهستان
ماوا و مسکن دارند عزم کرده کاری از پیش نبرده لشکریان این معامله را بفال بد گرفته
علامت زوال دیده از پای ملازمت سر از دوری و کنار گزیده هر یک بگوشه خزیده
لاجرم آقا محمد خان بطهران برگشته دوباره جمعیت فراهم آورده چون جعفرخان این خبر یافت

بر اصفهان شعله صفت یکباره تافت رحیم خان حاکم انجا چندی
بارگ متحصّن شده بالآخر گرفتار و مقتول گردید اصفهان تحت جعفرخان
بود که باز آقا محمد خان عزم افتتاح آن نمود جعفرخان راه فرار خذلان
پیمود و جمله بلاد عراق بتصرف آقا محمد خان در آمد و همدرین آوان اسمٰعیل
خان برادر زادهٔ کریم خان که از جانب جعفرخان حکومت همدان
داشت لواے طغیان و بغاوت افراشت و نیز خسرو خان والی
اردلان با فوجی از اکراد اورا مدد کرد که با جعفرخان مصاف و لشکر اورا
شکست صاف داد و همچنین قشونے که بمحاصرہ یزد کشیده بود تقی خان حاکم
انجا از امیر طبس استعانت جسته بمقابله پرداخته جمعی کثیر از همراهیان
جعفرخان عرضهٔ فنا گشته سرداره ناچار علم نهضت افراخته در آخر
پادشاهی و اول سال تباهی چراغش را نوری و ایاغش را سروری
پیدا شده پسرش لطف علیخان از کوهستان لار انصار و یار فراهم
آورده در غیاب آقا محمد خان برسر اصفهان تاخت و فوج محافظ را منهزم
ساخت و چون خبر توجه آقا محمد خان شنید رخت عزیمت بشیراز کشید
هر چند میرزا حسین خان وزیر پدر میرزا ابوالقاسم خان و میرزا موسی خان
فهمایند سودی بمزاجش نه بخشید و مرتکب حرکات بد عهدی با محمد حسین
خان و حاجی علی قلی خان گردیده حضرات مقیدین در محبس با صید مراد خان یکدل شده
غلامی را برشوه بران داشتند که زهر بکام جعفرخان کرده هرگاه تغیر در حالت وے
ظاهر شد زندانیان خلاصی یافته با یراق در وثاق رفتند و سر اورا بریده از دیوار ارگ
بزیر انداختند و بر سکنه شهر مرگ جعفرخان را اظاهر ساختند پس نام شاهی بر صید مراد خان نهادند
چون واقعه پدر بگوشش لطف علیخان که در کرمان بود رسید شیرازه عسکرش از هم پاشید ناچار

بسواحل دریا و بنادر شیوخ عرب ملجا و پناه یافت چند روز بعد در ورود لطف علیخان
در ابوشهر شیخ مذکور فوت شده با پسر خود شیخ نصر پدر شیخ عبدالرسول خان
وصیت معاونت کرد چنانچه باندک مردم گرد آمده عزم تصرف شیراز نمود
حاجی ابراهیم خان هم از ایلیات و احشام حوالی فارس جمعی در هواخواهی
زندیه فراهم آورد از جانب صید مراد خان برادر اوشاه مراد خان
بدفع لطف علیخان مامور گردیده علی همت خان مشموله قشون که با حاجی
ابراهیم خان رفاق داشت لشکریان را نوعی نمود که سردار خود را گرفته
به لطف علیخان پیوستند تاب بی مزاحم و مانع باتفاق اهالی در شهر آمده
صید مراد خان بارگ پناه برده از نهایت آسانی گیر افتاده بقتل رسید
و حاجی علی قلی خان را که سر منشاء فتنه بود با چند نفر سردار دیگر حاجی ابراهیم
خان اطمینان داده برطبق آن لطف علیخان هم هریک را مورد عفو و
عنایات و محل اعتماد ساخته بعمر بست سال و جمال با شجاعت و جلادت
و تجربه کاری از عهد پدر آموخته بر تخت سلطنت جلوس نموده باندک
زمان مزاجش تغیر یافته شکرانهٔ احسان و احترام حاجی ابراهیم خان
بوحشت بدل شده آقا محمد خان بقصد محاربت از اصفهان پیش آمده
در حوالی قریهٔ هزار بیضا شش فرسخی شیراز جنگ رو یداده لطف علیخان
شکست خورده بشهر آمده بند و بست چنان کرد که از محاصرهٔ یکدو ماه
باب فتح نگشاده آقا محمد خان بطهران برگشت و سال دیگر بکار آذربایجان
پرداخت لطف علیخان فرصت یافته یکی از برادران کوچک را
بحکومت شهر و بلوکات بتفویض حاجی ابراهیم خان و برج و باره قلعه
و سپاه بدست برخوردار خان زند وارگ به محمد علی خان بسر از جهت رفع

خیانت سپرده. بموسم زمستان و عزم به تسخیر کرمان بر سر میر حسن خان کهکی تاخته در محاصره از شدت سردی و قحط اذوقه که برف راه را مسدود کرده بود. جمیع دواب و اکثر لشکریان از گرسنگی و سرما هلاک شده ناچار بے نیل مرام برگردید و بسبب منازعت قلبی امرا و زنده سوزانیدن مرزا مهدی فیما بین وزیر و پادشاه کدورتے بدل پیدا شده درین وقت لطف علیخان بضابطه اول خدمات را بدست خوانین سپرده و حراست ارگ به محمد علی خان زند واگذاشته بجانب اصفهان لشکر کشید هرگاه چند منزل از شیراز دور شد حاجی ابراهیم خان بفکر خلاص جان خود و آرام ایرانیان از کشت و خون همگنان فکرے کرده شبے برخوردار خان و محمد علی خان را بهانهٔ مشورت مهمان طلبید و بامداد فوجی از اهل شهر بسرداری برادر خود محمد حسین خان سپرده بود- بدون خونریزی امراے والا منصب را گرفته خبر این واقعه به عبد الرحیم خان برادر دیگر که در لشکر لطف علیخان شوکت و پنج فرسخی قمشه اقامت داشت فرستاد و سپاه آقا محمد خان هم بسرداری فتحعلی خان عرف باباجان برادر زاده اش که آنوقت بست و دو ساله هم در آن حوالی بود. برادر حاجی ازین سانحه با دوستان و امراے موافق بنا گذاشت که هرگاه شب تاریک شود تفنگچیان بطرف سراپرده لطف علی خان شلیک نمایند و نعرهٔ غوغا برآرند هرگاه این صورت حسب قرارداد بظهور افتاد اردو بهم خورده هیچ سردارے بحمایت لطف علیخان باوجود طلب و استمداد پیش نیامد مگر طهماسپ خان فیلے با هفتاد و هشتاد کس چون ازان شرزمهٔ قلیل کاری ساخته و مهم دشمن شکاری

پرداخته نمیشد لابد راه شیراز گرفته روز دیگر سنوح واقعه شنیده مرحله پیمای
وادی بی سامانی گردیده بحوالی شهر که رسید مردی پیش حاجی ابراهیم خان
فرستاده سبب کفران ولی نعمت پرسیده جواب یافت که امید
وفا از تو بریده شده من حفظ جان وجهان باوارگی تو دیدم و حاجی
برفیقان او پیغام داد که هر کس در شیراز علاقه قبیله و عیال و آل
دارد باید بگریزد و پی سلامتی خویشان رود والا همه تلف شوند
چون عساکر لطف علی خان این تهدید شنیدند از سر او بکلی پاشیدند
ناچار با چهار پنج نفر سوار از جانب ابوشهر قدم زده این دفعه شیخ را
بدوستی حاجی معاند خود یافته طرف بندر ریگ شتافته از حاکم انجا
معدودی یار و انصار یافته بعزم تسخیر شیراز برگشته در قریه تنگستان
باسپاه که باشاره حاجی و خلاف شیخ ابوشهر آمده بود مصاف ونمود
سواران مصحوب رضا قلی خان سردار خود گذاشته به لطف علیخان
پیوستند و پیادگان بی آنکه دست بشمشیر زنند پای بگریز نهادند
ازین جمعیت تازه که بسرش بهم رسید با رضا قلیخان حاکم کازرون
که برادرش حاجی علی قلی خان پیش آقا محمد خان رفته بود نزاعی
کرده شکست داد و اورا گرفته نابینا ساخته سمت شیراز
ایلغار نمود حاجی ابراهیم خان در بند بست شهر تدبیرهای شایسته عمل آورده صورت حال
به آقا محمد خان نوشت و او مصطفی قلی خان را با فوجی روانه ساخت لطف علی خان
بعد از محاربه سخت آنرا هزیمت داد بار دیگر عسکر قجریه بسرداری جان محمد خان و رضا قلیخان
بشیراز آمده بسپاهی که انجا در حراست بود بهم پیوسته در دفع لطف علیخان حرکت کردند او هم
سنگر خود را که در تسخیر شیراز بسته از ان در یورش بود گذاشته با جمعیت که ده یک عدو می شد

همه را میان باغات کشید تا قلت بنظر خصم باعث خیرگی نشود مقابله
اول شکست یافته و دوباره چون اعدا به چپاو اُردو افتادند ناگاه
تاخته دشمن را تار و مار و رضاقلی خان قاجار و جمعی را دستگیر ساخته
حاجی ابراهیم خان باستماع این سانحه در خدمت آقا محمد خان
نوشت که خود را بدفع این مهم نهضت کند او با چهل هزار لشکر
چهاردهم شوال سنه هزار و دوصد و شش هجری بقریهٔ مابین
سی فرسخی شیراز آمده ابراهیم خان را با جمعی بحراست راه و
درهٔ مائین و ابرج گماشت لطف علیخان با هزار نفر بطور شبخون
بر سر سی هزار قشون تاخته اول طلایه سپاه را منهزم ساخته
ابراهیم خان و بسیارے از همراهیان او را کشته فراریان
را تعاقب نموده تا وسط اُردوے ایشان دوانیده قریب
سراپردهٔ آقا محمد خان تاخت در این گیر و دار سرافشانی
میرزا فتح الله اردلانی که از جمله رفقا بود نزدیک لطف علی خان
رفته گفت آقا محمد خان بر فراریان سبقت گرفته اکنون
صلاح در منع جنگ ست والا جواهرات و خزانه در شب تار
بیغمائے سپاه خواهد رفت او هم گول خورده دیگران را
مزاحم و خود بانصراف جازم شد چون طلوع فجر صدای موذن قجر از لشکر برخواست
معلوم شد که آقا محمد خان برجاست و در خیمه سنگ و قار بسته از پایداری نکاست
ناچار لطف علیخان دیگر جاے قرار ندیده رخت بوادی فرار کشید و جانب کرمان رفته
انجا بجمع عساکر مشغول شد آقا محمد خان بشیراز قرار گرفته بزودی قشونی سواره بسرداری
ولی محمد خان قاجار و جمعی پیاده بافسری عبدالرحیم خان برادر حاجی ابراهیم خان متعاقب

مفرور ماموکرد باستماع این حال کسانیکه بر دور او فراهم آمده بودند پراگنده
شدند او بخراسان رفته آن ملک بعد از سانحهٔ نادرشاه طوائف ملوک بود
بهر گوشهٔ امیری و در هر کنج صاحب تاج و سریرے لاف خودسری و کشورگیری
میزد یکے از انها امیر حسن خان طبسی پناه داد چون شنید که آقا محمد خان
استحکامات شیراز خراب کرده دوباره هواے تسخیر آن ولایت بسرش افتاده
دو صد سوار کمک و معدودے رفیقان دیگر برداشته وارد یزد شد
علی نقی خان فوجے سر راه فرستاده لطف علیخان بر آنها تاخته از هزیمت اعدا
لواے ظفر افراخته بشتاب جانب ابرقوه شتافته بتصرف آورده دوستان را
پیام اقدام داده انها چون خبر اغراق فتوح را شنیدند بسر طاعت دویدند چنانچه در اندک
مدت با هزار و پانصد کس پیاده و سوار داراب را محاصره کرد خبر این واقعه که بطهران
رسید لشکرے گران بسرداری محمد حسین خان بمدافعه معین گشت و حاجی ابراهیم خان
هم فوجے از تفنگچیان مصحوب برادرش بامداد قلعه گیان فرستاد لطف علیخان
از انجا برخواسته رفته بقریه رونیز با خصم در ستیز و آویز سعی نموده منهزم
تکاور انگیز طبس گردید حاکم خیرخواه صلاح داد که از معاونت قلیل من بمراد
جلیل نخواهی رسید بهتر آنست که در قندهار پیش تیمورشاه رفته امداد افغان
را سپر کینه و فسادسازی این طوطیه را قبول نموده چند منزل رفته بود
که آوازهٔ مردن تیمورشاه شنیده درماند همان ایام خطوط محمد خان
و جهانگیر خان امراے نرماشیر محالات کرمان وصول یافت که اگر
مراجعت کنی بقدر امکان در خدمت گذاری دریغ ، اریم بضرورت عنان
عزم برگردانید و انجا رفته معدودے همراه گرفته در تسخیر کرمان قدم جرات
پیش نهاد و بحیله و سطوت ناگاه قلعه وارگ را تصرف کرد محمد حسین خان قراگوزلو

وعبدالرحیم خان برادر حاجی فرار نمودند از مردم ایشان بسیاری بقتل
رسیدند واسباب فراوان بچنگ افتاده دیگر باره نام پادشاهی برای
خود بلند ساخته خطبه وسکّه رواج داده باستماع این واقعه آقا محمد خان
باتمامی لشکر همت بدفع او گماشت وسر قلعه پرسش برده نجف قلی خان
خراسانی معتمد علیه لطف علی خان درخیانت کشاد واز یک سمت بحریفان
راه داد بقدر ده دوازده هزار قشون اندرون قلعه یکباره داخل شده
ابواب نجات را چار طرف بستند و خواستند لطف علیخان را زنده
بگیرند او هم دلاورانه کوشید شبانگاه از تخته پل نوعیکه توانست بیرون
شهر رسید سپاه محافظ که درخارج بودند ودرشش راگرفتند او باسه
نفر همراهیان بر لشکر فراوان زده جان بسلامت بدر برده طرف نرماشیر
قدم زد روز دیگر که آقا محمد خان از فرارش خبردار نائرهٔ غضب او
شرر بار شده خرمن سوز حیات اهل کرمان گشت که بقدر هشت هزار عورت
وبچه را بمردم سپاه خود بخشید تا غلام وکنیز نمایند وبفروشند واز مردان
هفت هزار کور کرد وبیشتر ازین را هلاک ساخت لطف علیخان که بمنزل
مقصود رسید حاکم انجا بحرمت وخدمت بیش از پیش کوشیده پرسید
برادر من همراه سرکار شما بوده حالا کجاست گفت خواهد آمد اما چون سه روز
گذشت وپیدا نشد یقین دانست اگر نه کشته اند اسیر خواهد بود پس برای
خلاص برادر فکر نمود لطف علیخان را مقید سازد وبدشمن سپارد تا برادرش
از چنگ آقا محمد خان وبند اجل رهائی یابد رفقای لطف علیخان ازین توطیه
وقوف یافته خبر کردند گفتند زود بگریز که میزبان سر عدوان ست ان برگشته بخت
باور نداشته ازجا نجنبید یاران جان خود را بسلامت بدر بردند وهنوز از دورش

دور نشده بودند که مردان یراق بسته در گرفتن وے نزدیک رسیدند او برخواسته دست بشمشیر دوید اینها کوچه دادند تا براسپ خویش که قران نام داشت برآمد خواست بتازد یکے از تیغ بیدریغ مرکب لاثانی یکه چین ایلخی ایران که بست دست می جست وصد فرسنگ میرفت پے کرد لطف علی خان پیاده شده شمشیر میزد چار دورش گرفته زخمے بر سرش رسید وجراحتے بازو را بیکار نمود تا که از پا در آمد با این حال خسته گرفته رو بروے آقا محمد خان بروند تفصیل تقریر آن بے مروت وگزارش صحبت عزل ونصب سلطنت مایۂ حسرت و نفرت مے باشد همین کفایت کند که چشمانش بسر انگشت زجرت کنده بطهران فرستاد انجا بعمر بست وپنج سالگی دور از یار و دیار اسیر و خوار بهلاکت افتاد ودر خلال این حال بهرکه مظنۂ رشادت وسطوت میرفت کشته خواه نابینا گشته مگر عبداللہ خان زند عم لطف علی خان که خواهر حاجی علی قلی خان زوجۂ او بوده امان یافت پس طائفہ زندیه را باطراف بعیده کوچانیده در سرحدات مملکت جائداد بعد ازان آقا محمد خان بر استرآباد و مازندران وگیلان ورشت وعراق و فارس وکرمان ویزد متصرف شد لاکن بعد از فوت کریم خان این بلاد پیوسته محل آشوب وجنگ ونهب وتاراج بوده از هر طرف که امرائے قبائل بدعوے مدعیان خلافت مے آمدند ملکی را لگدکوب مصائب میکردند وازانکه نقض عهد وشکست پیمان شیوع داشت بر جرارت وجلادت شان هم اعتمادی نمیرفت وقتے که دو لشکر تلاقی میکردند چند نفر از طرفین بریکدیگر میزدند بقیه تماشائی بودند که ببینند نتیجۂ رزم وپیکار چه مے شود هر طرف که هزیمت مے افتاد سائر مردم رکاب

صاحب خود را رہا نمودہ بفتراک دشمن غالب می پیوستند خواہ سبک عنان ہمپاے رفقاے بے عار بوادی فرار میرفتند ہر سپاہ پیادہ و سواری کہ براے مددگاری سرداری بیرون مے شد اولاً از شہر و قریہ حتے کورہ ودیہ بنام سیورسات ہرچہ میسر مے آمد حاصل میکردند و بزور میگرفتند و ہرگاہ چشم زخم شکست دیدہ میگریختند تامے توانستند براہ چپاو خانہ ودوکان بازار دور و نزدیک رامے تاختند فریاد شنوی نبود کہ بداد رسد۔ و رعیت پروری نہ کہ تمشیت فساد کند از آوانی کہ افغان بر اصفہان تاختند ۱۱۳۵ھ ہجری بنیاد خاندان شاہ صفی بر انداخت و نادر بانتقام خارجی و داخلی پرداخت و آن دولت، ہم در عدوان برادر زادہا بنائرہ فنا گداخت علم شوکت زندیہ شقہ رفعت کشاد و باز نشان او بارشان دست بدست افتاد افسر و تخت بتحت آقا محمد خان آمد چراغ خاندان ہا کور و ہر صاحب داعیہ را کور بکور کرد بلاد آباد ایران از پے ہم ویران گشت و خون و ناموس ہمگنان بمعرض نقصان چندانکہ از بیان گذشت شورش آفات زمانی در طغیانی بود تا کہ آقا محمد خان در لشکرکشی ہا وداع جان و جہان فانی نمود نوبت بجلوس فتح علی شاہ سنہ ۱۲۱۱ھ کہ افتاد نزاع حسین قلیخان برادرش و جنگ روس و پرخاش نبیرہ نادر شاہرخ رو داد اما ہرگاہ پسرہا رشید قد قابلیت کشیدند و در ہر بلد حکمران گردیدند یا اللہ فتنہ بغاوت و قتل و غارت خوابید و ہر کسے در مہد امن و امان قدرے آرمید راقم شرح مفاسد سرداران زندیہ ابطور قطرہ از بحار و اندکے از بسیار ایراد کرد و ہرگاہ در کشش فساد عہود مذکور قلم تفصیل میز و جنگی ذخیم و کتاب عظیم بپایان میرساند و از غرض اصلی خود کہ بیان و ضع سلوک و گذارن عجم ست باز میماند برای آگاہی ناظران کافی ست کہ در تباہی یک خاندان پادشاہی

این ہمہ جانکاہی بظہور آمد بہمین قیاس در انقراض چہار خلافت پناہی تصور باید کرد چہ شدہ باشد بروایتے در مدت اغتشاش ہفتاد و ہشت سال چہار کرور خلایق از مرد و زن دبچہ رعیت و سپاہی در تلف تخمین رسید انگاہ شرارۂ کین و بغض و حسد و نفاق و عناد ہر صاحب کلاہے تسکین گردید ہر کہ خواہد مفصلات حالات جمیع طبقات را دریابد بملاحظہ کلیات سر جان مالکم صاحب بہادر کہ حاوی از واقعات کیومرث جملہ پیشدادیان و کیانی و ساسان و خلفاء و ترکان و چنگیز و تیمور و صفویہ و افغان و نادر و زندیہ و قجریہ است لبشتابد سفیر بادانش و تدبیر دفعہ اول سنہ ۱۸۰۰ء مطابق سنہ ۱۲۱۵ھ و دو بارہ در سال یکہزار و دو صد و بست و پنج ایلچی شاہ انگلند بودہ و شرح گزارشات ایران خلاصہ روضۃ الصفا و حبیب السیر و تاریخ فرشتہ و عالم آرای عباسی و درۂ نادری و شیخ علی حزین و میرزا صادق مجموعہ منتخب نمودہ از لسان انگریزی بزبان فارسی میرزا اسماعیل متخلص حیرت ترجمہ کردہ در بندر ممبئی بحکم سرکار میرزا محمد علی متخلص کشکول لقالب طبع زدہ الحق آینہ صورت نمای حقایق امور دہور و پاستان جمہور ست و از مذاہب زردشت و صوفیہ و اسماعیلیہ و سنت جماعت حنفی و ہابیہ در مبادی ظہور ذخیرہ موفور آن عروس زیبا در سنہ ۱۲۸۹ حلیۂ باسمہ یافتہ و بنظر خواستگاران بنقد بست روپیہ جمالش مہر آسا تافتہ بارے چو استرآباد از آوان در از محل اقامت اعیان قاجار و بگوشہ خارج از کشور افتادہ محال مے نمود کہ مدار دائرہ مملکت و حکومت شود آقا محمد خان میخواست از مسکن قدیم نزدیک و با قبایلی کہ غالباً محتاج اعانت ایشان بود خیلی دور نشیند بنابران عزم گرد طہران را کہ بے فاصلہ دریای کوہی

مابین عراق و مازندران ست استحکام داده پاے تخت ساز د لهذا بناهاے
عالیه شیراز و اصفهان و کرمان بخاک افگنده ستون و سنگ و قطعات
عمده عمارات را بحمل و نقل کشیده آورده نشیمن و مامن خود ساخت و در تهیه
تخت و تاج و هیکل خسروانی و کلاه کیانی پرداخت چون عروس ملک
و دولت بقبیله قاجار مانوس گشت مدت هفتده سال در جنگ و سرکوبی
اقوام و ترتیب سامان رزم بمقابلهٔ روس گذشت آدم پول دوست سفاک
دلیر از قواعد سپاه و رعیت خیلی دانا بود و بر غضب و عزم و نفاذ حکم و
عدالت و تمشیت راه بقابلیت جبلی بے همتا سامان ایوان بارگاه سلطانی
و تخت و تاج خسروانی و خزانه و تزک خاقانی مهیا نمود که بعد از فتح
مهمات جهانبانی در طهران رسیده افسر بسر و پا بسریر ضیا گستر نهاده
رواج سکه زر و خطبه خواهم فرمود لشکر جرار بتسخیر بلاد آذربایجان و
ثفلیس و قلعه شیشه برد و بزور تدبیر کشورگیر آن حصار هاے استوار
بتحت تصرف جنود فکر و اندیشه آورد قضا را روزی با ارکان دربار
صحبت میداشت که صداے قال و مقال از پشت خیمه شنید در صدد
جستجو برآمده کسان صاحب آواز را بحضور طلبیده سبب گستاخی و بی ادبی
شان پرسید معلوم گردید قمار باخته جر آمده باهم تند شده روی یکدیگر
پریده اند بغضب درآمده فرمود هر دو را طناب بگردن انداخته خفه نمایند
محمد صادق خان بیات از حمیت همقومی خاک افتاده لب بشفاعت
کشاد قبول کرده سر داد شبی این هر دو بدنهاد سیاه درون مشوره زبون
کردند که اگرچه بظاهر بپاس خان جرم ما بحل شده لاکن کینه از سینه آقا نخواهد رفت
و بکدام بهانه دیگر انتقام مے کشد بهتر آنست که قاتل خود را

زنده نگذاریم پس وقت سحر پشت سرادق خوابگاه رفته سراچه شگافته یکی پنج گلوی ریش
فشرده دیگری از بالای لحاف روکش خنجر زده شکم دریده سرش را بریده بازوبند
و کلاه کیانی برداشته بخدمت سردار بیات رسیده کیفیت به رشته بیان کشیده
سر و سامان مذکوره سپرده رو بکوهستان بختیاری گریختند چون از جمله
فراشان و باعمله همیشه کشیک یکی بودند بی مانع دور و نزدیک کار خود بجا آی
نمودند پس ایام کامگاری دست بیعت و یاری برابر با باخان دراز و
مشیت ایزد بارگی ازدهیم و افسر شهریاری سرفراز کرد حاجی ابراهیم خان
وزیر شیرازی مدار المهام شد و حسین قلیخان برادر شاه بحکومت اصفهان
فائز المرام مدتی نگذشته بود که دود نخوت و غرور بدماغ خان زور
نمود بجید و کینه قوت بازو در هوای اورنگ سلطنت بال آرزو گشود طائفه
بختیاری و شاهی سوند و فیلی را با خود متحد و ساز و آهنگ جنگ
باشاه مستعد و دمساز کرده رو بطهران نهاد خصمانه لشکر توپخانه و سوار
و پیاده فرزانه بسرش رفته مادر شاه که دران زمان حیات داشت میان
میدان مقابل فوج طرفین ایستاده شر و فساد جانبین اصلاح داد گویند
مکرر ازین قبیل فتنه و آشوب برخاسته از پا میانی خاتون محتشمه
فرونشسته بعد وفات این مخدره که چنین فتنور حسین قلی خان از قوة بفعل
آمد بضرب دست سپاه شاه متجنده نادرست شکست خورده خود ش
اسیر پنجه تقدیر گشته بحکم قهرمان قضا در حجره اش بند کرده در بروش
گل زدند که نام آن برگشته ایام از صفحه جهان حک شد و بخوردن سارو ج
و کچ استخوانش آهک در عرصه چند سال بمزید رعونت رد فرمان ولی نعمت
گردن وزیر شیرازی هم با خویش و بیگانه که هر یک ناظم و لایتی بود

بیک روز معهود از طناب و دم شمشیر و خنجر معانقه نمود زن و بچه و خانه و اوضاع
زندگی او همگی مفقود پس خلعت این منصب با حکومت اصفهان طراز قامت
صدر اعظم حاجی محمد حسین خان علاف بحلقه طناب اجل از جاه و حشم و جان درگذشت
انتظام مملکت بنام خان علاف بخطاب نظام الدوله قرار گرفت و چون
بسیار بخشنده کریم طبع بود بادای پیشکشهای حضور و بذل مردم نزدیک
و دور نیکنام از جهان رفت بعهد خاقان دوران هر بلدهٔ کشور ایران
زیر فرمان شاهزاده باجاره بود و ادای دو چندان مالیات دیوان
و قلق هائے تازه رعیت و کسبه را پراگنده و بیچاره نمود یکی باج خراج
مقرر پادشاهی باید برسد دویم بنا بر مصارف سرکار شاهزاده و وزیر
و عمله جبایره تاوانی داده شود لهذا گرانی اجناس خورش و لباس
موجب بدگذرانی سائر ناس سے شد سلطان خجسته صفات بالذات
عیش دوست آرام طلب مائل صحبت نسوان و راغب اختلاط سخنوران
خوش خلق شیرین زبان در فن شعر موزون طبع صاحب دیوان بوده
واز علم اصول و فقه و ادب سواد معقول داشت تربیت فضلا و
عزت فقها و حرمت ارباب انشا نموده مصروف تالیف کتب
و بوصول جائزه و احسان کامروا میگذاشت بجهت کثرت اولاد
که در ماه صیام سال یکهزار و دو صد و سی و هفت هجری بحساب
میرزا محمد علی خان برادر معتمد و میرزا خانلر مستوفی اعداد بنین
و بنات و نوه و نبیره ذکور و اناث چهار صد و شصت
بشمار آمدند در مدت حیات او قلت اهل بغاوت و عناد و امنیت از فتنه
و فساد رو داده احدی از خوانین خراسان چندا ساز از لشکر آرائی و کشور کشائی

خودرا بخار استراحت کشید و در تخلیهٔ ملک سرحد از وجود اعدا و اخلاص
عباد ودیعت کردگار بالمره نکوشیده ناچار اکابر آذربایجان از ستم
کوته اندیشان بجان آمده بوعدهٔ طاعت با سرداران ملت مسیحا
طرح موافقت انداختند و بشهرهای تفلیس و هشدر خان و شیشه
و گنجه و شکی و شروان و بادکوبه و داغستان و دربند و سالیان
و شماخی و نخجوان و لاهجان متصرف حکومت ساختند چون زور
بازوی تدبیر و رهنمائی دست تقدیر اولوالعزم شوکت سریر
نپلیان بونی مارتی را بتملیک کشور فرانس مباهی گردانید و سطوت
لشکرکشی و دبدبهٔ ملک کشائی و تاج بخشی درمیان سلاطین قرب و جوار
بمرتبهٔ شاهنشاهی رسانید از وجوه معارضات قدیم و ترقی جدید
در هر اقلیم همه تن مهیای آویز و ستیز با طائفهٔ انگریز بوده لاکن بسبب
آنکه جزیرهٔ برتین سه شعبه موسوم انگلند و ایرلند و یولند محصور دریای
شور است کثرت جهازات جنگی چاردور و قلاع و بروج بنا در اطرافش
راه عبور مسدود نمود میخواست میدان رزم و پیکار در خشکی بیابد
و ضرب دست دلیران بعرصهٔ کارزار در کار توپ و تفنگ نماید هرچند
مراکب بادپیما و سامان آتشخانه را بروی آب برای جنگ روان
کرد بجای معرکه هیجا و دریای خون اعدا نتوانست لنگر امکان زد ناچار بار ده
مقابله در هند ساز سفر مذکور آراسته و از خوندکار ملک روم و شهریار قاجار ایران
راه مرور خواست ایلچی او با تحائف نفیسه و نامه و پیام مشعر این مرام بدربار فریدون
احتشام رسید و درباره عهد و پیمان بجنبین شرائط قرین استحکام خواهان سرانجام
گردید که هرگاه لشکر ما از دیار شما راه طی نماید هر قدر بلاد شرقی بمفتاح سعی

ودست حرب وسپاه بگشاید اینقدرش با اموال غنیمت بتصرف اولیاے
اند دلت بسپارند و باقی براے مزید جاه وحشمت ما بنام استیصال
دشمن درتختِ حکومت بدارند شاه در باب رد وقبول این مسئول ازارباب
عقول بساطِ مشورت واستصواب گسترانید و درمقدمهٔ حرف باجواب
ایلچی رامشمول تفقد وعنایات معطل جواب گردانید باصغاے این
توطیه حکماے پارلمنٹ فوراً سرجان مالکم صاحب بهادر العهدهٔ سفارت
ایران ازجانب سلطان خود برجناح استعجال بدر بارگردون اقتدار
فرستادند و براے صرف پول بحساب وحصول رضاے پادشاه
بقیام وکیل درپاے تخت وخدمت نائب السلطنة وبندرابوشهر
بهرنوع که داند وتواند وانقطاع ازدیگر قوانین فرنگ اختیار دادند
سفیر باتقریر وخوش تدبیر بچهٔ ماه طلعت آفتاب صورت موسوم استرچی
صاحب رابنظر چشمداشت حسن معامله همراه گرفته بمرورایاب وذهاب
مبلغ دوکرور نقدرا صرف پیشکش حضور واهالی درخانه وسائر مردم
هرفرقه نمود و باندک زمان باخلاق فراوان همه را مائل عقود محبت و
دوستی وبانی وصول گوهر مقصود وبجهتی موعود بدیگر عطایاے نامعدود
فرمود مرادش حسب استدعا بذریعهٔ زرپاشی وملاعبت پسر مقبول از
قوه بفعل مقرون وفرستادهٔ سلطان فرانس بدرخواست بناکی وداد مایوس ومعاودت
ملک خود باسوز درون بردن شد تمهید قواعد فوائد بودن وکیل چنین قراریافت
که روزے هزار تومان سکه عراق وسالی هزار تفنگ ولایتی پیشکش حضور گردد و
دیگر بسرانجام هر خدمت واحکام تزاید طاعت که مامور شود وازتمامی
اهلکاران کمپنی بے تهادن بجلوه ظهور آید براے هر یک ازاکین سلطنت

مخفی و علیحده وجهی معین برسد بنابران هنگامی که جماعت
وهابی اساس غارت و خرابی اماکن طیبه مکه و مدینه و کربلا و نجف
برپا کرده از دعوت طریق ضلالت هزاران خلق خدا را بهلاکت رسانید
و دست بانهدام بقاع شهدا و قبور اصفیا زده علم عداوت شیعه و سنی
باوج قساوت بلند گردانید امر همایون در نگونساری لوای شوکت
و انکسار بیوت و مساکن بدعت و قتل و نهب آن طائفه دون همت
بشرف صدور مقرون گشت عساکر انگریزی با سامان قلعه کوبی و
دشمن سوزی براه دریا بساحل دیاران فتنه پرست رفتند و با سلطان
سعود جنگ کرده بلوازم شکست و بست رأس الخیمه و دریه و باهطور
بقبضهٔ دست تصرف گرفتند این مثل مشهور است مصرع

چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

مصداق بظهور پیوست و سپاه فرنگی بحکومت بنادر سرحد ایران
و عراق عرب بخاطر پرسرور نشست در پوست و ریشهٔ درخت
مزاج شیوخ مانند کرم رخنهٔ برخورداری و مسکنت نموده بتصرف جزیرهٔ
خارک سرحد فارس و دخل در کار سلطان سعید حاکم مسقط و همچنین ناظم
بحرین راه موافقت کشودند یک بالیوز در بصره متعلق رومی و دیگری بابوشهر
پایتخت ایرانی از تعمیر مکانات مشرف دریا لنگر اقامت انداخت و مالکانه
رسم تسلط در محمره و کنگون و بندر عباسی باحسان فرمان روایان انجا و
رعیت پرچم اقتدار افراخت یکدفعه صدر اعظم در سال هزار و دو صد و بست
برای بندو بست فارس و نظم و نسق سرکار شاهزاده بشیراز آمده عازم سیر دریا [illegible]
جهازات و کشتی دجله ابوشهر هم گذر کرد بگوشه و کنار آب عمارت عالیه بالیوز خفقه طرازی

لوای شوکت اندوز دیده چهره افروز قهر گردیده بنا بر تخلیه مسکن مامور ساخته
که بدون اجازت سلطان زمن چرا در خاک ایران بطرح خانه پرداخته
و مالکانه در آمد و رفت ختنگی دور ما در اطراف ملک اصل اقامت انداخته و بهاندم
مکنون خاطر نظام الدوله بنفاذ هم مقرون شد بعد زمان ممتد وکیل پایه تخت در باب
توقف جهاز محافظ و قیام بالیوز انگریز در ساختن آرامگاه جدید بحضور فیض گنجور
تاجدار پول دوست شتافت و بدادن روزی سه صد ریال کلدار از بابت
کرایه اراضی لنگرگاه و بیوت گماشته کمپنی اجازت یافت دائما یکدو
جهاز حامل ذخائر آلات جنگ و سپاه ماهر توپ و تفنگ مستعد میداشت
د با خوانین دالکی و برازجان و دشتستان و خانواده شیخ نصر حکام ابوشهر
در ملاقات و احسان زر نقد در اتحاد کشاده میگذاشت نتیجه آن قضیه
در مبحث کبرا و صغرا دعوے هرات بسال یکهزار و دو صد و شصت
هجری هنگام عزم انگریز بتسخیر کل بنادر فارس و بلاد گرمسیر دامن کوه
ظاهر گردید که همگی سپاه و رعیت آن سرحد بقدم طاعت استقبال
فرنگی کرده سوای جماعت قلیل تنگستانی احدے شمشیر مزاحمت
از غلاف حمیت نکشید مدتها کارگذاران گورنر مببئی در انملک بحکمرانی
و قصد بالا روانی کمر بسته نشسته بایام وقوع صلح بشرط دست برداری
هرات ابدا و شیوع غدر هندوستان فوج انگریزی از مهم ایرانی
وارسته اند و فساد دیگر ازین بدرجه ها باز یاد ترست شرحش آنکه نائب
السلطنته عباس میرزا که والی ملک آذربائجان و بنظر پدر برابر جان بود
بسبب اتصال سرحد و برائے کار آمد روز بد با سلطان خورشید
کلاه روس در سازش و آشتی کشود عساکر منحوس متواتر و متوالی

بسر دعوی و شور و غوغا میرسید لاکن بمحاربه و مدافعه حسن خان و
حسین خان سرداران فدائی و کمک اسمعیل خان طلائی منهزم میدان
رسوائی برمیگردید بقلعه ایروان در زندگی همان برادران نامدار هفت مرتبه
یورش آوردند از بی پروائی شاهزاده مبتلای محاصره داشته
مگر بسپرداری کوتوالان مذکور کاری از پیش نبردند ناچار پادشاه اندوهگین
شده بادل پرکین بجنگ اعادی دین لشکر گران کشید و از پهلوتهی کردن بسپر
بزرگ که سپر خلافت و شجاعت میدانست چشم زخم شکست دید. محمد علی میرزا
والی کردستان باستماع این خبر وحشت اثر مکدر شده بپاس غیرت
سرگرم نائرهٔ دغا ایلغار کرد و بحمیت ناموس سلطنت و حمایت ننگ و نام
پادشاهت با سپاه ملازم رکاب خود بیراهه بر دشمن نابکار زد بقدم
دلاوری بآن گروه خیره سر دستبرد گوشمال نمود و گرمی هنگامهٔ آتشخانهٔ فرنگی
را بآب دم شمشیر و خنجر سرد و پامال فرمودند هزاران پیاده سولداد و سوار مخالف
را باسیری گرفت و آن جماعت ناعاقبت را هزیمت داده چند منزل
بتعاقب گریختگان رفت چون رای نائب السلطنة برای مقابله و پرخاش
خصوصاً مجادله و فتح برادر نبود افسانه های دور از کار بسمع اقدس شهریار
عرض نمود که سرخود لشکر کشیدن هر بندهٔ رضا گستر از طریق ادب
وطاعت دور است و بدون اشارهٔ امر سلطانی از جا بر آمدن حکام
خیره سر دلیل فتور و قصور باشد چندان سیئات و خطا نسبت
آن شیر بیشه هیجا بپایهٔ اظهار گذرانید که فرمان تاکید بازگشت
از معرکهٔ رزم و فتح عزم آن سپه سالار جاری گردانید پس بواسطهٔ
امنای خائن بنای دوستی و صلح درمیان افتاد و شاه لوای مراجعت

بطرف دار الخلافة طهران حرکت داد بجهت عدم رعب و دبدبه شجاعت
و قلت برش شمشیر و سیاست قطاع الطریق راپای جرأت
و جلادت بهم رسید و در کار ملک و رعیت انواع اسباب
خرابی از دست تعدی فرمانروایان پدید گردید طایف
هزاره بسرداری بنیاد بگ بهنهاد و امداد شاهزاده کامران
قافلهای متردین هرات و مشهد را زده میبرد و موافق قرارداد
سابق زر نقد بکیسهٔ مراد کامران و اسباب جنس بحصهٔ هزاره
و جاندار آدم و بارکش را ترکمان بتصرف می آوردا اقوام
اوبه یموت و کوکلان و اویماق و قزاق میان سبزوار و
سمنان در منازل مذینان و عباس آباد و الهاک و میامی چپاو
میکردند و کاروانهای جمعیت چهارصد شتر و صدها پیاده
و سوار تاخت نموده پیرمردها را کشته زن و بچه و آدم جوان باسیری
گرفته جانب سیاه خیمهٔ خود می بردند همه را باهم قسمت غنایم
شمرده برسم کنیز و غلام بدست تجار برده فروش بقیمت زر نقد خواه
معاوضهٔ جنس میدادند و اوشان در بخارا و بلخ و دیگر بلاد ترکستان
با نفع سود مند معرض بیع مینهادند ایلات فیلی و بختیاری و کرد و سائر زردان
سرگردنه بجادهٔ تطاول کمین داشتند و هر کرا تنها خواه مرافق ده بیست کس میدیافتند
لخت نموده سر بکوه و درهٔ فساد و فتنه نشین میگذاشتند هر چند رسم دستگیری رعایای
ایرانی در ایلات ترکمانی از عهد صفویه شائع گردیده و فتوای علمای تورانی
بتعصب مذهب حقانی در بیع و شرای سکنای آن زمین بلکه عابرین هم اگرچه حنفی و
سنی باشند بطور و رائج رسیده اما هنگام قوت سطوت و شوکت حکام دست

اعلان

یونیورسٹی سے کتاب عذب البیان کی طباعت کا حق صر

عالی جناب سینئر پروفیسر محمد نقی صاحب شادماں کو دیا گیا ہی۔ اس

اسکے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب طبع کرنیکا قصد نہ فرمائیں

جسقدر نسخے مطلوب ہوں جناب پروفیسر صاحب موصوف سی طلب فرما

پتہ

مولوی محمد نقی صاحب سینئر پروفیسر اوریانٹ

رام پور اسٹیٹ

المعلن

سید حامد شاہ ایچ۔پی۔شادمانی